ذخیرہ احادیث سے مقاصد شریعت پر مشتمل احادیث کا نایاب مجموعہ

مقاصدِ احادیث

منظر الاسلام ازہری

دار النعمان
للطباعة والنشر والتوزيع

اللباب في أحاديث المقاصد والأسباب

مقاصد احادیث

تالیف

منظر الاسلام ازہری

دار النعمان لاہور

Marfat.com

جملہ حقوق بحق دار النعمان کراچی، لاہور محفوظ ہیں

میں پورے پاکستان میں اپنی کتاب ''مقاصد احادیث'' کے جملہ حقوق ادارہ ''**دار النعمان**'' نزد مکتبہ قادریہ یونیورسٹی روڈ پرانی سبزی منڈی کراچی اور دربار مارکیٹ لاہور پاکستان کو دے رہا ہوں۔ پورے پاکستان میں صرف مذکورہ ادارہ ہی اس کتاب کو شائع کرنے اور تقسیم کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔
مملکت خداداد پاکستان کا کوئی بھی دوسرا پبلیشر، بک سیلر اس کتاب کو شائع کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ اگر کوئی شائع کرنے کی کوشش کرے گا تو ادارہ ''**دار النعمان**'' ملک کے کاپی رائٹس ایکٹ کے تحت قانونی چارہ جوئی کر سکتا ہے۔

منظر الاسلام ازہری
مولف: مقاصد احادیث
۱۶ اگست ۲۰۱۶ء

151651

کتاب: مقاصد احادیث
تالیف: منظر الاسلام ازہری
صفحات: 180
تعداد: 1100
پہلی اشاعت: 2016ء
سلسلۂ مطبوعات: 13
قیمت: -/250
ناشر: **دار النعمان** 0333-1206301، 0333-3585426
ISBN: 978-969-7694-00-6

کتاب کی دستیابی کے مراکز

نعیمیہ بک سٹال غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور، 0300-4986439
مکتبہ حسان، فیضان مدینہ سبزی منڈی کراچی، مکتبہ قادریہ یونیورسٹی روڈ کراچی
مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور مسلم کتابوی، دربار مارکیٹ لاہور
صبح نور پبلی کیشنز اُردو بازار لاہور، مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

انتساب

امام ابرہیم بن موسی بن محمد شاطبی غرناطی مالکی (ف: ۷۹۰ھ)

کے نام

جن کی کتاب 'الموافقات' حدیث مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے اس نئے پہلو پر قلم اٹھانے کا سبب بنی

منظر الاسلام ازہری

Marfat.com

فہرست مشمولات

Marfat.com

مقاصد عمل

66——91

Marfat.com

مقاصد احکام

92——112

احادیث اسباب

عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

113——122

Marfat.com

قرآن کریم

123——127

دعا

128——132

اخلاقیات

133——141

Marfat.com

مال و دولت

142——156

جامع اعمال

157——159

Marfat.com

متفرقات

160——176

□□□

Marfat.com

پیش لفظ

۲۰۱۴ء میں ڈیوک یونیورسٹی (امریکا) میں ایم اے کا فائنل سال تھا اور فائنل مقالے کے لیے ایک ایسے موضوع کا انتخاب کرنا تھا، جو پچاس ساٹھ صفحات میں سما سکے۔ غور وفکر کے بعد میں نے اپنا موضوع ''علمائے ہند کے درمیان مقاصد شریعت پر بحث ومباحثے کا تنقیدی جائزہ'' منتخب کیا۔ مقالہ لکھنے کے لیے جب میں نے کام کا آغاز کیا تو سب سے پہلے عہد صحابہ سے لے کر عصر حاضر تک کے اصول فقہ سے متعلق اقوال، اس موضوع پر لکھی گئی تحریریں، رسالے اور کتابوں کو غور کے ساتھ پڑھا۔ علمائے احناف میں امام ابوبکر جصاص (۳۷۰ھ/۹۸۰ء) کی الفصول فی الاصول، امام سرخسی (م ۴۹۰ھ) کی المبسوط، شوافع میں امام الحرمین عبدالملک جوینی (۴۷۸ھ/۴۱۹ھ) کی غیاث الامم فی التیاث الظلم، حنابلہ میں ابن تیمیہ (۷۲۸ھ/۶۶۱ھ) کا مجموعۂ فتاوی اور ابن قیم جوزیہ (۷۵۱ھ/۶۹۱ھ) کی اعلام الموقعین، مالکیہ میں علامہ ابرہیم المعروف بہ امام شاطبی غرناطی (م ۷۹۰ھ) کی ''الموافقات'' خاص طور پر مطالعے کا حصہ رہیں۔ علم مقاصد کو شہرت امام شاطبی ہی سے ملی تھی، اس لیے ''الموافقات'' پر توجہ زیادہ مرکوز رہی۔ اس دوران عربی اور انگلش میں لکھے گئے مختلف مقالے اور کتابیں بھی زیر مطالعہ رہیں۔

میں چوں کہ حدیث نبوی کا ادنی طالب علم ہوں، اس لیے کسی بھی بحث کو پہلے علم حدیث کے پیرایے میں دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ مصر اور عالم عرب میں آج کل علم حدیث پر بہت زیادہ کام ہو رہا ہے اور خاص طور پر علمائے کرام حدیث نبوی کے موضوعاتی مطالعے پر مختلف گوشوں سے بحث کرتے ہیں اور پی ایچ ڈی اور ایم فل میں بھی طلبہ کسی ایک موضوع پر حدیث جمع کرتے ہیں اور اس کا تجزیاتی مطالعہ کرتے ہیں۔ میں نے جب تلاش کیا تو پتا چلا کہ مقاصد کے موضوع پر حدیث

Marfat.com

شریف کا کوئی مجموعہ کم از کم میرے محدود مطالعے میں منظر عام پر نہیں آیا ہے، تاہم ورود حدیث یا اسباب ورود حدیث کے موضوع پر علمائے حدیث نے اصول حدیث کی کتابوں میں جزوی طور پر بحث ضرور کی ہے- امام سراج الدین بلقینی (۸۰۵ھ/ ۷۲۴ھ) شافعی نے اپنی کتاب ''محاسن الاصطلاح'' میں ۶۹ رویں نوع کے تحت اسباب حدیث پر گفتگو کی ہے- حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ/ ۷۷۳ھ) نے ''نخبۃ الفکر'' کی شرح ''نزہۃ النظر'' میں کچھ کتابوں کا ذکر کیا ہے، مگر وہ کتابیں اب تک سامنے نہیں آسکی ہیں- امام سیوطی (۹۱۱ھ/ ۸۴۹ھ) نے اس موضوع پر مستقل رسالہ **اللمع فی اسباب ورود الحدیث** یا **اسباب ورود الحدیث** کے نام سے ترتیب دیا ہے، جس میں گیارہ ابواب کے تحت اٹھانویں حدیثیں، احادیث کی مختلف کتابوں سے ذکر کیا ہے- امام سیوطی نے اپنی اس کتاب میں صحت کا التزام نہیں کیا ہے- گذشتہ کچھ سالوں سے اسباب حدیث کے موضوع پر عربی زبان میں کتابیں، پی ایچ ڈی اور ایم فل کے مقالے بھی لکھے جارہے ہیں، تاہم ان کی بھی تعداد گنی چنی ہی ہیں-

میں نے فروری ۲۰۱۴ء میں طے کرلیا کہ ایم اے سے فراغت کے بعد مقاصد کے موضوع پر حدیث پاک کا ایک مجموعہ تیار کیا جائے گا- ۱۴۳۵ھ/ ۲۰۱۴ء کا رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ نمودار ہوا، میں نے اسی رمضان میں کم از کم سو حدیثوں کا مجموعہ تیار کرنے کا ارادہ کرلیا- تراویح کی نماز سے فراغت کے بعد سحری کے وقت تک رمضان شریف کے نصف اول میں صحاح، سنن، اور مسانید کے مختلف ابواب کا مطالعہ شروع کیا اور کوشش یہ کی کہ ایسی حدیثوں کا انتخاب کیا جائے جن میں کسی بھی مقصد کا بیان، لفظی یا معنوی طور پر واضح ہو، کیوں کہ احکام کی حدیثیں عام طور پر علت اور مقاصد پر یقیناً روشنی ڈالتی ہیں، مگر وہ مقاصد اور علت اکثر اوقات توضیح کے محتاج ہوتے ہیں، جن کو فقہائے کرام بخوبی اپنی کتابوں میں اجاگر کرتے ہیں- میں نے یہ کوشش کی کہ ایسی حدیثوں کا انتخاب کیا جائے، جس میں کسی توضیح کی ضرورت نہ پڑے، بلکہ محض حدیث کو پڑھنے سے مقصد کی طرف ذہن چلا جائے اور اگر کچھ ابہام رہ جائے تو حدیث کا عنوان اور اس کا معنی اس ابہام کو دور کردے- اسی دوران یہ بھی خیال آیا کہ کئی حدیثیں مقصد سے زیادہ سبب کے معنی کو واضح کرتی ہیں، اس لیے کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے- پہلا حصہ جس میں واضح طور پر مقاصد کی

Marfat.com

حدیثیں ہوں اور دوسرا حصہ جس میں واضح طور پر اسباب کی حدیثیں ہوں- اللہ کے فضل وکرم سے رمضان شریف کے نصف اول میں مطالعے کا کام ہوگیا اور نصف اخیر میں مسودے کا کام بھی مکمل ہوگیا- رمضان کے بعد علمی مصروفیات اور دعوت وتبلیغ کی ذمہ داریاں اس قدر بڑھ گئیں کہ مشکل سے مبیضہ کا مرحلہ پار کرسکا- ۱۴۳۶ھ/ 2015ء کے رمضان سے پہلے گرچہ کتاب کا علمی مواد مقدمے کے ساتھ پورا ہو چکا تھا، تاہم کچھ فنی چیزیں باقی رہ گئی تھیں، جس کے لیے دقت نظر کی ضرورت تھی، اس لیے ۱۴۳۶ھ/ ۲۱۰۵ء کے رمضان کا نصف اول بھی اس کی فنی تزئین وارائش میں صرف ہوگیا اور رمضان کے بعد اس کی طباعت کی تیاری ہوگئی- اب اللہ کے فضل وکرم سے کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے- کتاب سے متعلق چار اہم باتیں ضروری ہیں:

(۱) میں نے خاص طور پر یہ خیال رکھا ہے کہ اس مجموعے میں صرف صحیح یا حسن حدیثیں ہوں، اس لیے حدیث کی مشہور اور معتبر کتابوں کے حوالے سے ہی حدیثیں منتخب کی گئی ہیں- متفق علیہ حدیثوں کی تعداد ۴۶، صحیح بخاری کی حدیثوں کی تعداد ۱۰، صحیح مسلم کی حدیثوں کی تعداد ۲۸، سنن ابی داؤد کی حدیثوں کی تعداد ۵، سنن ترمذی کی ۵، سنن نسائی کی ۱، اور مسند امام احمد ابن حنبل کی حدیثوں کی تعداد ۵ ہے- بخاری اور مسلم کی حدیثوں کے بارے میں تو کوئی کلام ہی نہیں، مگر دیگر کتب کی حدیثوں کا جب ذکر کیا تو اس میں بھی یہ خیال رکھا کہ وہ کم از کم حسن کے درجے پر ہوں، اس لیے ایک مقام کے علاوہ جہاں بھی مسند امام احمد بن حنبل کے حوالے سے جب کوئی حدیث آئی تو اس کے ساتھ یا تو امام ترمذی کی سنن یا امام ابن حجر ہیتمی کی مجمع الزوائد سے حکم بھی نقل کر دیا- امام ابوداؤد کی حدیثوں کے ساتھ حکم اس لیے نقل نہیں کیا کہ ان کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ جس حدیث پر وہ حکم نہیں لگاتے وہ صحت اور حسن کے درجے میں ہوتی ہے، لہٰذا ان کی شرط پر ہی اعتماد کیا گیا ہے- اسی طرح امام نسائی کی بعض حدیث گرچہ متکلم فیہ ہیں، مگر میں نے جس حدیث کا انتخاب کیا وہ صحیح ہے، غرض کہ اس مجموعے میں کوئی ضعیف حدیث نہیں-

(۲) اس مجموعے کی ترتیب کے وقت یہ خیال رکھا گیا ہے کہ ایسی حدیثوں کا انتخاب کیا جائے جو اخلاق اور اصلاح احوال سے متعلق ہوں- مقاصد کی حدیثوں کو چار بنیادی موضوعات: مقاصد اخلاق، مقاصد علم، مقاصد عمل اور مقاصد احکام کے تحت ذیلی عنوان کے ساتھ رکھا گیا ہے- اسباب

Marfat.com

کی حدیثوں کو سات بنیادی موضوعات: عظمت رسول، قرآن کریم، دعا، اخلاقیات، مال و دولت، جامع اعمال اور متفرقات کے تحت دیگر ذیلی عنوان کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

(۳) حدیث کا عنوان ہی حدیث کے مقاصد اور سبب کا پتا دیتا ہے، جب کہ امام سیوطی نے اپنے مجموعے میں حدیث ذکر کرنے کے بعد اس کے سبب سے متعلق دوسری روایت بھی نقل کی ہیں۔

(۴) موضوعات کی تقدیم و تاخیر بھی پوری توجہ کے ساتھ کی گئی ہے۔ مقاصد کے حصے میں اخلاق کے موضوعات کو اس لیے پہلے رکھا گیا ہے کہ اخلاق ہی تمام چیزوں کا اصل ہے اور اسباب کے حصے میں عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق حدیثیں پہلے رکھی گئی ہیں، کیوں کہ عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتراف ہی ایمان کی بنیاد ہے۔ اسی طرح مقاصد کے حصے کا اختتام احکام اور اسباب کے حصے کا اختتام دعا کی حدیثوں پر کیا گیا ہے کہ جب انسان اخلاق اور عمل کے مقاصد کو درست کر لیتا ہے تو شریعت کے احکام پر عمل کا ذوق بڑھ جاتا ہے اور اسی طرح جب عظمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مومن کا دل وارفتہ ہو جاتا ہے تو اس کے دل میں قرآن اور دیگر اعمال کی محبت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے اور پھر وہ ہمیشہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے دنیا اور آخرت کی سرخروئی کی دعا میں مصروف رہتا ہے۔

یہ کتاب اہل علم کے لیے علم حدیث میں نئے گوشے کی رہنمائی کرتی ہے، اساتذہ اور طلبہ کے لیے علمی مواد فراہم کرتی ہے، خطبا اور مقررین کے لیے بہترین سرمایہ ہے اور عوام کے لیے نسخۂ کیمیا۔ اس کتاب کی ہر ہر حدیث میں ایک جہان معنی پوشیدہ ہے۔

اخیر میں میں اپنے ہر دل عزیز دوست مولانا خوشتر نورانی (مدیر اعلیٰ: ماہ نامہ جام نور، دہلی) کا شکر گزار ہوں کہ کتاب کی ترتیب میں انھوں نے اپنے گراں قدر اور تجرباتی مشوروں سے نوازا اور اس کی ایڈیٹنگ میں معاونت فرمائی۔ عزیزم مولوی عبد العلیم قادری بھی مستحق ہیں کہ انھوں نے بہت توجہ سے اس کی پروف ریڈنگ کی۔ اس کتاب کی ترتیب میں اگر کوئی خامی رہ گئی ہے تو وہ میرے علم و فہم کا قصور ہے اور جو حسن ہے وہ اللہ تعالی کی توفیق اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کرم کا صدقہ ہے۔ مولیٰ تعالی اس کتاب کو اصلاح احوال کا ذریعہ بنائے، آمین۔

منظر الاسلام ازہری

یکم جولائی ۲۰۱۶ء

Marfat.com

مقدمہ

اسلام میں مقاصد کی اہمیت اور تاریخی تسلسل:

خدائے قدیر نے انسان کو پیدا کیا، دو آنکھیں اور کان دیے، جس سے وہ دیکھ اور سن سکے۔ عقل اور دماغ دیا جس سے وہ سوچ کر دل میں معنی اور مفہوم کو اتار سکے۔ انسان جس قدر اس دنیائے فانی میں اپنے عقل و دماغ کا استعمال کر کے خالق کائنات کے پیدا کیے ہوئے عجائبات میں غور و فکر کرتا ہے اسی قدر خالق حقیقی اور قادر مطلق سے اس کا قرب بڑھتا چلا جاتا ہے۔ انسان کے ان اعضا اور اس کے ڈھانچے کا بیان خدائے قدیر کی کتاب نے بار بار کیا ہے جس کا مطلب انسان کو کائنات میں غور فکر کی دعوت دینا ہے۔ اس کائنات ارض و سما، چاند و سورج اور عجائب قدرت کا وجود معبود حقیقی کے وجود کی دلیل ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ دنیا کی تمام چیزیں کسی نہ کسی اعتبار سے اسباب و علل کے درجے میں ہیں، جن کے ذریعے معبود حقیقی کی معرفت ہوتی ہے تو غلط نہیں ہوگا۔ یہی حال خدائے حکیم کے اتارے ہوئے قوانین کا بھی ہے۔ پروردگار عالم نے انسان کو زندگی گزارنے کا سلیقہ سمجھایا ہے، اس کے لیے کچھ قوانین بھی متعین کیے ہیں۔ ان قوانین کا تعلق اسباب و علل، غرض و غایت اور مقاصد سے بہت گہرا ہے، جس کا بیان خدائے حکیم نے خود اپنی مقدس کتاب میں اکثر قوانین کے بعد فرمایا ہے۔ عبادات، معاملات اور اخلاق ہر پہلو کا بیان خدا کی مقدس کتاب میں موجود ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس قانون کی حکمت اور اس کے فائدے کی بھی تصریح کر دی گئی ہے۔ ان قوانین کے بعد ان کی حکمتوں اور ان کے مقاصد کا بیان اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ مقاصد و اغراض کی اسلامی قوانین میں غیر معمولی اہمیت ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلامی دانشوروں نے فقہ اور اصول فقہ کی کتب جب مرتب کی تو اپنی بساط کے مطابق

Marfat.com

قوانین کی حکمتوں اوراس کے مقاصد کا بیان بھی کیا ہے۔

تمام فقہی مذاہب کے علمانے جب اصول فقہ کے موضوع پر اپنا قلم اٹھایا تو الفاظ قرآن اور حدیث اوران کے سمجھنے کے طریقے پر تفصیلی روشنی ڈالی۔نصوص کے معنی کو کس طرح سمجھا جائے گا، اس کی گہرائی میں کیسے پہنچا جائے گا اور حکم کی علت اور اس کے مقاصد کو کس طرح اجاگر کیا جائے گا، پر کھل کر بحث کی ہے۔

آٹھویں صدی ہجری میں امام شاطبی نے خاص کر احکام کی علت اوراس کے مقصد پر اپنی کتاب ''الموافقات'' کا ایک مکمل جز وقف کر دیا ہے۔تقریبا تین سوسال تک علمائے اسلام تک ان کی تحریر نہیں پہنچ سکی تھی، گذشتہ ایک سوسال سے اہل علم ان کی کتاب سے پوری طرح واقف ہوئے اوراس کے مختلف گوشوں پر کام شروع کیا، یہاں تک کہ اب ان کے کام کی دھمک برصغیر میں بھی پہنچ رہی ہے اور برصغیر کے علما اور دانشوران اس پر کام کرنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں بلکہ اس موضوع پر بعض تصنیفات بھی منظر عام پر آچکی ہیں۔راقم الحروف نے بھی اس موضوع کو اپنے مطالعے کا حصہ بنایا ہے اور اب جب کہ راقم کی کتاب ''مقاصد حدیث'' زیور طبع سے آراستہ ہونے جارہی ہے تو مناسب سمجھا کہ اس موضوع پر ایک جامع مقدمہ تحریر کر دیا جائے، جس سے موضوع کی اہمیت اور سرسری تاریخ کا پتہ چل جائے۔

زیر نظر مقدمے میں پہلے مقصد کی تعریف اوراس سے قریب استعمال ہونے والے الفاظ کا بیان، اس کے بعد مقاصد کا استعمال قرآن وحدیث میں اور پھر عہد صحابہ اور ائمہ میں مختلف معنوں میں اس کا استعمال اور پھر علمائے اسلام کا اس موضوع پر بحث کرنے کا بیان ہے۔ بحث کے آخر میں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ عہد حاضر میں مغربی دانشوروں کی دلچسپی نظریہ مقاصد میں کیوں کر ہے۔**فاقول و باللہ التوفیق**۔

عربی زبان میں مقاصد کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ:

عربی زبان میں مقاصد کی ترجمانی ان الفاظ سے کی گئی ہے: علت، حکمت، مصلحت، معنی، مغزی، مناسبت، اسرار شریعت وغیرہ۔مگر حکمت، علت، سبب، معنی، نیت اور مصلحت کا استعمال کثرت سے کیا گیا ہے، اس لیے ان الفاظ کا اصطلاحی مفہوم بیان کیا جاتا ہے تاکہ مقاصد شریعت

Marfat.com

کامفہوم اوراس کی اہمیت آسانی سے سمجھ میں آسکے۔ان الفاظ کے مفہوم سے پہلے مقصد اور مقاصد کو سمجھنا بھی فائدے سے خالی نہیں ہوگا۔ذیل میں ہرایک لفظ کی تعریف اور مقاصد سے اس کا تعلق ذکر کیا جاتا ہے۔

علم مقاصد کی تعریف علامہ ریسونی نے ان الفاظ سے کی ہے:

ھی الغایات التی وضعت الشریعة لأجل تحقیقها لمصلحة العباد۔

(نظریة المقاصد عند الامام الشاطبی:٦)

مقاصد ان غایتوں کا نام ہے جن کی وضع شریعت نے بندے کی مصلحت اور ان کے فائدے کے لیے کی ہے۔

حکمت:

علمائے اصول نے حکمت کی تعریف اس طرح کی ہے:

الحکمة غایة الحکم المطلوبة بشرعه کحفظ الأنفس والأموال بشرع القود والقطع۔(شرح مختصر الروضه ٣/٣٨٦)

حکمت نام ہے ایسے قانون یا حکم کا جس کی مشروعیت سے مراد اس کے مطلوبہ مقاصد کا حصول ہو،مثلاً قصاص کی مشروعیت کا مقصد انسانی جان کا تحفظ اور چوری کی سزا میں ہاتھ کاٹنے کی مشروعیت کا مقصد مال کا تحفظ ہے۔

امام غزالی نے علت اور حکمت کی بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ''حکمت سے ہماری مراد ایسی مصلحت ہے جو کسی بھی حکم کے مناسب اور موافق ہو۔''

ہمارے زمانے میں علم مقاصد پر گہری نظر رکھنے والے محقق ڈاکٹر احمد ریسونی کا ماننا ہے کہ ''حکمت'' پوری طرح مقصد شارع کا مترادف ہے۔یہ اور بات ہے کہ فقہا''مقصد'' سے زیادہ ''حکمت'' کا استعمال کرتے ہیں،یہی وجہ ہے کہ ونشریسی کے حوالے سے حکمت کی ایک تعریف ذکر کرتے ہوئے لکھا:

کسی حکم کے اثبات یا اس کی نفی کی حکمت عین مقصود ہے،مثلاً سفر کی مشقت کی وجہ سے قصر اور روزہ نہ رکھنے کا حکم۔(نظریة المقاصد عند الامام الشاطبی:٢١)

Marfat.com

علت:

علمائے اصول نے اس لفظ کے معنی اور مفہوم پر عمدہ روشنی ڈالی ہے اور اس کے مختلف استعمال پر بحث کی ہے۔ مگر امام شاطبی نے اس کا ایسا معنی ذکر کیا ہے جو نظریۂ مقاصد سے پوری طرح ہم آہنگ ہے۔ شاطبی اس لفظ کی تعریف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

فالمراد بها الحكم والمصالح التي تعلقت بها الأوامر أو الإباحة والمفاسد التي تعلقت بها النواهي فالمشقة علة في إباحة القصر، والفطر في السفر والسفر هو السبب الموضوع سببا للإباحة۔ فعلى الجملة العلة هي المصلحة نفسها أو المفسدة لا مظنتها، كانت ظاهرة أو غير ظاهرة منضبطة أو غير منضبطة۔ (موافقات ۱/۲۰۱)

علت سے مراد ایسی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں، جن سے اوامر یا اباحت وابستہ ہوتی ہیں۔ یا ایسے مفاسد ہیں جن سے نواہی متعلق ہوتی ہیں۔ غرض کہ سفر میں نماز کی قصر اور روزہ نہ رکھنے کی علت مشقت ہی ہے اور سفر ہی وہ سبب موضوع ہے جس کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ملی ہے اور نمازوں کی قصر جائز قرار دی گئی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ عین مصلحت یا عین مفسدہ کا نام علت ہے، اس کا ظن و وہم کافی نہیں، خواہ وہ علت ظاہر ہو یا غیر ظاہر منضبط ہو یا غیر منضبط۔

علت کا مفہوم یہ بھی واضح کرتا ہے کہ مقاصد شریعت اور علت کا آپس میں گہرا رشتہ ہے اور فقہائے اسلام علت سے حکمت اور مصلحت ہی مراد لیتے ہیں اور یہ کہ حکمت اور مصلحت اسلامی قوانین کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

سبب:

امام شاطبی نے اس کا مفہوم اس طرح ذکر کیا ہے:

فالمراد به ما وضع شرعا لحكم لحكمة يقتضيها ذلك الحكم، كما كان حصول النصاب سببا في وجوب الزكاة والزوال سببا في وجوب الصلاة، والسرقة سببا في وجوب القطع۔ (الموافقات ۱/۲۰۱)

Marfat.com

اس کا معنی یہ ہے کہ شرع اکسی قانون کا ورود کسی حکمت کی بنیاد پر ہوا ہو اور یہ حکمت خود اس قانون کی بنیاد بھی ہو- مثلا نصاب کا مالک ہو جانا زکوۃ کے واجب ہو جانے کا سبب ہے، زوال کے وقت کا ختم ہو جانا نماز کے وقت کا سبب ہے اور چوری کرنا ہاتھ کاٹنے کا سبب ہے-

سبب کا معنی یہ ہے کہ جو شرعا کسی حکمت کی بنیاد پر ایسے حکم کے لیے موضوع ہو کہ وہ حکم خود اس حکمت کے متقاضی ہو- مثلاً نصاب کا مالک ہو جانا زکوۃ کے واجب ہو جانے کا سبب ہے جو فقیر کی ضرورت کے پورا کرنے کا متقاضی ہے اور زوال عرفی نماز کے وجوب کا سبب ہے جو منعم کے شکر کا متقاضی ہے اسی طرح چوری کرنا ہاتھ کاٹنے کے وجوب کا سبب ہے جو مال کے تحفظ کا متقاضی ہے-

معنی اور معانی:

متقدمین فقہا اور علمائے اصول کے نزدیک مقصد کی بجائے لفظ 'معنی' یا 'معانی' کا استعمال کثرت کے ساتھ ملتا ہے اور انہوں نے کبھی تو اس لفظ کو جمع (معانی) اور کبھی واحد (معنی) کے طور پر استعمال کیا ہے- علامہ فخر الاسلام بزدوی نے فقہ کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھا:

القسم الثاني إتقان المعرفة به، وهو معرفة النصوص بمعانيها۔

(کشف الاسرار ۱/ ۱۲)

دوسری قسم، فقہ کی پوری معرفت ہو جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ نصوص کے معانی میں ٹھوس طریقے سے گہرائی پیدا ہو جائے-

شرح میں مذکورہ عبارت کے تحت ہے:

والمراد من المعاني، المعاني اللغوية والمعاني الشرعية التي تسمى عللا، وكان السلف لا يستعملون لفظ العلة وإنما يستعملون لفظ المعنى أخذا من قوله ﷺ: لا يحل دم امرء مسلم إلا باحدى معان ثلاث، أي علل، بدليل قوله إحدى بلفظة التأنيث وثلاث بدون الهاء۔

(كشف الأسرار: ۱/ ۱۲)

معنی سے مراد لغوی اور شرعی دونوں ہی معانی ہیں، جنھیں علت کہا جاتا ہے- سلف لفظ

Marfat.com

'علت' کا استعمال نہیں کیا کرتے تھے، بلکہ وہ لفظ 'معنیٰ' کا استعمال کیا کرتے تھے۔
ان کے استعمال کی بنیاد نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث تھی کہ کسی مسلمان کا قتل صرف تین معنوں میں سے کسی ایک کی بنیاد پر جائز ہوسکتا ہے، یعنی تین علتوں میں سے کسی ایک کے پائے جانے کی وجہ سے۔ اس پر دلیل حدیث میں وارد مؤنث کا صیغہ 'احدیٰ' ہے اور ''ثلاث'' بغیر تانیث کے ہے۔

فخر الاسلام بزدوی کی تشریح سے یہ واضح ہوگیا کہ متقدمین فقہا نے اگرچہ مقصد کا استعمال نہیں کیا، مگر لفظ 'مقصد' کی ادیگی کے لیے جس لفظ کا انتخاب کیا وہ پوری طرح مقصد کے معنی سے ہم آہنگ ہے۔

نیت:

شریعت کے مقاصد میں نیت کا غیر معمولی دخل ہے، اس لیے اس کی شرعی تعریف کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ امام سیوطی نے اس کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

ھی عبارۃ عن انبعاث القلب نحو مایراہ موافقا لغرض من جلب نفع أو دفع ضرر حالا أو مالا، والشرع خصصه بالإرادة المتوجهة نحو الفعل لابتغاء رضا الله وامتثال حکمه۔ (الأشباه والنظائر: ۳۰)

قلب میں ان چیزوں کی طرف انفعالی کیفیت کا پیدا ہونا، جنہیں قلب اپنا موافق تصور کرتا ہے، کسی ایسے غرض کی وجہ سے جس سے فی الحال یا مستقبل میں جلب نفع یا دفع مضرت کا حصول ہوتا ہو، تاہم شریعت میں نیت دل کے اس خاص ارادے کا نام ہے جس سے صرف رضائے الٰہی یا حکم الٰہی کی تابعداری مقصود ہو۔

امام سیوطی کی تعریف میں جلب منفعت اور دفع مضرت کا لفظ حکمت اور مصلحت کے معنی کو واضح کرتا ہے اور حکمت و مصلحت مقصد کے مترادف ہیں، جیسا کہ اس تحریر میں ڈاکٹر ریسونی کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے، لہٰذا نیت کو مقصد سے الگ کر کے نہیں دیکھا جاسکتا۔

مصلحت:

امام غزالی کے نزدیک مصلحت کا معنی شریعت کے مقاصد کی حفاظت ہے اور جمہور علمائے

Marfat.com

اصول نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے:

المقصود من شرع الحکم إما جلب مصلحة أو دفع مضرة أو مجموع الأمرین۔ (الاحکام: ۳/۳۸۹)

شریعت جب کسی حکم کا بیان کرتی ہے تو اس سے یا تو مصلحت کا حصول یا نقصان کا ازالہ یا دونوں ہی چیزیں مقصود ہوتی ہیں۔

مقاصد شریعت پر جن علمائے کرام نے گفتگو کی ہے ان میں اکثر کی بنیاد یہی لفظ مصلحت ہے۔ علامہ عز بن سلام شافعی نے مقاصد شریعت بیان کرنے کے لیے اسی لفظ مصلحت کا استعمال کیا ہے اور اس موضوع پر پوری کتاب تصنیف کی ہے۔

مذکورہ الفاظ اور اصطلاحات کی تعریف ملاحظہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا مقاصدِ شریعت سے گہرا ربط ہے۔ قرآن وسنت میں جب کسی حکم کا بیان ہوتا ہے تو عام طور پر اس حکم کی غرض وغایت اور مقصد بھی بیان کر دی جاتی ہے اور فقہائے اسلام ان اغراض ومقاصد کو اجاگر کرنے کے لیے علت، مصلحت، نیت، حکمت، سبب وغیرہ جیسے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں۔

غرض کہ مقاصد شریعت ایک ایسا عنوان ہے جس کی اہمیت فقہائے اسلام کے نزدیک اس لیے مسلّم ہے کہ اس سے اسلامی قوانین کی غرض وغایت سمجھ میں آتی ہے جس کی روشنی میں فقیہ کو کسی مجتہد فیہ مسئلے میں اخذ وترک کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ ان الفاظ کا معنی ومفہوم جان لینے کے بعد قرآن، حدیث، عہد صحابہ اور ائمہ اور بعد میں آنے والے علما ومفکرین کے نزدیک مقاصد شریعت کی اہمیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

مقاصد شریعت ایک ایسا موضوع ہے جس کی اہمیت جس قدر بھی بیان کی جائے کم ہے۔ قرآن کریم کی آیتیں اور حدیث مصطفی ﷺ کے جملے اس کی بین دلیل ہیں۔ قرآن کریم نے علم مقاصد کی طرف کسی حکم شرعی کی حکمت اور اس کی علت کے ذریعے اشارہ کیا ہے۔ کتاب الٰہی میں تخلیق کائنات کے ساتھ ساتھ اس کی حکمت، تخلیق انسان کے ساتھ اس کے اسرارِ وجود، ارسالِ رسل کے ساتھ اس کے رموز اور احکام شرع کے ساتھ اس کے مقاصد کا بیان بڑے واضح انداز

Marfat.com

میں موجود ہے-سورۂ ذاریات میں اللہ تعالیٰ نے انسانی تخلیق کے اغراض و مقاصد کا بیان اس طرح کیا ہے:

وما خلقت الجن والإنس إلا ليعبدون۔ (ذاریات:۵۶)

جنات اور انسان کی تخلیق کا مقصد خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت ہے-

سورہ مومنون میں انسانی تخلیق کے عام مقاصد پر اس طرح روشنی ڈالی گئی ہے:

أفحسبتم أنما خلقناكم عبثا وأنكم إلينا لا ترجعون۔ (مؤمنون:۱۱۵)

کیا تم نے یہ سمجھ لیا کہ تمہاری تخلیق کا کوئی مقصد ہی نہیں اور تم خدائے قادر کی طرف نہیں لوٹائے جاؤ گے؟

قرآن کریم کے نزول کا مقصد اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين۔ (بقرہ:۲)

اس کتاب میں ذرہ برابر بھی شک نہیں اور اس کے نزول کا مقصد تقویٰ اختیار کرنے والوں کی رہنمائی ہے-

اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام اور جائز و ناجائز کا قانون بھی اپنی کتاب میں بہت ہی واضح الفاظ میں بیان کیا ہے اور ان قوانین کے بارے میں یہ بھی فرمادیا کہ اس کا مقصد تمہیں کسی پریشانیوں کے راستے پر چلانا نہیں ہے-ارشاد خداوندی ہے:

يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر۔ (بقرہ:۱۵۸)

اللہ تعالیٰ تم سے آسانیوں کا ارادہ فرماتا ہے اور تمہیں دشواریوں میں ڈالنے کا قطعاً اس کا کوئی ارادہ نہیں-

عبادتوں کا حال بھی کچھ کم نہیں-خدائے حکیم نے فرائض و واجبات کا جہاں بیان کیا وہیں ان کی حکمتوں اور ان کے مقاصد پر بھی روشنی ڈالی ہے-روزے کے بارے میں ارشاد باری ہے:

يا أيها الذين أمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون۔ (بقرہ:۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے، جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے

Marfat.com

گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ۔

نماز کے بارے میں ارشاد ہے:

إن الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر۔ (عنکبوت:۴۵)

نماز کی فرضیت کا مقصد تمہیں برائی اور بے حیائی سے بچانا ہے۔

سیدنا ابراہیم خلیل نے جب بیت اللہ کی تعمیر کا کام مکمل کرلیا تو اللہ تعالی نے انھیں حکم دیا:

وأذن في الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتين من كل فج عميق ليشهدوا منافع لهم ويذكروا اسم الله في أيام معلومات على ما رزقهم من بهيمة الأنعام فكلوا منها وأطعموا البائس الفقير۔

(حج:۲۷)

اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو کہ وہ پیدل چل کر اور لاغر اونٹوں پر سوار ہو کر روئے زمین کے ہر گوشے سے آجائیں تاکہ اپنے فائدے کے لیے حاضر ہوں اور قربانی کے خاص دنوں میں چوپایوں کے ذبح کے وقت اللہ تعالی کا نام لیں، خود بھی کھائیں اور فقیروں کو بھی کھلائیں۔

زکوۃ کی فرضیت کا بیان اللہ تعالی نے قرآن کریم میں کیا اور اس کے مقصد کی طرف اشارہ اس طرح کیا:

خذ من أموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم إن صلاتك سكن لهم۔ (توبہ:۱۰۳)

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ان سے صدقات لے کر ان کے مالوں کا تزکیہ کردیجیے اور ان کے لیے دعا بھی کیجیے کہ آپ کی دعا ان کے لیے باعث سکون ہے۔

غرض کہ قرآن کریم نے احکام کی حکمتوں اور مصلحتوں کا بیان کہیں بالکل صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے تو کہیں اجمال اور اشاروں کی زبان استعمال کی ہے اور کہیں ایسا بھی ہے کہ صرف حکم کا بیان ہے اور اس کے اغراض و مقاصد کا بیان نہیں۔ ہمارا مفاد ان آیتوں سے ہے جن میں اللہ تعالی نے احکام کے ساتھ ساتھ اس کی حکمت اور مصلحت پر بھی روشنی ڈالی ہے، جس سے فقہائے کرام

15465

Marfat.com

نے درجنوں اصول کا استنباط بھی کیا ہے۔

یہی حال حدیث نبوی ﷺ کا بھی ہے۔ عام طور پر ایسا ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب کسی حکم کا بیان کیا یا کسی صحابی کو کوئی تلقین کی یا کسی مسئلے کی وضاحت کی تو اس کی حکمت اور مصلحت کا بھی بیان فرما دیا۔ نبی اکرم ﷺ جب کسی حکم کا بیان فرماتے یا کوئی عمل کرتے تو اس میں تیسیر اور آسانی کا پہلو غالب رہتا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں:

''جب بھی نبی اکرم ﷺ کوئی کام کرتے تو گرچہ وہ عمل آپ کو بہت پسند ہوتا، مگر اس خوف سے کہ کہیں امت پر وہ عمل فرض نہ ہو جائے چھوڑ دیتے۔''

ما سبح رسول الله ﷺ سبحة الضحى قط، وإني لأسبحها، وإن كان رسول الله ﷺ ليدع العمل وهو يحب أن يعمل به خشية أن يعمل به الناس فيفرض عليهم۔ (مؤطا امام مالک، باب صلاۃ الضحى: ۱۰۳)

نبی اکرم ﷺ نے جب بھی چاشت کی نماز پڑھی، مَیں نے بھی پڑھی، نبی اکرم ﷺ کو کوئی عمل بہت زیادہ پسند ہوتا، مگر اس پر اس خوف سے عمل ترک کر دیتے کہ کہیں وہ فرض نہ ہو جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے خود اپنی تخلیق کا مقصد ان الفاظ میں بیان کیا:

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إنما بعثت لأتمم صالح الأخلاق۔

(مسند الامام أحمد بن حنبل: ۳۸۱/۲، حدیث: ۸۹۳۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری بعثت کا مقصد اچھے اخلاق کی تکمیل ہے۔

امام ہیثمی نے امام احمد کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کر کے کہا کہ اس کے تمام راوی صحیح کے راویان میں سے ہیں۔ (مجمع الزوائد ۱۸۸/۸)

فرمان رسالت مآب ﷺ کی روشنی میں یہ چند مثالیں ہیں جب کہ احادیث و آثار کی

Marfat.com

کتابیں ان مثالوں سے بھری پڑی ہیں جہاں دینی احکام کی توضیح، اس کی غرض وغایت اور اس کے مقاصد پر نبی اکرم ﷺ نے پوری طرح روشنی ڈالی ہے۔

مدرسہ نبوی سے فارغ ہونے والے صحابہ (جنہیں خدائے حکیم نے عقل وخرد کی لازوال دولت سے سرفراز فرمایا تھا) نے بھی دینی احکام میں مقاصد ومصالح کی پوری رعایت کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ عہد صحابہ میں اسلامی سلطنت کا رقبہ وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ جو لوگ اب تک اسلام سے وابستہ نہیں ہو سکے تھے، اسلام کی جامعیت سے متاثر ہو کر خدائے وحدہ لاشریک کو اپنا معبود حقیقی تسلیم کرنے لگے۔ دیکھتے دیکھتے حجاز کے چھوٹے سے علاقے سے مشرق میں چین تک اور مغرب میں اندلس کے کلیساؤں تک اسلامی ترانہ گونجنے لگا۔

اسلام قبول کرنے والے یہ عجمی ممالک اپنی اپنی تہذیبی شناخت رکھتے تھے۔ اسلام سے وابستگی کے بعد صرف اسلامی شناخت ہر قوم اور ملک کی علامت بن گئی، تاہم علاقہ اور وقت کے اعتبار سے عرب وعجم کی اپنی اپنی ضروریات تھیں اور ان تمام ضرورتوں کا تفصیلی بیان قرآن وسنت میں واضح شکلوں میں موجود نہیں تھا۔ اس دور میں پیش آنے والے مسائل اور ضرورت بھی عہد رسالت سے الگ نوعیت کے تھے۔ لہٰذا صحابہ کرام کو اس کے حل کے لیے عقلی جولانیت کا سہارا لینا پڑا۔ جب کوئی نیا مسئلہ ان کے سامنے پیش آتا جس کا ذکر قرآن کی واضح آیتوں اور صحیح حدیث میں موجود نہیں ہوتا تو مقاصد ومصالح کی روشنی میں وہ مسئلے کا حل تلاش کرتے۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق صحابہ کرام نئے مسائل میں رائے اور قیاس پر عمل کرتے تھے جن کا تعلق شارع کی مراد کو سمجھنے سے ہے۔

''وهما من باب فهم مراد الشارع'' (فتاوی ابن تیمیہ ۱۹/۲۸۶)

رای اور قیاس کا تعلق شارع کا مقصد سمجھنے سے ہے۔

فہم صحابہ کی مثال:

نبی اکرم ﷺ جب اس دنیا سے تشریف لے گئے تو مسئلہ خلافت میں جس قدر مہاجرین اور انصار کا اختلاف واقع ہوا وہ تاریخ اسلام کے اوراق میں پوری طرح مذکور ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش قدمی کرتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا

Marfat.com

اعلان کیا- اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ کسی قدر انتشار سے اسلامی معاشرے کو محفوظ رکھا جائے، جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو اپنے مقصد میں کامیابی بھی ملی-

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے عہد خلافت میں نہایت ہی غور وفکر کے بعد جمع قرآن کا بیڑا اپنے سر اٹھایا- جمع قرآن سے ان کا مقصد یہ تھا کہ قرآن کریم کو ضائع ہونے سے بچالیا جائے، اس کی وجہ جنگ یمامہ میں قرا صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد کی شہادت تھی، اسی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے جب مختلف قبائل کے لوگوں کو مختلف لہجات میں قرآن کریم کی قراءت کرتے دیکھا تو قرآن کریم کے تمام نسخوں کو ایک طرف کر کے صرف ایک نسخے یا مصحف پر لوگوں کو جمع کیا اور اس ایک مصحف پر لوگوں کو اکٹھا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کہیں یہ اختلاف قراءت کسی اور بڑے اختلاف کا سبب نہ بن جائے، لہٰذا اس سے پہلے ہی اس سبب کو ختم کر دیا-

عہد تابعین میں بھی اسباب تقریباً وہی تھے جو عہد صحابہ میں تھے- تابعین نے صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نئے مسائل میں مقاصد ومصالح کو پوری طرح پیش نظر رکھا- حضرت ابراہیم نخعی جو ایک جلیل القدر تابعی ہیں کہا کرتے تھے:

إن أحكام الله تعالى لها غايات هي حكم و مصالح راجعة إلينا-

(ابن رشد وعلوم الشریعۃ، ڈاکٹر العبیدی، ص: ۱۰۲)

اللہ تعالی کے احکام کے اغراض ومقاصد ہوتے ہیں اور ان مقاصد ومصالح کی حکمتوں میں ہمارا ہی فائدہ ہوتا ہے-

عہد تابعین سے متصل ائمہ اربعہ کا زمانہ ہے بلکہ امام اعظم ابوحنیفہ خود جلیل القدر تابعی ہیں- ان ائمہ کرام نے مسائل کے استخراج میں استطلاع، استحسان، قیاس، مناسبہ، عرف، سد ذرائع وغیرہ جیسے عقلی اصول کو غیر معمولی اہمیت صرف اس لیے دی کہ ان کی روشنی میں احکام خداوندی کے مقاصد اور اسلامی قوانین کے مصالح کی پوری رعایت کی جاسکے-

امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک استحسان کی غیر معمولی اہمیت ہے- استحسان میں حالات زمانہ کی رعایت اور لوگوں کے احوال کو پوری طرح پیش نظر رکھا جاتا ہے- نص میں جب کوئی مسئلہ اجمالی طور پر مذکور ہوتا ہے تو اس کی توجیہ اور ظن غالب واجتہاد کے ذریعے اس کی تشریح

Marfat.com

کرتے وقت استحسان سے ہی استفادہ کیا جاتا ہے- علامہ ابوبکر جصاص حنفی (۳۰۵ھ-۳۷۰ھ) نے استحسان کا دو مفہوم بیان کیا ہے- پہلا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

استعمال الاجتهاد وغلبة الرأي في إثبات المقادير الموكولة إلى اجتهادنا وآرائنا نحو تقدير متعة المطلقات، قال اللّٰه تعالى: "ومتّعوهنّ على الموسع قدره وعلى المقتر قدره متاعا بالمعروف حقا على المحسنين۔"

(البقرة:٢٣٦)

استحسان کا پہلا معنی یہ ہے کہ ایسے مسائل میں اجتہاد اور غلبہ رائے کا استعمال کیا جائے جن کے مقدار کی تعیین اجتہاد اور علما کی رائے پر مبنی ہو- مثال کے طور پر اللہ تعالی نے مذکورہ آیت میں مطلقہ کو متعہ دینے کا بیان فرمایا ہے اور اس میں انسان کے عسر و یسر کے حالات کی پوری رعایت کی گئی ہے، تاہم متعہ کی مقدار کا بیان بالکل نہیں کیا گیا- اس بیان کا دار و مدار ظن غالب پر ہے، لہٰذا انسان کے حالات کی روشنی میں اجتہاد اور ظن غالب کا جو فتوی ہوگا وہی استحسان کا معنی ہے-

(الفصول فی الاصول: ۴/۲۳۳)

دوسرا مفہوم علامہ جصاص نے اس طرح بیان کیا ہے:

ترک القياس إلى ماهو أولى منه۔ (الفصول في الأصول: ۴/۲۳۴)

قیاس ترک کر کے جو راجح اور اولی ہو اس کو اپنا لیا جائے-

علامہ جصاص نے اس معنی کی تشریح دو طریقوں پر کی ہے اور ہر طریقے پر فقہی اصول اور جزئیات سے دلیل بھی پیش کی ہے، مگر ہمارے مطلب کے لیے اسی قدر کافی ہے کہ فقہ حنفی میں استحسان کا وہی درجہ ہے جو فقہ مالکی میں مصالح کا درجہ ہے-

شمس الائمہ سرخسی (م ۴۹۰ھ) نے ''المبسوط'' میں استحسان کے چار معنی ذکر کیے ہیں: یہ ایسے معانی ہیں جن سے نظریہ مقاصد اور استحسان دونوں ہی کا مفاد ایک نظر آتا ہے-

وہ رقم طراز ہیں:

الاستحسان ترک القياس والأخذ بما هو أوفق للناس۔ وقيل الاستحسا ن

Marfat.com

طلب لسهولة في الأحكام فيما يبتلي فيه الخاص والعام۔ وقيل الأخذ بالسعة وابتغاء الدعة۔ وقيل الأخذ بالسماحة وابتغاء مافيه الراحة۔ وحاصل هذه العبارات أنه ترك العسر لليسر وهو أصل في الدين۔

(المبسوط: ۱۰/۱۴۵، كتاب الاستحسان)

[۱] استحسان کا معنی ہے قیاس ترک کر کے ایسی صورت کو اپنا لیا جائے جو لوگوں کے حالات سے زیادہ مطابقت رکھتا ہو-

[۲] ایسے مسائل جن سے عوام وخواص ہر ایک ان میں مبتلا ہوں، ایسے مسائل میں آسانیاں تلاش کرنا استحسان کہلاتا ہے-

[۳] استحسان کا مفہوم ہے کہ مشکلات سے دور ہو کر توسع کو اپنا لیا جائے-

[۴] استحسان کا معنی ہے سہولت اور نرمی سے استدلال کرنا اور ایسی صورتوں کو تلاش کرنا جس میں سہولت ہو-

ان تمام عبارتوں کا مفاد یہ ہے کہ سختی چھوڑ کر آسانی کا طریقہ اپنایا جائے اور دین میں یہی اصل ہے-

ان چار نکات کو سامنے رکھ کر امام مالک کے نظریۂ مصلحت کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ حنفی استحسان اور مالکی مصلحت دونوں ہی کا مفاد مقاصد شریعت کی رعایت ہے، اس لیے امام مالک کے نزدیک شرعی مسائل میں مصلحت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے- امام مالک سے خاص طور پر مصالح مرسلہ پر کوئی نص موجود نہیں ہے، تاہم بعد میں آنے والے مالکی علمانے امام سے منقول جزئیات کی روشنی میں اس قاعدے کا استخراج کیا ہے اور اسے دلیل سے مزین بھی کیا-

امام شہاب الدین قرافی مالکی (۶۸۴ھ-۶۲۶ھ) نے ''شرح تنقیح الفصول'' میں مالکی مذہب کے اصول کے بارے میں تفصیلات کے ضمن میں ''مصالح مرسلہ'' کا بھی تذکرہ کیا ہے-

ایک مقام پر رقم طراز ہیں:

المصلحة المرسلة والمصالح بالإضافة إلى شهادة الشرع لها بالاعتبار عن ثلاثة أقسام: ما شهد الشرع باعتباره وهو القياس الذي تقدم، وما

Marfat.com

شهد الشرع بعدم اعتباره نحو المنع من زراعة العنب لئلا يعصر خمرا، وما لم يشهد له باعتبار ولا بإلغاء وهو المصلحة المرسلة وهي عند مالک رحمه الله تعالى حجة۔ (شرح تنقيح الفصول: ۱/۴۴۶)

مصالح اس حیثیت سے کہ شریعت میں ان کے اعتبار کی کوئی دلیل موجود ہو، اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) شریعت نے جس کے معتبر ہونے کی شہادت دی ہو اور یہ قیاس ہے۔

(۲) شریعت نے جس کے اعتبار نہ کرنے کی شہادت دی ہو، مثلاً انگور کی کھیتی سے اس لیے منع کیا گیا کہ کہیں انسان اس سے شراب نہ بنانے لگے۔

(۳) شریعت نے جن امور کے معتبر یا غیر معتبر ہونے کی کوئی شہادت نہ دی ہو۔ امام مالک کے نزدیک اسی آخری صورت کو مصلحہ مرسلہ سمجھا جاتا ہے اور یہی حجت بھی ہے۔

امام مالک نے مصالح مرسلہ سے استدلال کیا تو بعض شوافع علما جنھوں نے گہرائی سے اس اصول کا مطالعہ نہیں کیا تھا، یہ کہہ دیا کہ امام مالک نے فقہائے اسلام کے درمیان متفق اصول جس کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے، کے علاوہ ایک نیا قاعدہ بنالیا ہے۔ قرآن وسنت میں کہیں بھی اس کی بنیاد نہیں ملتی، مگر امام شاطبی مالکی، امام قرافی مالکی اور علامہ ابیاری جیسے محققین نے اس نظریے کی غلطی ثابت کردی ہے اور بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک ''مصلحت'' اور امام مالک کے قاعدہ مصالحہ مرسلہ میں کوئی فرق نہیں۔ علامہ ابیاری شرح برہان میں لکھتے ہیں:

هو عين ما ذهب إليه مالک، وقد رام إمام الحرمين التفريق بين المذهبين وهو لا يجد إلى ذلک سبيلا، فالمصلحة المرسلة يتمسک بها کثير من الأئمة إلا أن الإمام مالکا عمل بها في بناء الأحکام أکثر من غيره۔

(جز من شرح تنقیح الفصول ۲/۴۹۸)

یہ ٹھیک وہی قاعدہ ہے جس سے امام مالک نے استدلال کیا ہے۔ امام الحرمین نے شافعی اور مالکی مذہب کے درمیان فرق کرنے کی کوشش کی، مگر وہ اس میں کامیاب

Marfat.com

نہیں ہوسکے۔مصالح مرسلہ سے بہت سارے علما نے استدلال کیا ہے تاہم امام مالک کے نزدیک اس کا استعمال کثرت کے ساتھ ملتا ہے۔

امام قرافی مالکی ''نفائس الاصول'' میں لکھتے ہیں:

يحكى أن المصالح المرسلة من خصائص مذهب مالك، وليس كذلك بل المذاهب كلها مشتركة فيها، فإنهم يعقلون ويفرقون في صور النقوض وغيرها، ولا يطالبون أنفسهم بأصل يشهد لذلك الفارق بالاعتبار بل يعتمدون على مجرد المناسبة وهذا هو عين المصلحة المرسلة ثم أن الشافعية يدعون أنهم أبعد الناس عنها وأقربهم إلى مراعاة الأصول والنصوص، وقد أخذوا من المصلحة المرسلة أوفي نصيب وحظ حتى لم يجاوز فيها۔ وهذا إمام الحرمين قيم مذهبهم وصاحب "نهاية مطلبهم" واضع كتابه "الغياثي" ضمنه أمورا من المصالح المرسلة التي لم نجد لها في الشرع أصلا يشهد بخصوصها بل بجنسها، وهذا هو المصلحة المرسلة۔ كل هذه التفاريع غير أنها مصلحة شهد الشرع باعتبار جنسها فقط ولا نعني بالمصلحة المرسلة إلا ذلك فلو قيل للشافعية هم أهل المصالح المرسلة دون غيرهم لكان ذلك هو الصواب والإنصاف۔ (نفائس الأصول في شرح المحصول: ۶۹۶/۴)

کہتے ہیں کہ مصالح مرسلہ کا استعمال مالکی مذہب کی ہی خصوصیت ہے، جب کہ مسئلہ ایسا نہیں، بلکہ تمام ہی فقہی مذاہب اس سے استدلال کرتے ہیں، تمام مذاہب کے فقہا اس کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور باہم تعارض کی صورت میں فرق بھی کرتے ہیں۔ اس تفریق پر کسی دلیل کا مطالبہ بھی نہیں کرتے، بلکہ محض مناسبہ پر عمل کرتے ہیں اور یہی مصالح مرسلہ کا معنی ہے۔شوافع یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ اس قاعدے کا بالکل ہی استعمال نہیں کرتے ہیں اور اصول ونصوص کی سب سے زیادہ رعایت کرتے ہیں، جب کہ مصالح مرسلہ سے انھوں نے پورا پورا استفادہ کیا ہے۔

Marfat.com

یہ دیکھئے امام الحرمین جو شافعی مذہب میں جبل شامخ کی حیثیت رکھتے ہیں، نے اپنی کتب میں مصالح مرسلہ کا اس قدر استعمال کیا ہے کہ ان کی اصل بھی شریعت میں نہیں ملتی ہے۔ (امام قرافی نے اس کے بعد کئی مثالیں دی ہیں) اس کے بعد لکھا کہ یہ ایسے مصالح ہیں، جن کی نہ تو خصوص پر کوئی دلیل ہے اور نہ ہی ان کے جنس پر شریعت میں کوئی دلیل موجود ہے اور مصالح مرسلہ سے ہماری مراد یہی ہے۔ شافعیوں کے بارے میں یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ وہی اصحاب مصالح مرسلہ ہیں۔

امام شاطبی نے امام مالک کے نزدیک استحسان کی حیثیت پر تفصیلی بحث کی ہے اور اسے مصالح اور مقاصد سے پوری طرح مربوط کر دکھایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ امام مالک پر تنقید کرنے والوں کا بھرپور مدلل جواب بھی دیا ہے۔ (الموافقات ۴/۱۰۶)

امام قرافی، شاطبی اور دیگر مالکی علما کی تحقیقات سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امام مالک کے نزدیک مصالح مرسلہ کا جو مفہوم ہے وہی امام شافعی کے نزدیک مصلحت کا مفاد ہے اور قیاس کے ضمن میں استحسان سے استفادہ کر کے مقاصد شریعت کی پوری رعایت بھی کی ہے۔

امام شافعی کے فقہی مسائل اور اصولی مباحث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر چہ انھوں نے لفظ استحسان کا استعمال نہیں کیا اور اس کی مخالفت بھی کی ہے تاہم ان کے نزدیک قیاس کی اوٹ میں استحسان کے معنی کا استعمال پوری طرح ملتا ہے۔ امام شافعی کے فقہی جزئیات میری بات پر روشن دلیل ہیں۔ ان جزئیات میں جانے سے پہلے خود ان کی تالیف کردہ کتاب ''الرسالہ'' کا بغور مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام شافعی مقاصد شرع سے پوری طرح واقف اور ان کا استعمال کرنے پر کامل دسترس رکھنے کے ساتھ قرآن کریم کے معانی و مقاصد کے فہم پر پورا زور دیتے ہیں۔

''الرسالہ'' میں کیفیت بیان کے تحت پانچ وجوہ کا ذکر کرنے بعد رقم طراز ہیں:

إنما خاطب الله العرب بلسانها على ما تعرف من معانيها، و كان مما تعرف من معانيها اتساع لسانها و أن فطرته أن يخاطب بالشئ منه عاما ظاهرا يراد به العام الظاهر، ويستغني بأول هذا منه عن أخره، وعاما ظاهرا يراد به العام ويدخله الخاص فيستدل على هذا ببعض ما خوطب به فيه، وعاما

Marfat.com

ظاهرا يراد به الخاص، وظاهرا يعرف في سياقه أنه يراد به غير ظاهره۔

(الرسالہ، ص:۵۲، فقرہ:۱۷۳)

اللہ تعالی نے عرب سے ایسی زبان میں خطاب فرمایا جس کے ذریعے وہ معانی کا ادراک کرسکیں، جس چیز سے وہ معانی کا دراک کرتے تھے اس کا تعلق زبان کی وسعت پر منحصر تھا-عرب اپنی فطرت کے اعتبار سے کسی چیز کے لیے بالکل عام اور ظاہر کے ذریعے خطاب کرتے تھے اور اس سے عام ظاہر ہی مراد لیتے تھے اور جب عام ظاہر کا اطلاق کرتے تو مراد میں کسی دوسری چیز کے محتاج نہیں ہوتے-کبھی وہ عام ظاہر بولتے اور عام اس طور پر مراد لیتے کہ اس میں خاص بھی داخل ہو جاتا، پھر اس سے وہ بعض ان چیزوں میں دلیل لاتے جس کے ذریعے ان سے خطاب کیا گیا-کبھی ان کا کلام عام ظاہر ہوتا اور اس سے خاص مراد لیتے اور کبھی ظاہری کلام کے ذریعے غیر ظاہر معنی مراد لیتے جس کی پہچان سیاق سے ہوتی-

''الرسالہ'' کی مذکورہ عبارت سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ امام شافعی کے پیش نظر فہم قرآن ایک بڑے مقصد کی حیثیت رکھتا تھا-لہٰذا اس میں کچھ شک نہیں کہ امام شافعی نے بھی علم مقاصد کی غیر معمولی اہمیت کو سمجھا ہے اور آگے بڑھیے تو امام الحرمین عبدالملک جوینی، امام غزالی اور امام رازی وغیرہ شوافع علمائے اصول نے مصلحہ کے اصول کا زبردست استعمال اپنی اپنی تحریروں میں کیا ہے اور اسے اسلامی قانون کے ایک مستقل قاعدے کی حیثیت دی ہے-

امام غزالی نے المستصفی میں ''مصلحہ'' پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے-اس کا معنی بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کا مطلب شریعت کے مقاصد کی حفاظت ہے اور شریعت کے مقاصد دین، جان، عقل، نسل، اور مال یعنی پانچ ہیں-جس چیز سے بھی ان پانچ مقاصد کی حفاظت ہوگی وہ ''مصلحت'' ہے اور جن چیزوں سے ان مقاصد کے فوت ہونے کا احتمال ہوگا وہ ''فساد'' ہے اور اس کا دور کرنا مصلحت-ان پانچ مقاصد کی حفاظت مصلحت کے اعلی مراتب میں سے ہے-(المستصفی:۱/۴۱۷)

امام احمد رضی اللہ تعالی عنہ اور علمائے حنابلہ کے نزدیک بھی مصلحہ کی غیر معمولی اہمیت ہے-امام احمد نے امام شافعی رضی اللہ تعالی عنہ کی طرح مصلحہ اور مقاصد کی کتاب وسنت، اجماع اور

Marfat.com

قیاس کے مقابلے میں علیحدہ کوئی قسم نہیں کی ہے، بلکہ قیاس کے تحت ہی ایک اصول سمجھتے ہیں اور اس کی روشنی میں جزئیات کا استخراج بھی کرتے ہیں۔ ابن قیم جوزیہ (جن کا شمار فقہائے حنابلہ میں ہوتا ہے) نے لکھا ہے کہ شریعت کے ان امور جن کا تعلق معاملات سے ہے، کی بنیاد مصلحت اور منع فساد و مضرت سے ہے اور اس کا انتساب انھوں نے امام احمد بن حنبل کی طرف کیا ہے۔

(احمد بن حنبل، ابوزہرہ، ص: ۲۹۷)

یہ تو مقاصد کے بارے میں ہر فقہی مذہب کا انفرادی نظریہ تھا۔ اجتماعی طور پر دیکھا جائے تو فتاوی اور اصول میں قاعدہ **الامور بمقاصدها** (معاملات کا دارومدار مقصد پر ہے)، ہر فقہ میں یکساں مقبول ہے۔ علامہ ابن نجیم مصری حنفی نے ''الاشباہ'' میں اس قاعدہ کا بیان کیا ہے اور اس کے تحت متعدد جزئیات درج کی ہے (الاشباہ/ ۳۴)۔ دیگر مذاہب کی فقہ اور اصول کی کتابیں اس قاعدے کے اجرا پر شاہد عدل ہیں۔

غرض کہ قرآن و حدیث، صحابہ، تابعین اور ائمہ مجتہدین کی بحثوں اور طریقہ کار سے یہ پتہ چل گیا کہ اسلامی قوانین میں مقاصد اور مصلحت کی غیر معمولی اہمیت ہے، یہی وجہ ہے کہ ابتدا سے ہی اس بنیادی نکتے کو پیش نظر رکھ کر اسلامی قوانین اور احکام کی تخریج کی گئی ہے، تاہم تاریخی اعتبار سے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ لفظ مقاصد اور مصلحت کا استعمال کس فقیہ اور عالم دین نے صراحت کے ساتھ کیا ہے۔ ذیل میں اس نکتے پر ایک سرسری تاریخی نظر ڈالی جاتی ہے۔

لفظ مقاصد اور مصلحت کا استعمال:

● چوتھی صدی ہجری کے اوائل میں ''نوادر الاصول'' کے مؤلف امام ابوعبداللہ حکیم ترمذی (م ۳۲۰ھ) کے بارے میں محققین کا ماننا ہے کہ انھوں نے سب سے پہلے اپنی کتاب کے عنوان میں لفظ ''مقاصد'' کا استعمال کیا ہے اور نماز کے اسرار و رموز پر ایک کتاب تحریر کی، جس کا نام انھوں نے **''الصلاۃ و مقاصدها''** رکھا۔

● چوتھی صدی ہجری میں ہی امام ابوبکر قفال شاشی المعروف بالقفال الکبیر (م ۳۶۵ھ) نے ایک کتاب **''محاسن الشریعة''** کے عنوان سے تالیف کی۔ اس کتاب میں انھوں نے شریعت کے مقاصد، احکام خداوندی کی غرض و غایت، شرعی قوانین کی سہولت اور شرعی قوانین کا

Marfat.com

انسان کے لیے رحمت ہونا جیسے نکات کو اجاگر کیا ہے اور شرعی قوانین کی خصوصیت کا بڑے اچھوتے انداز میں بیان کیا ہے۔ کتاب کے مقدمے میں رقم طراز ہیں:

غرض الكتاب الذي قدرنا تأليفه في الدلالة على محاسن الشريعة ودخولها في السياسة الفاضلة السمحة ولصوقها بالعقول السليمة ووقوع نورده من الجواب لمن سأل عن عللها موقع الصواب والحكمة۔ (محاسن الشریعہ، ص: ۹۰)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کتاب کی تالیف کی توفیق دی ہے۔ اس میں ہم شریعت کے محاسن کو اجاگر کریں گے اور جن لوگوں کے اذہان میں شرعی حکم اور مصالح سے متعلق کچھ خدشات ہیں اس کا بھی جواب دیں گے۔

● پانچویں صدی ہجری میں امام الحرمین عبدالملک جوینی (۴۷۸ھ/۴۱۹ھ) نے اپنی کتاب اصول فقہ میں لفظ مقصد اور مقاصد کا استعمال کثرت کے ساتھ کیا ہے۔ امام جوینی نے زکوۃ اور عشر کے فنڈ کا استعمال یہ کہہ کر جائز قرار دیا ہے کہ اگر خزانہ خالی ہو، حکومت کے پاس زکوۃ اور عشر کے علاوہ کوئی دوسرا فنڈ موجود نہیں ہو اور دشمن کا خطرہ ہو تو ملک کے دفاع کی غرض سے حکومت وقت کے زکوۃ اور عشر کا استعمال جائز ہے۔ جب امام جوینی سے پوچھا گیا کہ اس کی دلیل کیا ہے، تو انھوں نے جواب دیا کہ شریعت کے دلائل پر نظر ڈالنے سے شریعت کا مزاج معلوم ہوتا ہے کہ اس کے قوانین کا دارومدار مقاصد اور مصلحت پر ہے، لہٰذا میں نے شریعت کے مزاج کو پیش نظر رکھ کر یہ فتوی دیا ہے۔

امام جوینی ہی وہ عالم دین ہیں جنھوں ضروریات خمسہ (دین، جان، عقل، نسل اور مال) کا تعارف کرایا، یہی پہلے عالم دین ہیں جنھوں نے مقاصد شریعت کی تین تقسیم ضروریات، حاجیات اور تحسینیات سے کی۔ انھوں نے قاعدۂ مقاصد پر روشنی ڈالنے کے ساتھ ساتھ اسلامی قوانین کے ساتھ مقاصد کی تطبیق بھی کی ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے مقاصد بیع، مقاصد اجارہ، مقاصد تیمم وغیرہ کے عنوان سے ان شرعی احکام پر تفصیلی اور ان کے مقاصد کی اہمیت پر پوری بحث کی ہے۔ امام جوینی کی کتاب "البرهان في اصول الفقه" اور "غياث الأمم في التياث الظلم" المعروف بہ "الغياثي" مقاصد اور اغراض شریعت کے بیان پر بہترین کتابیں ہیں۔

Marfat.com

● پانچویں صدی ہجری میں شمس الائمہ امام ابوبکر سرخسی (م ۴۹۰ھ) نے اپنی کتاب ''المبسوط'' میں لفظ مقصد کا استعمال عبادت، صدقہ وغیرہ کی بحث کے تحت کیا ہے۔ (اصول سرخسی، ۲/۲۹۱)

● پانچویں صدی ہجری کے نصف اخیر میں اسلامی تاریخ میں ایک اور بڑا نام منظر عام پر آیا، جس کی علمی برتری اور فکری جولانیت نے اقوام عالم کو حیران کر دیا۔ دنیا انھیں امام محمد غزالی (۵۰۵ھ/ ۴۵۰ھ) کے نام سے جانتی ہے۔ امام غزالی نے اسلامی علوم و مباحث میں غیر معمولی شہرت حاصل کی اور خاص طور پر فکر و فلسفہ کو نیا رخ دیا۔ اصول فقہ میں بھی امام غزالی نے ایسا کارنامہ انجام دیا کہ بعد میں آنے والے علما نے ان اصول کو اپنے لیے مشعل راہ بنایا۔ امام غزالی نے اصولی مباحث میں مصلحت کے اصول سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ اسلامی قوانین کے مقاصد کا تحفظ پانچ چیزوں یعنی دین، جان، عقل، نسب اور مال کے تحفظ میں ہے۔ جو چیزیں ان پانچ چیزوں کی حفاظت کے لیے متعین کی جائیں گی، اس کا تعلق مصلحت عامہ سے ہوگا اور یہ ہر دین اور ملت میں موجود ہے۔ امام غزالی رقم طراز ہیں:

وهذه الأصول الخمسة حفظها واقع في رتبة الضرورات فهي أقوى المراتب في المصالح۔ ومثاله قضاء الشرع بقتل الكافر المضل وعقوبة الداعي إلى بدعته فإن هذا يفوت على الخلق دينهم وقضاؤه بإيجاب القصاص إذ به حفظ النفوس، وإيجاب حد الشرب إذ به حفظ العقول التي هي ملاک التكليف، وإيجاب حد الزنا إذ به حفظ النسل والأنساب، وإيجاب زجر الغصاب والسراق إذ به يحصل حفظ الأموال التي هي معاش الخلق وهم مضطرون إليها۔ (المستصفی: ۱/۴۱۷)

ان پانچ قاعدوں کی رعایت مرتبۂ ضرورت میں ہے اور یہ مصالح کا سب سے اعلی درجہ ہے۔ اس کی مثال اسلامی قانون کا وہ حکم ہے جس میں کافر کو قتل کرنے اور ایسا بدعتی جو لوگوں کو بدعت کی طرف بلاتا ہے، کو سزا دینے کا قانون موجود ہے کیوں کہ اس کی رعایت نہ کرنے میں لوگوں سے دین کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے۔ قصاص کا قانون نافذ کرنے میں نفس کی حفاظت ہے، شراب کی حد لگانے میں عقل کا تحفظ

Marfat.com

ہے، زنا کی سزا نافذ کرنے میں نسل اور نسب کا تحفظ ہے اور لٹیروں اور چوروں کو زجر و توبیخ کرنے میں مال و دولت کا تحفظ ہے۔

اس تفصیل کے بعد امام غزالی نے مرتبۂ ضرورت کا دوسرا اور تیسرا درجہ بیان کیا اور ہر ایک کی تفصیل مثال دے کر شریعت کے مصالح اور مقاصد کو اجاگر کیا ہے۔

● امام غزالی کے بعد چھٹی صدی ہجری میں امام فخر الدین رازی (۶۰۶ھ/ ۵۴۳ھ) نے امام غزالی کی فکر سے اتفاق کیا اور مصلحت عامہ کی تین قسمیں کی:

[۱] ضروریات

[۲] حاجیات

[۳] اور تحسینیات

رازی نے مصلحہ اور مقاصد سے متعلق ان تین اقسام کو ایک دوسری اصطلاح ''مناسب'' کے ضمن میں بیان کیا ہے۔ امام رازی نے اپنی کتاب ''المحصول'' میں ''مناسبۃ'' پر بڑی تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور تین مقدمات اور چھ وجوہ کے ذریعے اسلامی قانون میں مصالح اور حکمت کو ثابت کیا ہے۔ چھ وجوہ کا ذکر کرنے کے بعد رقم طراز ہیں:

فهذه الوجوه الستة دالة على أنه تعالى ما شرع الأحكام إلا لمصلحة العباد. (المحصول: ۱/ ۵۶۵)

یہ چھ وجہیں اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالی نے اسلامی قانون کو صرف انسان کے فائدے کے لیے وضع کیا ہے۔

امام رازی نے مقاصد و مصالح کی بحث کا ایک نیا زاویہ پیش کیا ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ اللہ تعالی کے احکام کی کوئی علت اور غرض نہیں، کیوں کہ اگر احکام الٰہی کی علت تسلیم کر لی جائے تو اس کا معلل بالاغراض ہونا لازم آئے گا اور یہ واجب کے حکم کے خلاف ہے۔ اس اعتراض سے بچنے کے لیے وہ ''مناسبۃ'' کو ''علت'' کی دلیل سمجھتے ہیں۔ المحصول میں ہے:

إذا ثبت هذا فنقول: إنالما تأملنا الشرائع وجدنا الأحكام والمصالح متقارنين لا ينفك أحدهما عن الأخر، وذلك معلوم بعد استقرار

Marfat.com

أوضاع الشرائع، وإذا كان كذلک كان العلم بحصول هذا مقتضيا ظن حصول الأخر وبالعكس من غير أن يكون أحدهما مؤثرا في الأخر وداعيا إليه فثبت أن المناسبة دليل العلية مع القطع بأن أحكام الله تعالى لا تعلل بالأغراض۔ (المحصول ١/ ٥٦٧)

ہم نے جب شریعت میں غور وفکر کیا تو پتہ چلا کہ احکام اور مصالح ایک دوسرے کے ساتھ ملتے جلتے ہیں اور وہ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہو سکتے، لہٰذا ایک چیز کا علم حاصل ہونے سے دوسرے کا علم خود بخود حاصل ہو جائے گا، تاہم ایک کا اثر دوسرے میں ظاہر نہیں ہوتا اور نہ ہی ایک دوسرے کا سبب ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مناسبہ کسی چیز کی علیت کی دلیل ہے، مگر اس بات کو اچھی طرح ذہن میں رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام معلل بالاغراض نہیں ہیں۔

امام رازی کی مذکورہ عبارت پر بعض محققین نے تنقید کی ہے اور یہ ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام گرچہ معلل بالاغراض نہیں تاہم یہ بات بھی طے ہے کہ احکام الٰہی بندوں کے مفاد ہی کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ امام شاطبی نے لکھا ہے:

والمعتمد إنما هو أنا استقرينا من الشريعة أنها وضعت لمصالح العباد استقراء لا ينازع فيه الرازي ولا غيره. (الموافقات، ۲/ ۴، کتاب المقاصد)

شرعی قوانین کے استقرا سے ثابت ہے کہ اس کی وضع بندوں کے مصالح کے لیے ہی ہوئی ہے۔ اس بات سے رازی اور اس کے علاوہ کسی اور کو بھی کوئی اختلاف نہیں۔

امام رازی نے اوپر مذکور پانچ مقاصد سے متعلق کوئی نئی بات نہیں پیش کی بلکہ مذکورہ پانچ مقاصد سے متعلق ان کی عبارت غزالی کی عبارت سے قریب تر ہے۔ تکرار سے بچنے کی غرض سے امام رازی کی عبارت سے گریز کیا جاتا ہے۔

● ساتویں صدی ہجری میں علامہ عز بن عبدالسلام شافعی (۶۶۰ھ/ ۵۷۷ھ) جن کی پیدائش شام کے شہر دمشق میں ہوئی اور بعد میں مصر میں سکونت پذیر ہو گئے، نے مقاصد شریعت پر دل جمعی کے ساتھ روشنی ڈالی اور ایک کتاب بنام "**قواعد الأحكام في إصلاح الأنام**" لکھا۔ اس

Marfat.com

کتاب میں انھوں نے مصلحت اور فساد کے معنی و مفہوم اور اس کے فائدے ونقصانات پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ انھوں نے پوری اسلامی شریعت کو ازالہ فساد اور اکتساب مصلحت پر منحصر کر دیا ہے۔

ان کی ایک عبارت کا خلاصہ ملاحظہ کیجیے:

اس کتاب کا مقصد طاعات اور معاملات اور دیگر تمام تصرفات کا بیان ہے تاکہ بندے اس کے حصول کی کوشش کریں۔ اسی طرح اس کتاب میں مخالفت کے مقاصد کا بھی بیان ہے تاکہ بندے اس سے دور رہ سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مباحات کی مصلحتوں کا بھی بیان ہے تاکہ بندے اپنے اختیار سے افعال کا انتخاب کر سکیں۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں بعض مصالح کا بعض سے مقدم ہونا اور بعض کا بعض سے مؤخر ہونے کا بھی بیان ہے۔ پوری شریعت کا مدار ازالۂ فساد یا جلب مصلحت کی نصیحت سے عبارت ہے۔ (قواعد الاحکام ۱/ ۱۴)

● ساتویں صدی ہجری کے اخیر میں علامہ عز بن عبد السلام کے ایک ہونہار شاگرد امام شہاب الدین قرافی (۶۸۴ھ/ ۶۲۶ھ) نے بھی مقاصد و مصالح کے بارے میں اپنے استاذ کی پیروی کی ہے اور اسلامی قوانین کا تعلق حکمت اور مصلحت سے جوڑا ہے۔ ان کی کتاب "**البروق في الفروق**" اور "**المحصول**" کی شرح "**نفائس الأصول**" اس پر واضح دلیل ہے۔ شریعت کی قسم بیان کرتے ہوئے انھوں نے لکھا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

شریعت کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم کا نام اصول فقہ ہے اور دوسرے کا نام فقہی قواعد کلیہ ہے، جس کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہ سارے قواعد شریعت کے اسرار و رموز اور حکمت پر مبنی ہیں۔
(**البروق في الفروق**: ۱/ ۲-۳)

"جلب منفعت اور دفع مضرت" سے متعلق قرافی نے اپنے استاذ کی بھرپور پیروی کی ہے اس لیے اس تفصیل کا کوئی فائدہ نہیں۔

● آٹھویں صدی ہجری میں اصول فقہ کی تاریخ میں بڑا نام علامہ سلیمان بن عبد القوی نجم الدین طوفی حنبلی (م ۷۱۶ھ) کا ہے۔ علامہ طوفی نے شرعی قوانین کی مصلحت اور اس کی حکمتوں کا دل کھول کر بیان کیا ہے۔ ان ابحاث کی تفصیل ان کی کتاب "**مختصر الروضة**" اور امام نووی کی چالیس حدیثوں کی شرح بنام "**التعيين في شرح الأربعين**" میں موجود ہے۔ ان کا ماننا ہے

Marfat.com

کہ اسلامی قوانین کا مقصد انسان کی رعایت اور بندوں کے مصالح کی حفاظت ہے۔

(رسالہ طوفی،ص ۱۶، ۱۵)

علامہ طوفی نے جس دلیری کے ساتھ مقاصد و مصالح پر روشنی ڈالی ہے یہ ان ہی کا حصہ ہے۔بعض ایسی باتیں بھی آگئی ہیں جن سے اتفاق مشکل ہے۔ مثلاً وہ یہ مانتے ہیں کہ معاملات کے باب میں مصلحت کو نص پر ترجیح ہوگی اور نص کی تخصیص بھی اس سے جائز ہے۔

(التعيين في شرح الأربعين: ۲۸۰-۲۳۴)

● آٹھویں صدی ہجری کے نصف اول میں عالم اسلام میں ایک اور نام مشہور ہوا، جس کو دنیائے اسلام علامہ ابن تیمیہ (۷۲۸ھ/۶۶۱ھ) کے نام سے جانتی ہے۔ ابن تیمیہ کی شخصیت ان کے مختلف افکار کی وجہ سے تنازع سے گھری ہوئی ہے، تاہم علم و تحقیق میں ان کا اپنا مقام ہے۔فقہی اعتبار سے وہ حنبلی مذہب سے اپنا تعلق جوڑتے ہیں۔ ان کی شخصیت اس اعتبار سے ممتاز نظر آتی ہے کہ انھوں نے بھی مقاصد اور مصالح پر روشنی ڈالی ہے اور مقاصد کی بنیاد پر شرعی احکام کا استخراج کیا ہے اور شرعی مقاصد و مصالح کے منکرین پر سخت تنقید کی ہے۔ لکھتے ہیں:

من أنكر ما اشتملت عليه الشريعة من المصالح والمحاسن والمقاصد التي للعباد في المعاش والمعاد-فهو مخطئ ضال يعلم فساد قوله بالضرورة۔ (مجموع الفتاوى: ۸/۱۷۹)

جو لوگ اسلامی قوانین میں مصلحتوں، اس کے حسن اور مقاصد کا انکار کرتے ہیں، وہ غلطی پر ہیں اور گمراہ ہیں، ان کا قول بدیہی طور پر فاسد ہے۔

ایک دوسری جگہ عقائد پر بحث کے ضمن میں لکھا:

فأئمة الفقهاء متفقون على إثبات الحكمة والمصالح في أحكامه الشرعية۔

(منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية ۱/ ۱۴۳)

تمام فقہا ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ اسلامی قوانین کی بنیاد حکمت اور مصلحت پر ہے۔

اسی مذکورہ کتاب میں ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالی کے اوامر اور قوانین کا مقصد

Marfat.com

بندے کواس کی بجا آوری پر نفع پہنچانا اوراس کے ترک پر نقصان اٹھانا ہے۔(ایضاً: ۳/۳۶)

● اسی زمانے میں علامہ ابن تیمیہ کے شاگرد علامہ ابن قیم جوزیہ (۶۹۱ھ/۷۵۱ھ) کا نام بھی مشہور ہوا۔ ابن قیم جوزیہ اپنے زمانے میں علم وفضل میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ عقائد میں اپنے استاذ کے نظریے کے ہی حامی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی شخصیت بھی متنازع ہے، تاہم شرعی اصول اور مباحث میں ان کی بھی اپنی الگ پہچان ہے۔ شرعی مقاصد ومصالح پر انھوں نے بھی جامع بحث لکھی ہے اور اسلامی قوانین کا مصالح و مقاصد سے گہرا رابطہ ثابت کیا ہے۔ اپنی مشہور تصنیف "إعلام الموقعين" میں لکھتے ہیں:

الشريعة مبناها وأساسها على الحكم ومصالح العباد في المعاش والمعاد، وهي عدل كلها ورحمة كلها ومصالح كلها۔ فكل مسألة خرجت عن العدل إلى الجور وعن الرحمة إلى ضدها وعن المصلحة إلى المفسدة، وعن الحكمة إلى العبث فليست من الشريعة وإن أدخلت فيها بالتأويل۔ (إعلام الموقعين: ۳/۳)

شریعت کا دارومدار بندے کی زندگی اور آخرت میں حکمت اور مصالح پر مبنی ہے۔ اسلامی قوانین کامل طریقے سے عدل وانصاف اور مصلحت وحکمت پر مبنی ہے۔ جو بھی مسئلہ عدل وانصاف سے ہٹ کر ظلم وجور سے مربوط ہوجائے، رحمت سے دور ہوکر زحمت بن جائے، مصلحت سے آنکھ موند کر فساد کا شاخسانہ بن جائے اور حکمت سے خالی ہوکر لغو بن جائے تو اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں، اگرچہ اس کی ہزار تاویل کردی جائے۔

● آٹھویں صدی ہجری میں مشرقی دنیائے اسلام سے دور مغرب کی وادی میں ایک بڑا نام افق اسلام پر ظاہر ہوا، جس کے علم وفضل کا اعتراف پوری دنیا کے اہل علم نے کیا، اس معروف عالم دین کا نام علامہ ابرہیم بن موسی بن محمد شاطبی غرناطی (م ۷۹۰ھ) ہے۔ اصول فقہ میں شاطبی کا نام اس حیثیت سے نمایاں ہے کہ انھوں نے اس فن کو ایک نیا رخ دیا ہے۔ امام شاطبی ہی کی شخصیت عصر حاضر کے اہل علم اور دانشوروں کا مرکز توجہ ہے، اس لیے مقالے کے اخیر میں مقاصد سے

Marfat.com

متعلق ان کے افکار پر ذرا تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی جائے گی- یہاں صرف تاریخی تسلسل کی وجہ سے ان کا ذکر کر دیا گیا ہے-

● دسویں صدی ہجری میں فقہ حنفی کے افق پر ایک مشہور نام علامہ زین الدین بن ابراہیم المعروف با بن نجیم مصری (۹۷۰ھ/۹۲۶ھ) کا ہے- علامہ ابن نجیم نے حنفی مذہب کے اصول و فروع کو بڑے اچھوتے انداز میں اجاگر کیا ہے- فقہ وافتا سے شغف رکھنے والے علما ان کی کتاب "الأشباه والنظائر" سے اچھی طرح واقف ہیں- ابن نجیم نے مذکورہ کتاب میں "الأمور بمقاصدها" کے تحت درجنوں ایسے جزئیات کا تذکرہ کیا ہے جن کا تعلق مقاصد و مصالح اور حکمت وعلت سے ہے-

فتاویٰ قاضی خاں کے حوالے سے ان جزئیات کا بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

ولو لا خوف الإطالة لأوردن فروعا كثيرة شاهدة لما استنبطناه من القاعدة، وهي "الأمور بمقاصدها"۔ (الأشباه والنظائر، ۳۵)

اگر طوالت کا خوف نہ ہوتا تو اس قاعدے سے متعلق اور بھی بے شمار جزئیات کا ذکر کرتا-

● عہد وسطیٰ کا ہندوستان بھی علم وفضل کے اعتبار سے اسلامی تاریخ کا سنہرا باب ہے- ہندوستانی علما ومشائخ حجاز جا کر علم حاصل کرتے اور اس قدر انھیں علوم ومعارف میں برتری حاصل ہو جاتی کہ انھیں حرمین شریفین میں درس وتدریس کا موقع دے دیا جاتا- دہلوی خاندان کے عظیم فرد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۱۴ھ/۱۱۷۶ھ) کا نام تاریخ اسلام بالخصوص تاریخ ہند میں کسی بھی طرح محتاج تعارف نہیں- شاہ صاحب نے مختلف علوم وفنون میں درجنوں کتابیں یادگار چھوڑی ہیں- "حجة الله البالغة" ان کی بڑی مشہور کتاب ہے- اس کتاب میں انھوں نے دیگر مباحث کے ساتھ ساتھ اسلامی قوانین کی حکمت اور اس کے مقاصد پر بھی گفتگو کی ہے اور قانون خداوندی کی حکمتوں کو اجاگر کیا ہے- ایک جگہ رقم طراز ہیں:

وقد يظن أن الأحكام الشرعية غير متضمنة لشئ من المصالح، وهذا ظن فاسد تكذبه السنة وإجماع القرون المشهود لها بالخير۔

Marfat.com

(حجۃ اللہ البالغۃ: ۱/ ۲۷)

ممکن ہے کہ کوئی یہ دعوی کرے کہ اسلامی قوانین کا مصالح اور حکمتوں سے کوئی تعلق نہیں، اگر کوئی ایسا سمجھتا ہے تو یہ اس کا فاسد گمان ہے اور اس کے اس دعوے کی تکذیب سنت اور قرون فاضلہ کے اجماع سے ثابت ہے۔

شاہ ولی اللہ کے علاوہ ہندوستان کے معروف اہل علم اور فقہا نے بھی شرعی مقاصد کا اپنی تحریر میں اعتبار کیا ہے اور مسائل اور فتوؤں میں مصالح و مقاصد سے استفادہ بھی کیا ہے۔ ان کے فتاوے اور جزئیات کی طرف رجوع کرنے سے فقہ حنفی میں اس قاعدے کی اہمیت کا پتہ بھی چلتا ہے۔ میرے محدود مطالعے میں چوں کہ ان علمائے کرام کی اس موضوع پر کوئی مستقل تالیف نہیں، اس لیے ان کے ذکر سے اجتناب کرتا ہوں۔

● عہد حاضر میں عرب علما اور دانشوروں نے اس موضوع کو اپنے مطالعے کے لیے منتخب کیا ہے اور اس پر پوری دلچسپی اور توجہ سے خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ خاص طور پر مراکش کے علما اور دانشوروں کی ''مقاصد'' کے موضوع پر مختلف کتابیں منظر عام پر آئی ہیں۔ ذیل میں چند اہم کتاب اور ان کے مؤلفین کا نام ذکر کیا جاتا ہے:

[۱] مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ ومکارمھا: علامہ علال فاسی مراکشی

[۲] نظریۃ المقاصد عند الإمام الشاطبي: ڈاکٹر احمد ریسونی

[۳] الشاطبي و مقاصد الشریعۃ الإسلامیۃ: ڈاکٹر حمادی العبیدی

[۴] المقاصد العامۃ للشریعۃ الإسلامیۃ: ڈاکٹر یوسف حامد العالم

[۵] طرق الکشف عن مقاصد الشارع: ڈاکٹر نعمان جغیم

● عہد حاضر میں ہندوستان میں بھی بعض اہل علم نے علم مقاصد کی اہمیت پر توجہ دی ہے اور اس عنوان پر کتاب بھی تالیف کی ہے۔ میرے مطالعے میں اس موضوع پر اردو میں ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی نے ایک کتاب بنام ''مقاصد شریعت'' لکھی ہے۔ صدیقی صاحب نے ایک سرسری تاریخ کا ذکر کیا ہے اور اس کے بعد فقہی جزئیات سے کچھ مسائل کا ذکر کیا ہے، جن کا تعلق مقاصد سے ہے۔ صدیقی صاحب اس ضمن میں تمام حدود و قیود کو پار کر گئے ہیں۔ ان کی کتاب کے

Marfat.com

مطالعے سے ایسا لگتا ہے کہ کتاب الٰہی اور حدیث مصطفی کی حیثیت دوسرے درجے میں ہے اور مقاصد کو نصوص پر بھی ترجیح حاصل ہے- انھوں ں نے مقاصد شریعت کی پانچ قسموں میں توسیع بھی کرنے کی کوشش ہے جو ان کے گمان میں ان پانچ قسموں سے علیحدہ ہیں، مگر غور سے دیکھا جائے تو وہ ان ہی پانچ قسموں میں سے کسی ایک کے تابع ہیں- وہ اجتہاد پر غیر معمولی بحث کرتے ہیں اور امام شاطبی کی بحث سے غلط نتیجہ اخذ کر کے اجتہاد کو معمولی علم رکھنے والوں کے لیے بھی روا سمجھتے ہیں- اس کتاب میں مقاصد شریعت کے پہلو پر بہت سی مفید باتیں بھی ہیں، جن کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا-

● قابل ذکر بات یہ ہے کہ یورپ اور امریکہ کی عصری دانش گاہوں کے پروفیسران اس موضوع پر پوری تندہی سے کام کر رہے ہیں، تاہم ان کی بحث اور عالم اسلام کے دانشوروں کی بحث میں واضح فرق نظر آ رہا ہے- مغربی مفکرین نے ''مقاصد'' کو ہی تمام مسائل کا حل سمجھ لیا ہے- اس ضمن میں وہ نصوص کی بالکل ہی رعایت نہیں کرتے اور اکثر نص ان کے نزدیک کسی خاص پس منظر سے متعلق ہو کر مقاصد کے معیار سے میل نہیں کھاتی، اس لیے وہ نص کی بجائے مقاصد کو ترجیح دیتے ہیں-

امام شاطبی اور مقاصد:

اب تک کی گفتگو سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مقاصد شریعت کی اسلامی قوانین میں غیر معمولی اہمیت ہے- قرآن وسنت کے نصوص، فقہا کے اجتہادات، استحسان وقیاس کے اصول وفروع نے اس کی اہمیت کو مزید اجاگر کر دیا ہے- تاریخی تناظر میں ہم نے یہ بھی دیکھا کہ لفظ مقاصد اور اس کے ہم معنی الفاظ مصلحہ، مناسبہ، علت وغیرہ کا استعمال اسلام کے ابتدائی عہد سے عہد ائمہ اور پھر بعد کے عہد میں پوری طرح موجود تھا- امام حرمین، امام غزالی، رازی اور عز بن عبد السلام جیسے جبل علم نے مصلحت اور علت ومعلول کی روشنی میں مقاصد شریعت کو پوری طرح اجاگر کیا ہے، مگر اس علم کی شہرت آٹھویں صدی ہجری کے نامور اندلسی عالم، محقق، اصولی، علامہ ابرہیم بن موسی بن محمد شاطبی غرناطی (م ۷۹۰ھ) کے ذریعے ہوئی- امام شاطبی سے پہلے جن علما نے مصلحت کی اوٹ میں مقاصد کی بحث کی ان سب کا تعلق مشرق سے تھا، جب کہ امام شاطبی کی شخصیت کا تعلق اسلامی

Marfat.com

سلطنت کے مغربی ملک اندلس سے تھا، اس لیے امام شاطبی کے انداز بحث اور مشرقی علما کے انداز بحث میں واضح فرق نظر آتا ہے۔

امام شاطبی کی بحث دو وجہوں سے توجہ کا مرکز بنی۔ پہلی وجہ اسلامی حکومتوں پر زوال کے اثرات ہیں، جب کہ دوسری وجہ اصول فقہ کو ظنیات سے نکال کر قطعیات کا درجہ دے دینا ہے، اس طرح انھوں نے بالجملہ علم مقاصد کو عروج پر پہنچا دیا۔ شاطبی کے زمانے تک اصول فقہ پر لکھی جانے والی کتابوں کا تعلق عام طور پر الفاظ کی بحث سے تھا، مگر امام شاطبی نے نص کے معانی و مفاہیم پر توجہ مرکوز کی اور علم مقاصد کو اصول فقہ کا مستقل حصہ بنانے پر پورا زور صرف کر دیا، یہاں تک کہ اصول فقہ کو قطعیات میں شمار کر دیا۔

امام شاطبی نے مقاصد کی دو قسمیں کی ہیں: پہلی قسم کا تعلق مقاصد شارع اور دوسری قسم کا تعلق مقاصد مکلفین، یعنی انسانوں سے ہے۔ پہلی قسم یعنی مقاصد شارع کی چار قسمیں بیان کی: اول شریعت کی وضع سے شارع کا مقصد کیا ہے، دوم وضع شریعت سے شارع کا مقصد تفہیم ہے، سوم وضع شریعت سے شارع کا مقصد ان قوانین کے مقتضی کا مکلف بنانا ہے اور چہارم شارع کا مقصد مکلف کو احکام شریعت کا پابند بنانا ہے۔ دوسری قسم یعنی انسانوں کے مقاصد کی بھی متعدد قسمیں کی ہیں۔ ان تمام قسموں کی تفصیل سے پہلے امام شاطبی نے ایک مقدمہ لکھا ہے، جس میں انھوں نے ذکر کیا ہے کہ شریعت کے وضع سے شارع کا مقصد بندوں کے مصالح کی رعایت ہے، پھر یہ ذکر کیا کہ یہ ایسا دعویٰ ہے جس کی صحت یا بطلان پر دلیل قائم کرنا ضروری ہے، مگر میں اس سے اس لیے گریز کرتا ہوں کہ یہ مقام اس بات کا متقاضی نہیں ہے۔ علم کلام میں اس مسئلے پر اختلاف موجود ہے۔

امام رازی نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور افعال کسی بھی تعلیل سے معلل نہیں، جب کہ معتزلہ افعال اور احکام الٰہی کے معلل اور اس کے بندوں کے مصالح کے موافق ہونے کے قائل ہیں اور یہی اکثر متاخرین فقہا کا نظریہ بھی ہے۔ لیکن امام رازی نے جب اصول فقہ میں احکام کی علتوں کے اثبات سے بحث کی تو یہ کہہ دیا کہ علت کا معنی ایسی علامتیں ہیں جس سے خاص طور پر احکام کی معرفت ہوتی ہے۔ شاطبی کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی تحقیق کی یہاں کوئی ضرورت

Marfat.com

نہیں- ہمارا اعتماد قرآن وسنت کے ان نصوص پر ہے جن میں اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے احکام کی علتوں اور ان کے مقاصد کا بیان کیا ہے- ہم نے جب ان نصوص کا بغور مطالعہ کیا تو یہی پتہ چلا کہ احکام الٰہی کا مقصد بندوں کے مصالح کی رعایت ہے، ہم اس میں رازی یا کسی اور سے کسی تنازع کا شوق نہیں رکھتے -(الموافقات: ۲/۴)

اس کے بعد شاطبی نے قرآن کریم سے کئی آیتوں کا ذکر کیا ہے جن میں اللہ تعالی نے صراحت کے ساتھ کسی حکم کی علت اور اس کے مقاصد کا بیان کیا ہے اور کچھ آگے چل کر پہلی قسم کی تشریح اس طرح کی:

''پہلی قسم شارع کے قوانین وضع کرنے کے مقصد کے بیان میں''

اس قسم کے تحت شاطبی نے تیرہ اصول مسائل کی شکل میں بیان کیے ہیں اور ہر ایک کے تحت شریعت کے بنیادی مقاصد کو اجاگر کیا ہے- راقم الحروف صرف پہلے مسئلے کا خلاصہ ذکر کرتا ہے:

شاطبی کہتے ہیں کہ شریعت کا انسان کو کسی بھی حکم کا مکلف بنانے کا مقصد انسان کو شرعی مقاصد کی حفاظت کی طرف لانا ہے- ان مقاصد کی تین قسمیں ہیں:

[۱] ضروری

[۲] حاجی

[۳] تحسینی

ضروریات:

دین و دنیا کی مصلحت ضرورت سے وابستہ ہے اور یہ وابستگی ضروری بھی ہے، اگر دین و دنیا کے مصالح کا قیام ضروری نہ ہو تو دنیا کی تباہی کے ساتھ ساتھ آخرت بھی تباہ و برباد ہو جائے گی- دین و دنیا کے مصالح کی حفاظت کے لیے دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے- پہلی چیز یہ ہے جس سے اس کے ارکان و قواعد کا قیام عمل میں لایا جا سکے اور یہ کسی احکام کی پابندی کے وقت وجود میں آتا ہے- دوسری چیز ایسی ہے کہ جس سے کسی بھی طرح کے خراب یا متوقع خرابی دور کی جا سکتی ہے اور کسی منہیات سے بچنے سے ہوتا ہے- غرض کہ عبادات کے تمام اصول کا تعلق جانب وجود میں حفظ

Marfat.com

دین سے متعلق ہے-اس کی مثال ایمان باللہ، شہادتین کا اقرار، نماز اور زکوۃ کی ادائیگی، روزہ اور حج وغیرہ کی بجا آوری ہے-حفاظت نفس اور عقل کا تعلق بھی جانب وجود سے ہے، اس کی مثال ماکولات، مشروبات، ملبوسات اور مسکونات وغیرہ ہیں- معاملات کا تعلق بھی نسل اور مال کی حفاظت سے ہے اور نفس اور عقل کی بھی حفاظت سے متعلق ہے، مگر اس کا راستہ عادات ہے اور جنایات جو بلفظ دیگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پابندی ہے، جانب عدم کی پابندیوں سے متعلق ہے، غرض کہ کل ضروریات پانچ ہیں:

[۱] دین

[۲] نفس

[۳] نسل

[۴] مال

[۵] عقل

کہتے ہیں کہ ان پانچ چیزوں کی رعایت تمام دین و ملت میں ہے-(موافقات: ۲/ ۷-۸)

حاجیات:

شریعت کے اس اصول کی اس وقت ضرورت پڑتی ہے جب کسی مسئلے میں توسع اور حرج اور مشقت کو دور کرنے کا ارادہ ہو- اگر اس کا اعتبار نہ کیا جائے تو انسان حرج میں پڑ جائے گا، تاہم یہ حرج اس درجے تک نہیں پہنچ سکے گا کہ عام مصالح میں کسی طرح کی کوئی خراب یا بگاڑ پیدا ہو جائے-اس قسم کا تعلق عبادات، عادات، معاملات اور جنایات میں سے ہر ایک سے ہے-

تحسینات:

اس قسم کا مطلب یہ ہے کہ جس قدر ہو سکے اچھے اخلاق سے استفادہ کیا جائے اور بری خصلتوں سے پرہیز کیا جائے-اس قسم کا تعلق پوری طرح مکارم اخلاق سے ہے اور اس کا استعمال ان ہی چیزوں میں ہوتا ہے جن کا استعمال کہ پہلی دونوں قسموں یعنی ضروری اور حاجی میں ہوتا ہے-(موافقات ۲/ ۷-۸)

Marfat.com

امام شاطبی ان میں سے ہر ایک قسم کی تفصیل میں جاتے ہیں اور مختلف فقہی جزئیات سے ہر ایک پہلو کو ثابت کرتے ہیں اور ہر جزیئے کے مقصد اور اس کی حکمت پر روشنی بھی ڈالتے ہیں- ان تین قسموں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے امام شاطبی نے یہ ذکر کیا ہے کہ ضروریات ہی دونوں قسموں یعنی حاجیات اور تحسینات کی اصل ہیں- ضروریات کے معدوم ہونے سے دوسری دو قسمیں بھی معدوم ہو جائیں گی، تاہم ضروریات کو برقرار رکھنے کے لیے بقیہ دو قسموں کی رعایت بھی مناسب ہے- اس کے بعد ضروریات باقی دونوں قسموں کی اصل کس طرح ہے، پر دلیل دی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

دین اور دنیا دونوں کے مصالح مذکورہ پانچ چیزوں کی رعایت پر منحصر ہے- جن امور کا تعلق مکلف یعنی انسان اور تکلیف یعنی قانون سے ہے اگر ان کی رعایت نہ کی جائے تو دنیا بے معنی ہو کر رہ جائے گی اور اسی طرح آخرت کے امور ان کی رعایت کے بغیر بے معنی ہو کر رہ جائیں گے- اگر دین کا وجود ختم ہو جائے تو سزا و جزا کا تصور بھی معدوم ہو جائے گا، اسی طرح اگر انسان ختم ہو جائے تو دین اپنانے والے بھی ختم ہو جائیں گے اور اگر عقل ختم ہو جائے تو دین بھی معدوم ہو جائے گا- نسل نہ رہے تو عادتاً بقا ہی ختم ہو جائے گی اور اگر مال نہ ہو تو زندگی ہی معطل ہو کر رہ جائے گی-

(موافقات ۲/ ۱۲۔ ۱۳)

اس طرح ایک لمبی اور تفصیلی بحث کے ذریعے امام شاطبی نے یہ ثابت کیا ہے کہ ضروریات بقیہ دو قسموں کی اصل ہے- امام شاطبی نے اپنی ضخیم کتاب میں جس طرح مسئلہ مقاصد پر روشنی ڈالی ہے، یہ ان ہی کا حصہ ہے- اس سے پہلے اس مسئلے پر اگرچہ بحث موجود تھی، مگر امام شاطبی نے مسئلہ مقاصد کو واضح اور منظم انداز میں پیش کیا ہے- اسی طرح انھوں نے اصول فقہ کو قطعی شمار کیا ہے جب کہ ان سے پیش رو علما نے اصول فقہ کو ظن کے دائرے میں رکھا تھا- اصول فقہ کو قطعی بنا کر اور مقاصد کو منظم شکل دے کر انھوں نے ایک ایسا زبردست کارنامہ انجام دیا کہ جس سے عصر حاضر میں ابھرنے والے نئے مسائل کو بڑی آسانی سے حل کیا جا سکتا ہے- خاص طور پر مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے امام شاطبی کے اصول بہت ہی کارگر ثابت ہو سکتے ہیں- غالباً یہی وجہ ہے کہ مغربی دانشوروں اور یونیورسٹیوں سے منسلک افراد نے امام شاطبی کو ہاتھوں ہاتھ لیا

Marfat.com

اوران کے نظریہ مقاصد سے پوری طرح استفادہ کیا ہے اوراس سلسلے میں ہنوز مقالات اور تحقیقات جاری ہیں۔ان مغربی مفکرین میں ایک بڑا طبقہ (جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے) مقاصد کے پیش نظر نص کو کلی طور پر بے معنی سمجھتا ہے اور نامور اور بڑی بڑی یونیورسٹیوں کے مسلم پروفیسران بھی ان ہی کے اتباع میں مقاصد کو نص پر ترجیح دیتے ہیں۔ مَیں اپنی کسی اور تحریر میں مغربی دانشوری اور مسئلہ مقاصد سے متعلق ان کی چھیڑ چھاڑ پر ان شاء اللہ گفتگو کروں گا۔

یہاں اس بات کی اہمیت ہے کہ مسئلہ مقاصد کی اپنی ایک شناخت اور اہمیت ہے۔قرآن و سنت کے نصوص اس پر ناطق ہیں۔جس طرح قرآن کریم کی آیتوں نے مسائل کے بیان میں حکمت کا تذکرہ کیا ہے،اسی طرح حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بیان کی حکمتوں کا تذکرہ موجود ہے۔ میری یہ حقیری کوشش اسی بات کو اجاگر کرنے کے لیے ہے۔ان شاء اللہ مستقبل میں اس عنوان پر حدیث شریف کا ایک بڑا ذخیرہ تیار کرنے کا ارادہ ہے، یا کسی صاحب فکر اور صائب رائے کو اللہ تعالی توفیق دے تو وہ یہ کام کرجائے۔ مَیں نے حدیث شریف کے اس نئے گوشے کی طرف ایک اشارہ کردیا ہے،اللہ تعالی توفیق بخشنے والا ہے اور وہی مددگار ہے۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و بارک وسلم

منظر الاسلام ازہری

نارتھ کیرولینا،امریکا

جولائی ۲۰۱۶ء/شوال ۱۴۳۷ھ

مصادر مآخذ

۱-ابراہیم بن موسی شاطبی،الموافقات،تحقیق:مشہور بن حسن ال سلمان،دار ابن عفان،۱۹۹۷ء

۲-سلیمان بن عبد القوی نجم الدین طوفی،شرح مختصر الروضہ،تحقیق:عبداللہ بن عبدالمحسن ترکی،موسسۃ الرسالہ، بیروت،۱۹۸۷ء

۳-احمد ریسونی،نظریۃ المقاصد عند الامام الشاطبی،المعهد العالی للفکر الاسلامی،۱۹۹۵ء

Marfat.com

۴-عبدالعزیز احمد بخاری، کشف الاسرار، مطبع شرکۃ صحافیہ عثمانیہ، سن طباعت ۲۰۰۸ء

۵-زین الدین بن ابراهیم، الأشباه والنظائر، دار الکتب العلمیة، بیروت، تحقیق: زکریا عمیرات، ۱۹۹۹ء

۶-علی بن احمد آمدی، الاحکام، تحقیق: عبدالرزاق عفیفی، دار صمیعی، ۲۰۰۳ء

۷-مالک بن انس، مؤطا امام مالک، تحقیق: احمد علی سلیمان، دار الغد الجدید، قاہرہ، ۲۰۰۸ء

۸-احمد بن حنبل، مسند الامام احمد بن حنبل، دار احیاء التراث العربی، ۱۹۹۳ء

۹-نورالدین علی ہیثمی، مجمع الزوائد، تحقیق: حسام الدین قدسی، مکتبہ قدسی، ۱۹۹۴ء

۱۰-احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ، مجموع فتاوی ابن تیمیہ، مجمع الملک فہد، ۱۹۹۵ء

۱۱-ڈاکٹر حمادی العبیدی، ابن رشد وعلوم الشریعہ، دار الفکر العربی، ۱۹۹۱ء

۱۲-احمد بن علی رازی جصاص، الفصول فی الاصول، تحقیق: ڈاکٹر عجیل جاسم نشمی، وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیة، ۱۹۹۴ء

۱۳-شمس الدین سرخسی، المبسوط، دار المعرفہ، بیروت، ۱۹۹۸ء

۱۴-احمد بن ادریس قرافی، شرح تنقیح الفصول فی اختصار المحصول فی الاصول، تحقیق: مکتب البحوث والدراسات، دار الفکر بیروت، ۲۰۰۴ء

۱۵-ناصر بن علی غامدی، جز من شرح تنقیح الفصول فی علم الاصول، ۲۰۰۰ء

۱۶-احمد بن ادریس قرافی، نفائس الأصول في شرح المحصول، تحقیق: عادل احمد عبدالموجود وعلی محمد عوض، مکتبہ نزار مصطفی الباز

۱۷-الشافعی، الرسالة مصطفی البابی الحلبی، تحقیق: احمد شاکر، ۱۹۴۰ء

۱۸-ابوحامد غزالی، المستصفی لک علم الاصول، تحقیق: حمزہ بن زہیر حافظ، شرکة المدینة المنورة

۱۹-ابوزہرہ، احمد بن حنبل، دار الفکر العربی، قاہرہ

۲۰-محمد بن علی حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی معرفة احادیث الرسول تحقیق: ابراہیم اسماعیل، مکتبہ امام بخاری

۲۱-ابوبکر محمد بن علی القفال الکبیر، محاسن الشریعة، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۲۰۰۷ء

۲۲-عبدالملک بن عبداللہ امام الحرمین، البرهان في اصول الفقه، تحقیق: عبدالعظیم دیب، قطر، ۱۳۹۹ھ

۲۳-عبد الملک بن عبداللہ امام الحرمین، غیاث الأمم في التیاث الظلم، تحقیق: ڈاکٹر مصطفی حلمی و ڈاکٹر فؤاد عبدالمنعم، دار الدعوة للطبع والنشر والتوزیع

۲۴- ابوعبداللہ محمد بن عمر فخر الدین رازی، المحصول فی علم اصول الفقه، تحقیق: ڈاکٹر طہ جابر علوانی،

Marfat.com

موسسۃ رسالۃ، ۱۹۹۷ء

۲۵-عز بن عبدالسلام، قواعدالاحکام فی اصلاح الانام، تحقیق: نزیہ کمال حماد وعثمان جمعہ ضمیریہ، دارالقلم، ۲۰۰۰ء

۲۶-ابو العباس شہاب الدین احمد القرافی، انوار البروق في انواع الفروق

۲۷-نجم الدین طوفی، رسالۃ فی رعایۃ المصلحۃ، تحقیق احمد عبد الرحیم سایح، الدار المصریہ اللبنانیہ، ۱۹۹۳ء

۲۸-نجم الدین طوفی، التعیین في شرح الأربعین، تحقیق: احمد حاج محمد عثمان، موسسۃ ریان، ۱۴۱۹ھ

۲۹-احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ، منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة القدرية، تحقیق: محمد رشاد سالم، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ، ۱۹۸۶ء

۳۰-محمد بن ابی بکر ابن قیم جوزیہ، إعلام الموقعين عن رب العلمين، تحقیق: مشہور بن حسن السلمان، دار ابن جوزی، ۱۴۲۳ھ

۳۱-شاہ ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ، تحقیق: سید سابق، دار الجیل، ۲۰۰۵ء

□□□

Marfat.com

احادیث مقاصد

Marfat.com

مقاصد اخلاق

سلام کا مقصد، آپسی محبت کی بنیاد ہے

عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابوا، أولا أدلكم على شئ إذا فعلتموه تحاببتم؟ أفشوا السلام بينكم۔(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ اور تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اسے کرنے لگو تو تمہارے درمیان محبت عام ہو جائے گی؟ فرمایا: اپنے درمیان سلام کا رواج عام کر دو (محبت عام ہو جائے گی)۔

---

(۱) صحیح مسلم: ۱/ ۷۴/ حدیث ۵۴

Marfat.com

رشتہ داری کا مقصد صلہ رحمی ہے

عن أبي هريرة أن رجلا قال: يا رسول الله إن لي قرابة أصلهم ويقطعوني، وأحسن إليهم ويسيئون إلي وأحلم عنهم ويجهلون علي، فقال: لئن كنت كما قلت فكأنما تسفهم المل ولا يزال معك من الله ظهير عليهم ما دمت على ذلك۔ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آ کر کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے کچھ ایسے رشتہ دار ہیں کہ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں تو وہ مجھ سے تعلقات ختم کرنے پر مصر رہتے ہیں، میں ان سے اچھا برتاؤ کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ ہمیشہ برا ہی سلوک کرتے ہیں، میں ان کا ہر معاملے میں خیال رکھتا ہوں اور وہ مجھے نظر انداز کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنی بات میں سچے ہو تو یاد رکھو کہ تم انھیں گرم ریت کھلا رہے ہو، یعنی ان کے گناہوں کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے اور تمہارے نامۂ اعمال میں نیکیوں کی کثرت ہوتی جا رہی ہے اور یاد رکھو کہ جب تک تم ان کے ساتھ اسی طرح اچھا برتاؤ کرتے رہو گے، اللہ تعالیٰ کے فرشتے تمہاری مدد کرتے رہیں گے۔

---

(۲) صحیح مسلم: ۴/۱۹۸۲/ حدیث ۲۵۵۸

Marfat.com

سچائی کا مقصد کامیابی ہے

عن طلحة بن عبيد الله يقول جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فإذا هو يسئله عن الإسلام فقال رسول الله ﷺ: خمس صلوة في اليوم والليلة، فقال: هل علي غيرها؟ قال: لا، إلا أن تطوع، فقال رسول الله ﷺ: وصيام رمضان، قال: هل علي غيره؟ قال: لا، إلا أن تطوع، قال: وذكر له رسول الله ﷺ الزكاة، قال: هل علي غيرها؟ قال: لا، إلا أن تطوع۔ فأدبر الرجل وهو يقول: والله لا أزيد على هذا ولا أنقص، قال رسول الله ﷺ: أفلح إن صدق۔ (۳)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے روایت کیا کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اسلام کے بارے میں پوچھنے لگا- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا دن اور رات میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے- اس نے پوچھا اس کے علاوہ کچھ اور بھی ضروری ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں، اگر چاہو تو اس میں کچھ نوافل کا اضافہ کرلو- پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کا روزہ تمہارے اوپر فرض ہے- اس نے دریافت کیا: اس کے علاوہ اور کچھ میرے اوپر فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچھ اور نہیں، مگر چاہو تو کچھ نفلی روزے الگ سے رکھ لو- طلحہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بعد زکوۃ کی فرضیت کا ذکر کیا تو پھر اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی اور کچھ میرے اوپر فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

(۳) الف: صحیح بخاری: ۲/۹۵۱/ حدیث ۲۵۵۳ ب: صحیح مسلم: ۱/۴۰/ حدیث ۱۱

Marfat.com

:نہیں، البتہ اگر کچھ صدقات کرنا چاہو تو کر سکتے ہو۔ اس کے بعد وہ یہ کہتا ہوا واپس جانے لگا کہ خدا کی قسم! مَیں ان احکام میں کچھ بھی اپنی طرف سے نہیں ملاؤں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اگر اپنی بات میں سچا ہے تو یقیناً کامیاب ہے۔

Marfat.com

بے جا تعریف کا مقصد ہلاکت ہے

عن عبدالرحمن بن ابی بکرة عن أبیه قال: أثنی رجل علی رجل عند النبی ﷺ فقال: ویلک قطعت عنق صاحبک، قطعت عنق صاحبک مرارا، ثم قال: من کان منکم مادحا أخاه لا محالة فلیقل: أحسب فلانا واللہ حسیبه، ولا أزکی علی اللہ أحدا، أحسبه کذا وکذا، ان کان یعلم ذلک منه۔ (۴)

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی کی تعریف کی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: برا ہو، تم نے اپنے دوست کا گلا گھونٹ دیا، تم نے اپنے دوست کا گلا گھونٹ دیا، نبی ﷺ نے اس جملہ کو کئی مرتبہ دہرایا، پھر فرمایا: اگر کوئی اپنے دوست کی تعریف ہی کرنا چاہتا ہے تو اسے کہنا چاہیے کہ میرا خیال ہے کہ وہ ایسا ہے اور اللہ اس کا حساب لینے والا ہے، اللہ کے علاوہ کسی کو بے عیب گمان نہیں کرتا، اگر وہ اس کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ ایسا ہی ہے تو کہے کہ میرا خیال ہے کہ وہ ایسا ایسا ہے۔

---

(۴) الف: صحیح بخاری ۲/ ۹۴۷/حدیث/ ۲۵۱۹ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۲۲۹۶/حدیث/ ۳۰۰۰

Marfat.com

امت محمدیہ کی تخلیق کا مقصد آسانیاں پیدا کرنا ہے

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قام أعرابي فبال في المسجد، فتناوله الناس، فقال لهم النبي ﷺ: دعوه وهريقوا على بوله سجلا من ماء أو ذنوبا من ماء، فإنما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين۔ (۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا، لوگ اس کو مارنے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اور اس پر ایک بالٹی پانی بہادو، کیوں کہ تمہاری تخلیق کا مقصد آسانیاں پیدا کرنا ہے اور تم تشدد کرنے کے لیے نہیں پیدا کیے گئے ہو۔

---

(۵) صحیح بخاری: ۱/۸۹/حدیث/۲۱۷

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقصد اخلاق کی تکمیل

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: إنما بعثت لأتمم صالح الأخلاق۔ (٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری بعثت کا مقصد اچھے اخلاق کی تکمیل ہے☆۔

---

(٦) الف: مسند امام احمد: ١٤/ ٥١٣ / حدیث/ ٨٩٥٢ ب: مجمع الزوائد: ٨/ ١٨٨/ حدیث/ ١٣٦٨٣

☆ امام ہیثمی نے امام احمد کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کر کے کہا کہ اس کے تمام راوی صحیح کے راویان میں سے ہیں۔

Marfat.com

مقاصدعلم

علم کا مقصد دوسروں کو فیض پہنچانا ہے

عن أبي موسی رضي اللہ تعالی عنه عن النبي ﷺ قال: إن مثل ما بعثني اللہ به من الهدی والعلم کمثل غیث أصاب أرضا فکانت منها طائفة طیبة قبلت الماء فأنبتت الکلأ والعشب الکثیر وکان منها أجادب أمسکت الماء فنفع اللہ بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا۔ وأصاب طائفة منها أخری، إنما هي قیعان لا تمسک ماء ولا تنبت کلأ فذلک مثل من فقه في دین اللہ ونفعه بما بعثني اللہ به فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلک رأسا ولم یقبل هدی اللہ الذي أرسلت به۔ (۷)

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے علم وہدایت جس کے ساتھ اللہ تعالی نے مجھے بھیجا ہے، کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو کسی زمین پر برستی ہے۔ اس زمین کا ایک ٹکڑا اچھا ہوتا ہے جو بارش کی پانی کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے، اس کے اثر سے زمین پر ہری بھری گھاس اور بے شمار سبزے اگ آتے ہیں۔ ایک دوسرا ٹکڑا خشک زمین والا ہوتا ہے جو بارش کے پانی کو اپنے اندر روک لیتا ہے، اللہ تعالی اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، لوگ اس پانی کو پیتے ہیں، کھیتیاں سیراب کرتے ہیں۔ جب کہ

(۷) الف: صحیح بخاری: ۱/۴۲/ حدیث ۷۹ ب: صحیح مسلم: ۴/۱۷۸۷/ حدیث ۲۲۸۲

Marfat.com

زمین کا ایک تیسرا حصہ چٹیل میدان کی طرح ہوتا ہے، وہ بارش کے پانی کو نہیں روک سکتا اور نہ ہی وہ کوئی گھاس پھوس اگاتا ہے- یہ مثال ایسے شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی فہم حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس پیغام کے ساتھ مجھے بھیجا ہے اس سے وہ نفع اس طور پر اٹھاتا ہے کہ خود علم حاصل کرتا ہے اور دوسرں کو بھی سکھاتا ہے اور بارش والی زمین کی مثال اس شخص کے لیے بھی جس پر میرے پیغام اور میرے علم وہدایت کا کوئی اثر ہی نہیں پڑتا-

Marfat.com

فضول سوال کا مقصد مصیبت کی دعوت

عن عامر بن سعد بن أبي وقاص عن أبيه رضي الله تعالى عنهما أن النبي ﷺ قال: إن أعظم المسلمين جرما من سأل عن شئ لم يحرم فحرم من أجل مسئلته۔ (٨)

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ اپنے والد سعد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے کہ جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں پوچھا جو حرام نہیں تھی، مگر اس کے پوچھنے کی وجہ سے وہ چیز حرام کردی گئی۔

---

(٨) الف: صحیح بخاری: ٦/ ٢٦٥٨ / حدیث/ ٦٨٥٩ ب: صحیح مسلم: ٤/ ١٨٣١ / حدیث/ ٢٣٥٨

Marfat.com

جاہل کو مفتی بنانے کا مقصد قوم کی زندہ ہلاکت ہے

عن جابر رضي الله تعالى عنه قال: خرجنا في سفر فأصاب رجلا منا حجر، فشجه في رأسه، ثم احتلم، فسأل أصحابه، فقال: هل تجدون لي رخصة في التيمم؟ فقالوا: ما نجد لك رخصة وأنت تقدر على الماء فاغتسل، فمات، فلما قدمنا على النبي ﷺ أخبرنا بذلك، فقال: قتلوه، قتلهم الله، ألا سألوا إذلم يعلموا، فإنما شفاء العي السوال، إنما كان يكفيه أن يتيمم ويعصر أو يعصب شك موسى على جرحه خرقة، ثم يمسح عليها ويغسل سائر جسده۔(۹)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں گئے تھے، ہمارے ایک ساتھی کے سر میں پتھر سے چوٹ لگ گئی تھی جس کی بنیاد پر اس نے احتلام کردیا- اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کیا مجھے اس حال میں تیمم کی اجازت ہے؟ اس کے ساتھیوں نے کہا تم پانی پر قادر ہو، لہٰذا تمارے لیے تیمم کی کوئی گنجائش نہیں، اس نے پا کی حاصل کرنے کے لیے غسل کرلیا، اس کی وجہ سے اس کی وفات ہوگئی- جابر کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو اس شخص کی وفات کا حال ذکر کیا- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کے ساتھیوں نے اسے قتل کردیا، اللہ ان لوگوں کو غارت کرے، جب انھیں مسئلہ نہیں معلوم تھا تو پوچھ کیوں نہیں لیا تھا! کیوں کہ سوال کا مقصد عاجزی اور جہالت کو

---

(۹) سنن ابوداؤد:۱/ ۹۳/ حدیث/ ۳۳۶

Marfat.com

دور کرنا ہے، اس کے لیے تو تیمم ہی کر لینا کافی تھا اور زخم پر پٹی باندھ لیتا، اس پر مسح کر لیتا اور پورا بدن دھو لیتا۔

Marfat.com

علم وعمل کا مقصد خودنمائی سے پرہیز

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن أول الناس يقضى يوم القيامة عليه رجل استشهد، فأتي به فعرفه نعمه فعرفها، قال: فما عملت فيها؟ قال: قاتلت فيك حتى استشهدت، قال: كذبت ولكنك قاتلت لأن يقال جريء، فقد قيل، ثم أمر به فسحب على وجهه حتى ألقي في النار، ورجل تعلم العلم وعلمه وقرأ القرآن، فأتي به فعرفه نعمه، فعرفها، قال: فما عملت فيها؟ قال: تعلمت العلم وعلمته، وقرأت فيك القرآن، قال: كذبت ولكنك تعلمت العلم ليقال عالم، وقرأت القرآن ليقال هو قارئ، فقد قيل، ثم أمر به فسحب على وجهه حتى ألقي في النار، ورجل وسع الله عليه وأعطاه من أصناف المال كله، فأتي به فعرفه نعمه فعرفها، قال: فما عملت فيها؟ قال: ما تركت من سبيل تحب أن ينفق فيها إلا أنفقت فيها لك، قال: كذبت، ولكنك فعلت ليقال هو جواد، فقد قيل، ثم أمر به فسحب على وجهه حتى ألقي في النار۔ (۱۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے ایک شہید کا فیصلہ اس طرح فرمائے گا کہ اسے میدان محشر میں بلائے گا اور اپنی نعمتوں کے

---

(۱۰) صحیح مسلم: ۳/ ۱۵۱۳ / حدیث/ ۱۹۰۵

Marfat.com

بارے میں سوال کرے گا، شہید دنیا میں دی گئی تمام نعمتوں کا اعتراف کرے گا، اللہ تعالی پوچھے گا تو نے میری ان نعمتوں کے بدلے میں کیا کیا؟ شہید جواب دے گا، مَیں نے تیرے راستے میں قتل وقتال کیا یہاں تک کہ مَیں نے اپنی جان تیرے راستے میں گنوادی- اللہ تعالی فرمائے گا تم جھوٹ بول رہے ہو، تمہارے قتال کا مقصد تو اپنی بہادری کا اظہار تھا، پھر اللہ تعالی فرشتوں کو حکم دے گا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا-

دوسرا ایسا شخص لایا جائے گا جس نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا بھی ہو، قرآن خود پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا بھی ہوگا، اللہ تعالی اس سے اپنی نعمتوں کے بارے میں سوال کرے گا، وہ دنیا کی تمام نعمتوں کا اعتراف کرے گا، پھر اللہ تعالی اس سے پوچھے گا تم نے میری ان نعمتوں کے بدلے میں کیا خدمت انجام دی؟ وہ جواب دے گا: پروردگار عالم مَیں نے خود علم سیکھا اور دوسروں تک پہنچایا تھا اور تیری کتاب پڑھ کر لوگوں کو سنایا بھی تھا- اللہ تعالی فرمائے گا: تم جھوٹ بول رہے ہو، علم تو تم نے اس لیے حاصل کیا تھا کہ لوگ تمہیں عالم کہیں اور قرآن کی قرآءت اس لیے کی تھی کہ لوگ تمہیں قاری کہیں، اللہ تعالی فرشتوں کو حکم دے گا اور پھر اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا-

تیسرا شخص ایسا ہوگا جس کو اللہ تعالی نے دنیا میں ہر طرح کی دولت سے سرفراز کیا تھا، اللہ تعالی اسے حاضر کر کے اپنی نعمتوں کے بارے میں دریافت کرے گا، وہ اللہ کی تمام نعمتوں کا اعتراف بھی کرے گا، پھر اللہ تعالی اس سے پوچھے گا میری نعمتوں کا استعمال تم نے کس طرح کیا؟ وہ جواب دے گا پروردگار! مَیں نے ہر اس راستے میں اپنا مال تیرے لیے خرچ کیا جو تجھے پسند تھا، اللہ تعالی فرمائے گا جھوٹے ہو، مال خرچ کرنے کا مقصد تو تمہارا یہ تھا کہ تم کو لوگ دنیا میں سخی کہیں- اللہ تعالی فرشتوں کو حکم دے گا اور فرشتے منہ کے بل گھسیٹ کر اسے جہنم میں پھینک دیں گے-

Marfat.com

سوال کا مقصد صحابہ کا ذہنی امتحان تھا

عن عبد اللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنهما يقول قال رسول اللہ ﷺ ان من الشجرة شجرة لا يسقط ورقها، وانها مثل المسلم فحدثوني ماهي فوقع الناس في شجر البوادي، قال عبد الله ووقع في نفسي أنها النخلة فاستحييت، ثم قالوا حدثنا ما هي يا رسول الله، قال: فقال: هي النخلة۔ قال فذكرت ذلك لعمر، قال لأن تكون قلت هي النخلة أحب الي من كذا وكذا۔ (۱۱)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کی موجودگی میں ایک مرتبہ یہ کہہ کر کہ درختوں میں ایک ایسا بھی درخت ہے جس کا پتہ نہیں جھڑتا ہے اور یہی مثال مسلمان کی ہے، سوال کیا کہ تم لوگ جواب دو کہ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں نے جنگل کے درختوں کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا، عبد اللہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر اکابر صحابہ کی موجودگی میں جواب دینا میں نے ادب کے خلاف سمجھا، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہی ارشاد فرمائیں کہ اس درخت کا نام کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں جب اپنے والد عمر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر آپ اس وقت ہی یہ بتا دیتے کہ یہ کھجور کا درخت ہے تو مجھے فلاں فلاں چیز سے زیادہ پسند ہوتا۔

---

(۱۱) الف: صحیح بخاری: ۱/ ۳۴/ حدیث/ ۶۲ ب: صحیح مسلم ۴/ ۲۱۶۵/ حدیث/ ۲۸۱۱

Marfat.com

مقاصد عمل

عمل کا دارومدار مقصد پر ہے

عن أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: إنما الأعمال بالنيات، وإنما لكل امرء ما نوى فمن كانت هجرته إلى الله ورسوله فهجرته إلى الله ورسوله، ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها، أو امرأة ينكحها فهجرته إلى ما هاجر إليه۔ (۱۲)

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمل کا دارومدار مقصد پر ہے، ہر شخص کو اس کے مقصد کے مطابق جزا ملے گی۔ جس کی ہجرت کا مقصد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا جوئی ہے اسے اپنے مقصد کے مطابق جزا ملے گی اور جس کی ہجرت کا مقصد دنیا طلبی یا شادی ہو، اسے اسی کے مطابق جزا ملے گی۔

(۱۲) الف: صحیح بخاری: ۱/ ۳/ حدیث/ ۱ ب: صحیح مسلم ۳/ ۱۵۱۵/ حدیث/ ۱۹۰۷

Marfat.com

جزا کا حصول، مقصد عمل پر ہے

عن أبی الجویریة أن معن بن یزید رضي الله تعالی عنه قال: بایعت رسول الله ﷺ أنا و أبي و جدي، و خطب علي فأنکحني، و خاصمت إلیه کان ابي یزید أخرج دنانیر یتصدق بها، فوضعها عند رجل فی المسجد، فجئت فأخذتها، فأتیته بها، فقال: و الله ما إیاک أردت، فخاصمته إلی رسول الله ﷺ، فقال: لک ما نویت یا یزید و لک ما أخذت یا معن۔ (۱۳)

ابو جویریہ کہتے ہیں کہ معن بن یزید رضی اللہ تعالی عنہ نے ان سے بیان کیا: مَیں، میرے والد اور دادا نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی، نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت سے متعلق میرے نکاح کا پیغام پیش کیا اور پھر میرا نکاح کرا دیا، مَیں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اپنا کیس اس طور پر پیش کیا کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقے کی نیت سے نکال کر مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیا۔ مَیں نے مسجد جا کر اس شخص سے دینار لے لیا۔ میرے والد نے کہا خدا کی قسم! مَیں نے اس لیے نہیں رکھا تھا کہ تم اس سے جا کر لے لو۔ مَیں نے اس معاملے کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یزید تمہیں اپنے مقصد کی جزا ملے گی اور معن تم نے جس مقصد کے لیے لیا تمہیں اس کی جزا ملی گا۔

---

(۱۳) صحیح بخاری: ۲/ ۵۱۷/ حدیث/ ۱۳۵۶

Marfat.com

تعوّذ کا مقصد شیطان سے پناہ مانگنا ہے

عن سليمان بن صرد قال كنت جالسا مع النبي ﷺ ورجلان يستبان، فأحدهما قد احمرّ وجهه وانتفخت أوداجه، فقال النبي ﷺ: اني لأعلم كلمة لو قالها ذهب عنه ما يجد، لو قال أعوذ بالله من الشيطان، ذهب عنه ما يجد، فقالوا له: ان النبي ﷺ قال: تعوذ بالله من الشيطان، فقال: وهل بي جنون؟ (۱۴)

سلیمان بن صرد سے مروی ہے کہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ دیکھا دو لوگ آپس میں گالی گلوچ کر رہے ہیں۔ غصے سے ایک شخص کا چہرہ بالکل سرخ ہو چکا تھا اور اس کی رگیں پھول رہی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسی دعا جانتا ہوں جس کو پڑھنے کے بعد اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی، پھر فرمایا: اگر یہ شخص أعوذ بالله من الشيطن پڑھ لے تو غصہ کی کیفیت اس سے ختم ہو جائے گی۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ تمہیں شیطان مردود سے پناہ مانگنے کی تلقین کر رہے ہیں، اس نے کہا کیا مجھ میں کوئی پاگل پن ہے؟

---

(۱۴) الف: صحیح بخاری: ۳/۱۱۹۶/حدیث/۳۱۰۸ ب: صحیح مسلم ۴/۲۰۱۵/حدیث/۲۶۱۰

Marfat.com

توکل کا مقصد خدائے پاک پر کامل یقین ہے

عن جابر أنه غزا مع النبي ﷺ قبل نجد، فلما قفل رسول الله ﷺ قفل معهم، فأدركتهم القائلة في واد كثير العضاة، فنزل رسول الله ﷺ وتفرق الناس يستظلون بالشجر ونزل رسول الله ﷺ تحت سمرة فعلق بها سيفه ونمنا نومة، فإذا رسول الله ﷺ يدعونا، وإذا عنده أعرابي، فقال إن هذا اخترط على سيفي وأنا نائم، فاستيقظت وهو في يده صلتا، قال من يمنعک مني؟ قال الله ثلاثا ولم يعاقبه وجلس۔ (١٥)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نجد کے ایک علاقے کے غزوے میں شریک ہوئے۔ جب نبی اکرم ﷺ واپس ہوئے تو صحابہ کرام بھی ان کے ساتھ تھے۔ جب وہ ایک گھنے جنگل والی وادی میں پہنچے تو قیلولہ کرنے کی غرض سے ٹھہرے۔ صحابۂ کرام ادھر ادھر درختوں کے سائے میں لیٹ گئے اور نبی اکرم ﷺ ایک درخت پر اپنی تلوار لٹکا کر اس کے نیچے آرام کرنے لگے اور ہم سب لوگ بھی سو گئے۔ اچانک ہم نے نبی اکرم ﷺ کی آواز سنی، وہ ہمیں پکارنے لگے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے پاس ایک دیہاتی تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے میری تلوار لے کر سوتے ہوئے میرے اوپر حملہ کیا تھا، میں جوں ہی بیدار ہوا تو ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اور مجھ سے کہہ رہا

(١٥) الف: صحیح بخاری: ٣/ ١٠٦٥/ حدیث/ ٢٧٥٣ ب: صحیح مسلم: ٤/ ١٧٨٦/ حدیث/ ٨٥٣

Marfat.com

تھا اب تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ مَیں نے تین مرتبہ کہا ''اللہ''- جابر کہتے ہیں
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا، بدلہ نہیں لیا اور وہ بیٹھ گیا-

Marfat.com

نوافل کا مقصد اللہ کا تقرب ہے

عن أبي هريرة قال، قال رسول الله ﷺ: إن الله تعالى قال: من عادى لي وليا فقد آذنته بالحرب. وما تقرب إلي عبدي بشيئ أحب إلي مما افترضت عليه وما يزال عبدي يتقرب إلي بالنوافل حتى أحبه فإذا أحببته كنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر به ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها، وإن سألني أعطيته، ولئن استعاذني لأعيذنه۔ (١٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے، جس نے میرے کسی دوست کو تکلیف دی مَیں اس کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہوں- میرا بندہ فرض کے ذریعے مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور نوافل کے ذریعے اس کے تقرب کا درجہ بڑھتا رہتا ہے، یہاں تک کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں- جب مَیں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور جب وہ مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو مَیں اسے عطا کرتا ہوں اور جب وہ میری پناہ میں آنے کی درخواست کرتا ہے تو مَیں اس کی درخواست قبول کرتا ہوں-

---

(١٦) صحیح بخاری: ۵/ ۲۳۸۴/ حدیث/ ۶۱۳۷

Marfat.com

نوافل کی کثرت کا مقصد جنت میں نبی ﷺ کی صحبت ہے

عن ربيعة بن كعب الأسلمي رضي الله تعالى عنه قال كنت أبيت مع رسول الله ﷺ فأتيته بوضوئه وحاجته فقال سلني فقلت: أسئلک مرافقتک في الجنة فقال أو غير ذلک؟ قلت هو ذاک، قال: فأعني على نفسک بكثرة السجود۔ (۱۷)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میری رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گزرتی تھی، مَیں رات میں نبی اکرم ﷺ کے لیے وضو کا پانی اور دیگر ضروری چیزیں حاضر کرتا تھا۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے کچھ مانگنا چاہتے ہو تو مانگ لو، مَیں نے عرض کیا مجھے جنت میں آپ کے ساتھ رہنے کی خواہش ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، اس کے علاوہ اور بھی کچھ مانگنا چاہتے ہو؟ مَیں نے کہا نہیں، بس اتنا ہی میرے لیے کافی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر نوافل کی کثرت سے اپنے درجات بڑھاؤ تاکہ تمہیں جنت میں میری صحبت مل جائے۔

(۱۷) صحیح مسلم: ۱/ ۳۵۳/ حدیث/ ۴۸۹

Marfat.com

تسبیح وتہلیل کا مقصد نیکی کا حصول ہے

عن أبي ذر رضي الله تعالى عنه أن ناسا من أصحاب النبي ﷺ قالو للنبي ﷺ: يا رسول الله ذهب أهل الدثور بالأجور، يصلون كما نصلي، ويصومون كما نصوم ويتصدقون بفضول أموالهم، قال أوليس قد جعل الله لكم ما تصدقون به، إن بكل تسبيحة صدقة، وكل تكبيرة صدقة، وكل تحميدة صدقة، وكل تهليلة صدقة، وأمر بالمعروف صدقة، ونهي عن المنكر صدقة، وفي بضع أحدكم صدقة۔ قالوا يا رسول الله أ يأتي أحدنا شهوته ويكون له فيها أجر؟ قال أرأيتم لو وضعها في حرام أكان عليه فيها وزر؟ فكذلک إذا وضعها في الحلال كان له أجر (۱۸)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ! مال دار لوگ تو ثواب میں ہم سے سبقت کر جاتے ہیں، کیوں کہ وہ ہماری طرح نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے مال سے صدقہ بھی ادا کرتے ہیں اور ہمارے پاس تو مال نہیں کہ ہم صدقہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالی نے تمہارے لیے صدقات کے مختلف طریقے کی رہنمائی نہیں فرمائی؟ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ تسبیح پڑھنا بھی صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا بھی صدقہ ہے، الحمد للہ پڑھنا بھی صدقہ ہے، لا الہ الا اللہ کا

---

(۱۸) صحیح مسلم: ۲/ ۶۹۷/ حدیث/ ۱۰۰۶

Marfat.com

ورد بھی صدقہ ہے، اچھی باتوں کا حکم دینا بھی صدقہ ہے، بری باتوں سے منع کرنا بھی صدقہ ہے اور اپنی بیویوں کے حق کی ادائیگی بھی صدقہ ہے- اس پر لوگوں نے تعجب سے پوچھا: یارسول اللہ! بیویوں کے حق کی ادائیگی میں تو ہم اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کرتے ہیں، اس کے باوجود ہمیں اجر ملتا ہے؟! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم یہ جانتے ہو کہ اگر کوئی حرام کاری (زنا) کرے تو اسے عذاب تو ملتا ہے تو جب حلال کام کرے تو اسے اجر کیوں نہیں ملے گا!

Marfat.com

حاجت روائی، ذکر وفکر اور تعلیم کا مقصد رحمت الٰہی کو متوجہ کرنا ہے

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة، ومن يسر على معسر يسر الله عليه في الدنيا والأخرة، ومن ستر مسلما ستره الله في الدنيا والأخرة، والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه، ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا إلى الجنة، وما اجتمع قوم في بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم إلا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة، وحفتهم الملائكة، وذكرهم الله فيمن عنده، ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه۔ (۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی مشکلات کو آسان کیا ہو اللہ تعالی قیامت کے روز اس کی مشکلات کو دور فرمائے گا، جس نے دنیا میں کسی تنگدست کی مدد کی ہو اللہ تعالی اسے دنیا اور آخرت کی تنگدستیوں سے نجات عطا فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کے عیوب کو چھپایا، اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا، جب تک کوئی انسان کسی انسان کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالی اس وقت تک اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جب کوئی علم حاصل کرنے کے لیے نکلتا ہے تو اللہ تعالی جنت میں اس کے راستے کو آسان فرما دیتا ہے، اور جب کوئی گروہ اللہ کے گھر میں

---

(۱۹) صحیح مسلم: ۴/۲۰۷۴/حدیث/۲۶۹۹

Marfat.com

اکٹھا ہو کر خدائے پاک کے کتاب کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے معانی میں غور فکر
کے لیے مذاکرہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس پر سکینہ نازل فرماتا ہے اور اس کے ساتھ
ساتھ اپنی رحمت کی چادر میں اسے چھپالیتا ہے، فرشتے اسے اپنے گھیرے میں لے
لیتے ہیں اور اللہ تعالی فرشتوں کی مجلس میں اس کا تذکرہ کرتا ہے اور جس کے پاس
عمل کی کمی ہوگی قیامت کے روز اس کا نسب اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔

Marfat.com

عقل مندی کا مقصد نفس کا محاسبہ ہے

عن أبی یعلی شداد بن أوس عن النبي ﷺ قال: الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت، والعاجز من أتبع نفسه هواها وتمنى على الله. (۲۰)

شداد بن اوس کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عقل مندی کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کی تیاری کرتا رہے۔ بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنے نفس کے پیچھے دوڑتا رہے اور اس کی آرزوئیں اتنی لمبی ہوتی ہیں کہ کبھی پوری ہی نہ ہو سکے☆۔

(۲۰) سنن ترمذی: ۴/۶۳۸/حدیث/۲۴۵۹

☆امام ترمذی نے اس حدیث کی روایت کے بعد فرمایا: "یہ حدیث حسن ہے"۔

Marfat.com

صبر کا مقصد جنت کا حصول ہے

عن عطاء بن أبی رباح قال قال لي ابن عباس ألا أریک امرأة من أهل الجنة؟ قلت: بلی، قال هذه المرأة السوداء، أتت النبي ﷺ فقالت: إني أصرع وإني أتكشف فادع الله لي، قال: إن شئت صبرت ولک الجنة وإن شئت دعوت الله أن يعافيک، فقالت أصبر، فقالت إني أتكشف فادع الله أن لا أتكشف فدعا لها۔ (۲۱)

عطا ابن ابی رباح سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ابن عباس نے مجھ سے کہا کہ کیا مَیں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ کہا، ہاں- ابن عباس نے کہا اس سیاہ فام عورت کی طرف دیکھو، اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا تھا کہ مجھے مرگی کی بیماری ہے، جب مَیں بیمار ہوتی ہوں تو برہنہ ہوجاتی ہوں، اللہ تعالی سے میرے حق میں دعا کر دیجیے- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو صبر کرو، اس کے عوض تمھیں جنت ملے گی اور اگر تمہاری خواہش یہی ہے کہ مَیں دعا کروں تو مَیں تمہاری شفایابی کے لیے دعا کروں گا- عورت نے کہا: مَیں صبر کروں گی، مگر یہ دعا کر دیجیے کہ مَیں برہنہ نہ ہوں- نبی اکرم ﷺ نے اس کے لیے دعا کی کہ جب وہ بیمار ہو تو برہنہ نہ ہو-

---

(۲۱) الف: صحیح بخاری: ۵/ ۲۱۴۰/ حدیث/ ۵۳۲۸ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۱۹۹۴/ حدیث/ ۲۵۷۶

Marfat.com

توبہ کا مقصد رب کی خوشنودی ہے

عن أنس بن مالک رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: لله أشد فرحا بتوبة عبده حين يتوب إليه من أحدكم كان على راحلته بارض فلاة فانفلتت منه وعليها طعامه وشرابه فأيس منها، فأتى شجرة فاضطجع في ظلها قد أيس من راحلته، فبينا هو كذلک اذا هو بها قائمة عنده فأخذ بخطامها ثم قال من شدة الفرح: أللهم أنت عبدي وأنا ربک أخطأ من شدة الفرح۔ (۲۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوشیوں کا اظہار فرماتا ہے کہ وہ اپنی سواری پر ویران جنگل میں سفر کر رہا تھا، اچانک کھانے پینے سے لدی ہوئی اس کی سواری غائب ہوگئی، اس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہوگیا، تھک ہار کر ایک درخت کے سائے میں آکر لیٹ گیا اور اپنی سواری کے ملنے سے پوری طرح ناامید ہوگیا۔ وہ اسی ناامیدی کی حالت سے پریشان تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ اس کی سواری اس کی آنکھوں کے سامنے کھڑی ہے، فوراً اس نے اس کی نکیل تھامی اور خوشیوں سے مچل کر کہا: اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ بے انتہا خوشی کی وجہ سے اس نے یہ غلط جملہ ادا کیا۔

---

(۲۲) صحیح مسلم: ۴/ ۲۱۰۵/ حدیث/ ۲۷۴۷

Marfat.com

نیک عمل کا مقصد جنت کا حصول ہے

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن أعرابيا أتى النبي ﷺ فقال: دلني على عمل إذا عملته دخلت الجنة، قال تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة المكتوبة وتؤدي الزكاة المفروضة وتصوم رمضان، قال والذي نفسي بيده لا أزيد على هذا، فلما ولى قال النبي ﷺ: من سره أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة فلينظر إلى هذا۔(۲۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ مجھے ایسا کام بتایئے جس کا مقصد جنت میں داخل ہونا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا صرف اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز کی پابندی کرو، زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس دیہاتی نے کہا خدا کی قسم! مَیں اس میں اپنی طرف سے کچھ بھی اضافہ نہیں کروں گا۔ جب وہ پلٹ کر جانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی کو دیکھ کر خوش ہونا چاہے تو اس دیہاتی کو دیکھ لے۔

(۲۳) الف: صحیح بخاری: ۲/۵۰۶/حدیث/ ۱۳۳۳ ب: صحیح مسلم: ۱/۴۴/حدیث/ ۱۴

Marfat.com

صدقے کا مقصد جہنم سے نجات ہے

عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: خرج رسول الله ﷺ في أضحى أو فطر إلى المصلى فمر على النساء فقال: يا معشر النساء تصدقن فاني أريتكن أكثر أهل النار، فقلن: وبم يا رسول الله؟ قلل: تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت من ناقصات عقل ودين أذهب للب الرجل الحازم من إحداكن۔ قلن: وما نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله؟ قال أليس شهادة المرأة مثل نصف شهادة الرجل؟ قلن: بلى، فذلك نقصان من عقلها، أليس إذا حاضت لم تصل ولم تصم، قلن: بلى، قال: فذلك من نقصان دينها۔ (۲۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے موقع پر عیدگاہ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں کچھ عورتیں ملیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عورتو! تم لوگ صدقات و خیرات کیا کرو کیوں کہ مَیں نے جہنم میں تمہاری کثرت دیکھی ہے۔ عورتوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے درمیان لعن وطعن کا رواج زیادہ ہے اور شوہروں کی نافرمانی بھی کیا کرتی ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ تم لوگ عقل اور دین دونوں ہی اعتبار سے کم ہو۔ دانش مند مرد بھی تمہارے سامنے سرنگوں ہو جاتا ہے۔ عورتوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارے دین

(۲۴) الف: صحیح بخاری: ۱/ ۱۱۶ / حدیث/ ۲۹۸ ب: صحیح مسلم: ۱/ ۸۶ / حدیث/ ۷۹

Marfat.com

اور عقل میں کمی کس طرح سے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا مرد کے بالمقابل عورت کی گواہی نصف نہیں ہے؟ عورتوں نے کہا، ہاں یارسول اللہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی وجہ تمہاری عقل کی کمی ہے، پھر فرمایا جب تم لوگ اپنے ایام میں ہوتی ہو تو نماز اور روزے بھی تو نہیں ادا کرتی ہو، عورتوں نے کہا، ہاں یا رسول اللہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ دین میں نقص ہے۔

Marfat.com

زندگی میں تین نیک اعمال کا مقصد موت کے بعد مستفید ہونا ہے

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال: إذا مات الإنسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة، إلا من صدقة جارية أو علم ينتفع به أو ولد صالح يدعو له۔ (۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب انسان وفات کر جاتا ہے تو اس کے سب اعمال کا رشتہ اس سے ختم ہو جاتا ہے، البتہ تین ایسے اعمال ہیں جو وفات کے بعد بھی انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔

[۱] اگر وہ کوئی صدقہ جاریہ کر گیا ہو۔ یا

[۲] ایسا علم اس نے سیکھا اور سکھایا تھا جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں۔ یا

[۳] ایسی اولاد چھوڑ گیا ہو، جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

---

(۲۵) صحیح مسلم: ۳/ ۱۲۵۵/ حدیث/ ۱۶۳۱

Marfat.com

دعائے مغفرت کا مقصد عفوودرگزر تھا

عن شقيق قال: كأني أنظر إلى النبي ﷺ يحكي نبيا من الأنبياء، ضربه قومه فأدموه وهو يمسح الدم عن وجهه ويقول: أللهم اغفر لقومي فإنهم لا يعلمون۔(٢٦)

شقیق کہتے ہیں، مَیں گویا نبی اکرم ﷺ کو کسی نبی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے دیکھ سکتا ہوں کہ آپ ﷺ ان کے بارے میں فرما رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان پر ظلم کیا اور اتنا مارا پیٹا کہ لہولہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پوچھتے ہوئے کہتے ہیں: اے اللہ میری قوم کی مغفرت فرما، وہ نادان ہیں۔

(٢٦) الف: صحیح بخاری: ٣/١٢٨٢/حدیث/٣٢٩٠ ب: صحیح مسلم: ٣/١٤١٧/حدیث/١٧٩٢

Marfat.com

جنتی عمل کا مقصد تائیدِ الٰہی اور جہنمی کام کا مقصد اللہ کی ناراضگی

عن مسلم بن يسار الجهني أن عمر بن الخطاب سئل عن هذه الأية "وإذ أخذ ربک من بني أدم من ظهورهم" الأية، فقال عمر: سمعت رسول الله ﷺ سئل عنها فقال رسول الله ﷺ: إن الله عز وجل خلق آدم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال: خلقت هؤلاء للجنة وبعمل أهل الجنة يعملون، ثم مسح ظهره فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل أهل النار يعملون، فقال رجل يا رسول الله ففيم العمل؟ فقال رسول الله ﷺ إن الله عز وجل إذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل أهل الجنة حتى يموت على عمل أهل الجنة فيدخله به الجنة، وإذا خلق العبد للنار استعمله بعمل أهل النار حتى يموت على عمل من أعمال أهل النار فيدخله به النار۔ (۲۷)

حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آیت کریمہ ''وإذ أخذ ربک من بني أدم من ظهورهم الخ'' کا مطلب پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ کسی نے نبی اکرم ﷺ سے بھی اس آیت کے بارے میں سوال کیا تھا، مَیں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جب پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر اپنا دستِ قدرت پھیرا جس سے پوری ایک ذریت پیدا ہوئی، اللہ تعالیٰ نے

(۲۷) سنن ابوداؤد: ۴/۲۲۷/حدیث/۴۷۰۳

Marfat.com

اس کے بارے میں فرمایا ان سب کو مَیں نے جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جنتیوں کا ہی عمل کریں گے، پھر اپنا دست قدرت پھیرا تو اس سے ایک دوسری ذریت وجود میں آئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان سب کو مَیں نے جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور یہ جہنمیوں والا ہی کام کریں گے۔ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر ہمیں عمل کی کیا ضرورت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے، اس سے جنتیوں والا کام بھی لے گا، یہاں تک کہ اس کا خاتمہ بھی جنتیوں کے عمل پر ہی ہوگا، لہٰذا وہ اپنے ان اعمال کی بنیاد پر جنت میں داخل کیا جائے گا اور جس کو جہنم کے لیے پیدا کیا اس سے جہنمیوں کے راستے میں استعمال فرمائے گا، حتیٰ کی اس کی موت بھی جہنمی عمل پر ہی ہوگی، جس کی وجہ سے وہ جہنم کا مستحق ٹھہرے گا۔

Marfat.com

مسجدوں کی تعمیر کا مقصد نماز، ذکر اور تلاوت کا اہتمام کرنا ہے

عن أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال: بينما نحن في المسجد مع رسول الله ﷺ إذ جاء أعرابي في المسجد، فقال أصحاب رسول الله ﷺ: مه مه، قال: قال رسول الله ﷺ: لا تزرموه، دعوه، فتركوه حتى بال، ثم إن رسول الله ﷺ دعاه فقال له: إن هذه المساجد لا تصلح لشئ من هذا البول ولا القذر إنما هي لذكر الله عز وجل والصلاة وقرأة القرآن، أو كما قال رسول الله ﷺ، قال: فأمر رجلا من القوم فجاء بدلو من ماء فشنه عليه۔ (۲۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا، صحابہ کرام کہنے لگے ٹھہرو ٹھہرو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے مت روکو پیشاب کر لینے دو۔ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بلا کر سمجھایا کہ مسجدوں میں پیشاب نہیں کیا جاتا ہے اور نہ ہی ان میں کسی طرح کی کوئی گندگی ڈالی جاتی ہے بلکہ ان کے قیام کا مقصد ان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، نمازیں پڑھنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ پانی لے کر آئے اور پھر پیشاب پر پانی بہادیا۔

---

(۲۸) صحیح مسلم: ۱/۲۳۶/ حدیث/ ۲۸۵

Marfat.com

علم اور مال کا مقصد انفاق فی سبیل اللہ ہے

عن عبد اللّٰہ بن مسعود رضي اللّٰہ تعالی عنہ قال: قال النبي ﷺ: لا حسد إلا في اثنتین، رجل أتاہ اللّٰہ مالا فسلط علی ھلکتہ في الحق ورجل أتاہ اللّٰہ الحکمۃ فھو یقضي بھا ویعلمھا۔ (۲۹)

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، حسد [رشک] صرف دو طرح کے لوگوں کے ساتھ جائز ہے:

[۱] ایسا شخص جس کو اللہ تعالی نے دولت عطا کی اور وہ اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔

[۲] اور ایسا شخص جس کو اللہ تعالی نے علم وحکمت سے نوازا، وہ اس کی روشنی میں فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم بھی دیتا ہے۔

---

(۲۹) الف: صحیح بخاری ۱/ ۳۹/ حدیث/ ۷۳ ب: صحیح مسلم ۱/ ۵۵۹/ حدیث/ ۸۱۶

Marfat.com

وضو کا مقصد اعضا کو گناہوں سے پاک کرنا ہے

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال: إذا توضأ العبد المسلم أو المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر إليها بعينه مع الماء أو مع أخر قطر الماء، فإذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء أو مع أخر قطر الماء فإذا غسل رجليه خرجت كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء أو مع أخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب۔ (۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان شخص وضو میں اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گرنے والے پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ساتھ اس کے گناہ ڈھل جاتے ہیں، جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ساتھ ہاتھ سے کیے ہوئے گناہ ڈھل جاتے ہیں اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ساتھ اس کے پاؤں کے سارے گناہ ڈھل جاتے ہیں، اس طرح جب وہ وضو سے فارغ ہوتا ہے تو گناہوں سے بھی صاف وستھرا ہو جاتا ہے۔

---

(۳۰) صحیح مسلم: ۱/ ۲۱۵/ حدیث/ ۲۴۴

Marfat.com

جانوروں سے ہمدردی کا مقصد اجر کا حصول ہے

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال: بينما رجل يمشي بطريق اشتد عليه العطش، فوجد بئرا فنزل فيها فشرب ثم خرج فإذا كلب يلهث يأكل الثرى من العطش، فقال الرجل لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذي كان قد بلغ مني، فنزل البئر فملأ خفه ماء ثم أمسكه بفيه حتى رقي فسقى الكلب، فشكر الله له فغفر له۔ قالو يا رسول الله إن لنا في البهائم أجرا؟ فقال في كل كبد رطبة أجر۔ (۳۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص ایک مرتبہ کہیں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، راستے میں ایک کنواں ملا، اس میں اتر کر اس نے پانی پی لیا- جب کنواں سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت سے ہانپتا ہوا زبان نکالتا ہے اور مٹی کھاتا ہے- اس شخص نے سمجھا کہ یقینا یہ کتا بھی میری ہی طرح پیاسا معلوم ہوتا ہے- دوبارہ وہ کنواں میں اترا، اس نے موزے میں پانی بھر کر منھ سے پکڑا اور کنواں سے باہر آکر کتے کو پانی پلا دیا، کتے نے اللہ کا شکر ادا کیا- اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے اس شخص کے تمام گناہ بخش دیے- لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جانوروں سے ہمدردی کا سلوک کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس پر ہمیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار سے ہمدردی کا اظہار کرنے کا مقصد اجر سے سرفراز ہونا ہے-

---

(۳۱) الف: صحیح بخاری: ۲/ ۸۳۳/ حدیث/ ۲۲۳۴ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۱۷۶۱/ حدیث/ ۲۲۴۴

Marfat.com

مرغ کی بانگ کا مقصد فرشتے کی آمد ہے

عن أبي هريرة رضی الله تعالی عنه أن النبي ﷺ قال: إذا سمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله فإنها رأت ملكا، وإذا سمعتم نهيق الحمار فتعذوا بالله من الشيطان فإنه رأى شيطانا۔ (۳۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مرغ کی بانگ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کی دعا مانگو، کیوں کہ مرغ فرشتہ دیکھ کر بانگ دیتا ہے اور جب گدھے کی چیخ سنو تو شیطان سے بچنے کی دعا مانگو، کیوں کہ وہ شیطان کو دیکھ کر چیخ مارتا ہے۔

(۳۲) الف: صحیح بخاری: ۳/ ۱۲۰۳/ حدیث/ ۳۱۲۷ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۹۲/ حدیث/ ۲۷۲۹

Marfat.com

مقاصد احکام

کاروبار میں سچائی کا مقصد برکت کا حصول ہے

عن حکیم ابن حزام قال قال رسول اللہ ﷺ: البیعان بالخیار مالم یتفرقا أو قال حتی یتفرقا، فإن صدقا وبینا بورک لهما في بیعهما وإن کذبا وکتما محقت برکة بیعهما۔ (۳۳)

حکیم بن حزام سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوخرید وفرو خت کرنے والے جب تک الگ نہیں ہوجاتے، انھیں اپنی رائے بدلنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے معاملے میں سچائی سے کام لیں تو ان کے کاروبار میں برکت دی جاتی ہے اور اگر جھوٹ بولیں تو ان کے کاروبار سے برکت ختم کردی جاتی ہے۔

(۳۳) الف: صحیح بخاری: ۲/ ۷۳۲/ حدیث/ ۱۹۷۳ ب: صحیح مسلم: ۳/ ۱۱۶۴/ حدیث/ ۱۵۳۲

Marfat.com

آمد جبریل کا مقصد صحابہ کو دین کی تعلیم دینا تھا

عن عمر بن الخطاب قال بينما نحن عند رسول الله ﷺ ذات يوم إذ طلع علينا رجل شديد بياض الثياب، شديد سواد الشعر لا يرى عليه أثر السفر ولا يعرفه منا أحد، حتى جلس إلى النبي ﷺ فأسند ركبتيه إلى ركبتيه، ووضع كفيه على فخذيه، وقال: يا محمد أخبرني عن الإسلام، فقال رسول الله ﷺ: الإسلام أن تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله ﷺ وتقيم الصلوة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت إن استطعت إليه سبيلا، قال: صدقت، فعجبنا له يسأله ويصدقه، قال: فأخبرني عن الإيمان قال: أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الأخر، وتؤمن بالقدر خيره وشره، قال: صدقت، قال: فاخبرني عن الإحسان، قال: أن تعبد الله كأنك تراه فإن لم تكن تراه فإنه يراك، قال: فأخبرني عن الساعة، قال: ما المسؤل عنها بأعلم من السائل، قال: فأخبرني عن أمارتها، قال: أن تلد الأمة ربتها وأن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاة يتطاولون في البنيان، قال: ثم انطلق، فلبثت مليا، ثم قال لي: يا عمر أتدري من السائل؟ قلت الله ورسوله أعلم، قال: فإنه جبريل أتاكم يعلمكم دينكم۔ (۳۴)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک روز نبی اکرم

(۳۴) صحیح مسلم: ۱/ ۳۷/ حدیث/ ۸

Marfat.com

ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ نہایت ہی سفید کپڑا پہنے سخت کالے بالوں والا شخص نمودار ہوا- اس کے چہرے پر سفر کے کوئی آثار بھی نہیں تھے- وہ نہایت ہی اطمینان کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں سے گھٹنا ملا کر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو نبی اکرم ﷺ کے زانوں پر رکھ دیا اور کہنے لگا اے محمد (ﷺ)! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز پڑھو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو حج کرو- اس اجنبی نے کہا آپ نے سچ کہا- عمر کہتے ہیں کہ ہمیں بڑا تعجب ہوا کہ وہ سوال بھی کرتا ہے اور جواب کی تصدیق بھی کرتا ہے-

پھر اس اجنبی نے کہا، آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو مانو، فرشتوں کو تسلیم کرو، اللہ کی کتاب کو سچ جانو، اس کے رسولوں اور روز قیامت کو حق سمجھو اور تقدیر کے بھلے برے پر یقین رکھو- اجنبی نے کہا، آپ نے سچ کہا-

اب آپ مجھے احسان کی تعلیم دیجیے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ تصور نہ ہو سکے تو سمجھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے-

اس اجنبی نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس مسئلے کے بارے پوچھا جا رہا ہے سائل کو اس کا خوب پتہ ہے- اس نے کہا اس کی علامت پر روشنی ڈالی جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی علامت یہ ہے کہ باندیاں اپنے آقا کو جنم دیں گی، چرواہے ننگے پاؤں والے محلوں میں فخر کریں گے-

عمر کہتے ہیں کہ ان سوالوں کے بعد وہ اجنبی شخص چلا گیا- مَیں کچھ دیر بارگاہ رسول

Marfat.com

میں ہی ٹھہرا رہا، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا عمر معلوم ہے یہ اجنبی سائل کون تھا؟ عمر نے کہا اللہ اور اس کے رسول کو اس کا صحیح علم ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جبریل تھے، ان کے آنے کا مقصد تمہیں دین کی تعلیم دینا تھا۔

Marfat.com

مسلمان ہونے کا مقصد اسلام کا صحیح فہم ہے

عن أبی هريرة قال قيل يارسول الله ﷺ من أكرم الناس؟ قال أتقاهم، فقالوا ليس هذا نسألک، قال: فيوسف نبي الله ابن نبي الله ابن نبي الله ابن خليل الله۔ قالوا: ليس عن هذا نسئلک، قال فعن معادن العرب تسئلوني؟ خيارهم في الجاهلية خيارهم في الإسلام إذا فقهوا۔ (۳۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! ہمیں بتایئے کہ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے بزرگ کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو سب سے زیادہ متقی ہے وہی سب سے زیادہ بزرگ ہے۔لوگوں نے کہا، ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، تو سب سے بزرگ یوسف ہیں جو اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں، ان کے والد اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں، ان کے دادا اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں، ان کے لکڑ دادا اللہ کے نبی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہمارے سوال کا مقصد یہ بھی نہیں ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو کیا تم عرب قبائل کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ اگر تمہارے سوال کا مقصد یہی ہے تو سنو! زمانۂ جاہلیت میں جو لوگ اچھے تھے، اگر مسلمان ہونے کے بعد انھوں نے اسلام کے مقاصد کو سمجھ لیا تو وہی اللہ کے نزدیک سب سے بزرگ ترین ہیں۔

---

(۳۵) الف: صحیح بخاری: ۳/ ۲۲۴/ حدیث/ ۳۱۷۵ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۱۸۴۶/ حدیث/ ۲۳۷۸

Marfat.com

انبیا کی صحبت کا مقصد ان کی پیروی ہے

عن عبد اللہ بن مسعود أن رسول اللہ ﷺ قال: ما من نبي بعثه اللہ في أمة قبلي إلا كان له من أمته حواريون و أصحاب يأخذون بسنته ويقتدون بأمره، ثم إنها تخلف من بعدهم خلوف يقولون مالا يفعلون، ويفعلون مالا يؤمرون، فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن، ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن، وليس وراء ذلك من الإيمان حبة خردل۔(۳۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیائے کرام کو بھیجا ہے ان سب کی امت میں ان کے کچھ حواری اور ساتھی ہوا کرتے تھے، جن کا مقصد اپنے نبی کے راستے کی پیروی اور ان کے حکم کی تابع داری ہوتی تھی- پھر اس کے بعد کچھ نا اہل لوگ آتے ہیں، جو کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں اور ایسا کام کرتے ہیں جس کا انھیں حکم نہیں دیا جاتا ہے- جو ایسے لوگوں سے اپنے ہاتھ سے مقابلہ کرے وہ مؤمن ہے، جو دل سے ان کو برا جانے وہ بھی مومن ہے اور جو انھیں زبان سے برا بھلا کہے وہ بھی مومن ہے اور اگر ان تین میں سے کسی طرح بھی ان لوگوں کو برا نہ جانے تو ایمان کی ایک رتی بھی اس کے دل میں نہیں-

(۳۶) صحیح مسلم: ۱/۶۹/حدیث/۵۰

Marfat.com

عقیدۂ اسلام کوتسلیم کرنے کا مقصد جنت کا حصول ہے

عن عبادة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ قال: من شهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأن محمدا عبده ورسوله وأن عيسى عبد الله ورسوله وكلمته ألقاها إلى مريم وروح منه والجنة حق والنار حق، أدخله الله الجنة على ما كان من العمل۔ (۳۷)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے علاوہ کسی کو معبود نہ مانے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، محمد ﷺ کو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول تسلیم کرے، عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول مانے اور یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ کی دلیل اور اس کی رحمت ہیں، جنھیں اللہ تعالی نے مریم کے اندر ڈالا- جنت اور جہنم کی حقانیت پر ایمان لائے تو اللہ تعالی اسے جنت میں داخل فرمائے گا، خواہ اس کیا اعمال کتنے ہی برے کیوں نہ ہوں-

(۳۷) الف: صحیح بخاری: ۳/۱۲۶۷/حدیث/۳۲۵۲ ب: صحیح مسلم: ۱/۵۷/حدیث/۲۸

Marfat.com

نہی عن المنکر کا مقصد معاشرے کی اصلاح ہے

عن النعمان بن بشير عن النبي ﷺ قال: مثل القائم في حدود الله والواقع فيها كمثل قوم استهموا على سفينة فصار بعضهم أعلاها وبعضهم أسفلها، وكان الذين في أسفلهاإذا استقوا من الماء مروا على من فوقهم فقالوا لو أنا خرقنا في نصيبناخرقا ولم نؤذ من فوقنا، فإن تركوهم وما أرادوا هلكوا جميعا وإن أخذوا على أيديهم نجوا ونجوا جميعا۔(۳۸)

حضرت نعمان ابن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے احکام کی پابندی کرنے والوں اور پابندی نہ کرنے والوں کی مثال اس قوم کی طرح ہے جو کسی کشتی پر سوار ہوں اور قرعہ اندازی کے ذریعے کچھ لوگ کشتی کے اوپری حصے پر چلے گئے اور کچھ لوگ نیچے رہ گئے۔ جو لوگ نیچے رہ گئے تھے، جب پانی اس میں آتا تو وہ بالائی حصے پر چلے جاتے اور کہتے اگر ہم لوگ کشتی کے نچلے حصے کی تختی پھاڑ دیں تو اس میں کچھ حرج نہیں، کیوں کہ یہ ہمارا حصہ ہے اور اوپر والوں کو تکلیف بھی نہیں ہوگی۔ اگر اوپر والے ان کے اس فعل کو نہ روکیں اور انھیں نچلا حصہ پھاڑنے کی اجازت دے دیں تو کشتی پر سوار تمام لوگ غرق آب ہوجائیں گے اور اگر وہ انھیں اس فعل سے منع کر دیں تو اس میں دونوں ہی فریق کے لیے سلامتی ہوگی۔

---

(۳۸) صحیح بخاری: ۲/ ۸۸۲/ حدیث/ ۲۳۶۱

Marfat.com

انگوٹھیاں اتارنے کا مقصد سنت کی پیروی تھی

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ اصطنع خاتما من ذهب وكان يلبسه، فيجعل فصه في باطن كفه، فصنع الناس خواتيم، ثم إنه جلس على المنبر فنزعه فقال: إني كنت ألبس هذا الخاتم، وأجعل فصه من داخل فرمى به ثم قال: والله لا ألبسه أبدا، فنبذ الناس خواتيمهم۔ (۳۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوا کر اس طور پر پہنی کہ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔ صحابہ کرام نے بھی آپ ﷺ کی اقتدا میں انگوٹھی بنوالی۔ نبی اکرم ﷺ ایک روز منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور انگوٹھی اتار کر فرمایا: میں نے انگوٹھی پہنی تھی اور اس کا نگینہ اندر کی طرف تھا، پھر انگوٹھی پھینک کر فرمایا: خدا کی قسم اب کبھی بھی نہیں پہنوں گا۔ صحابۂ کرام نے بھی فوراً اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دی۔

---

(۳۹) الف: صحیح بخاری: ۶/۲۴۵۱/حدیث/۶۲۷۵ ب: صحیح مسلم ۳/۱۶۵۵/حدیث/۲۰۹۱

Marfat.com

بے طلب مال دینے کا مقصد مسئلے کی توضیح تھی

عن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنه یقول: کان النبی ﷺ یعطینی العطاء فأقول أعطه أفقر الیه منی حتی أعطانی مرة مالا فقلت: أعطه من هو أفقر الیه منی، فقال النبی ﷺ: خذه فتموله وتصدق به فما جائک من هذا المال وأنت غیر مشرف ولا سائل فخذه وما لا فلا تتبعه نفسک۔ (۴۰)

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مجھ پر نوازشات فرماتے تو میں عرض کرتا، یہ مال کسی ایسے شخص کو دے دیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے کچھ مال عطا فرمایا، میں نے پھر عرض کیا کہ مجھ سے زیادہ محتاج شخص کو عطا کر دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے لے کر اس کے مالک بن جاؤ اور پھر صدقہ کر دو، جب تمہیں سوال اور لالچ کے بغیر کچھ مال مل جائے تو لے لو اور مزید لالچ نہ کرو۔

(۴۰) الف: صحیح بخاری: ۶/ ۲۶۲۰/ حدیث/ ۶۷۴۴ ب: صحیح مسلم: ۲/ ۷۲۳/ حدیث/ ۱۰۴۵

Marfat.com

خوف اور اطاعت کا مقصد بدعت سے اجتناب

عن عرباض بن سارية قال: صلى لنا رسول الله ﷺ الفجر ثم أقبل علينا فوعظنا موعظة بليغة ذرفت لها الأعين ووجلت منها القلوب، قلنا أو قالوا: يا رسول الله ﷺ كان هذه موعظة مودع فأوصنا، قال: أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن كان عبدا حبشيا فإنه من يعش منكم يرى بعدي اختلافا كثيرا، فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، وعضوا عليها بالنواجذ، وإياكم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة وإن كل بدعة ضلالة۔ (۴۱)

حضرت عرباض بن ساریہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ فجر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوکر ایسا بلیغ وعظ فرمایا، جس سے آنکھوں سے آنسو زاروقطار بہنے لگے اور دل خوف سے دہل گیا- ہم لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ بہت زبردست وعظ تھا، اب کچھ ہمیں وصیت بھی فرمائیے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالی سے خوف رکھنے کی وصیت کرتا ہوں، اس کے احکام کو سننے اور اس کی پیروی کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ یہ احکام پہنچانے والا کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، کیوں کہ میرے بعد تم میں سے جو لوگ زندہ رہیں گے بہت زیادہ اختلاف دیکھیں گے، لہٰذا تمہارے

(۴۱) الف: مسند امام احمد: ۲۸/ ۳۷۳/ حدیث/ ۱۷۱۴۴ ب: سنن ترمذی: ۵/ ۴۴/ حدیث ۲۶۷۶

☆ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے-

Marfat.com

لیے ضروری ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفا کی سنت کو مضبوطی سے
تھام لو، دین میں نئی ایجادات سے بچتے رہنا، کیوں کہ دین میں نئی ایجادات بدعت
ہوتی ہیں اور اس طرح کی ہر بدعت کا مقصد گمراہی ہے☆۔

Marfat.com

تشدد سے اجتناب کا مقصد اللہ کے عذاب سے بچنا

عن أنس في حديث طويل قال: إن رسول الله ﷺ كان يقول لا تشددوا على أنفسكم فيشدد عليكم، فإن قوما شددوا على أنفسهم فشدد الله عليهم، فتلك بقاياهم في الصوامع والديار، ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم۔ (۴۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایک لمبی حدیث مروی ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے اوپر سختی مت کرو، ورنہ تم سختی میں پڑ جاؤ گے، کیوں کہ ایک قوم نے اپنے اوپر سختی کی تو اللہ تعالی نے بھی ان پر سختی کی اور ان ہی کے بچے کھچے لوگ ہیں جن کو تم مندروں، گرجا گھروں اور کلیساؤں میں دیکھتے ہو، ان لوگوں نے رہبانیت کو اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے، جب کہ اللہ تعالی نے ان پر فرض نہیں کیا تھا۔

(۴۲) سنن ابوداؤد: ۴/۲۷۶/حدیث ر ۴۹۰۴

Marfat.com

دودھ پینے کے بعد کلی کا مقصد منہ کی صفائی

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ شرب لبنا فمضمض وقال: إن له دسما۔ (۴۳)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دودھ پی کر کلی کی اور فرمایا دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

(۴۳) الف: صحیح بخاری: ۱/۸۷/حدیث/۲۰۸ ب: صحیح مسلم: ۱/۲۷۴/حدیث/۳۸۵

Marfat.com

شجر کاری کا مقصد عذاب قبر سے نجات

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: مر النبي صلى الله عليه وآله وسلم بقبرين فقال إنهما ليعذبان، وما يعذبان في كبير، أما أحدهما فكان لا يستتر من البول، وأما الأخر فكان يمشي بالنميمة، ثم أخذ جريدة رطبة فشقها نصفين فغرز في كل قبر واحدة، قال: يا رسول الله لم فعلت هذا؟ قال: لعله يخفف عنهما مالم ييبسا۔ (۴۴)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا ان دونوں قبروں پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کی وجہ کوئی بہت بڑی چیز نہیں ہے۔ پہلے شخص پر عذاب اس لیے ہو رہا ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص لوگوں کی چغل خوری کیا کرتا تھا۔اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تر کھجور کی ایک شاخ لے کر دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور ہر ایک کی قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا۔صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کے اس عمل کا مقصد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں ہری رہیں گی، ان کے عذاب میں نرمی ہوتی رہے گی۔

---

(۴۴) الف: صحیح بخاری: ۱/۸۸/ حدیث/ ۲۱۵ ب: صحیح مسلم: ۱/۲۴۰/ حدیث/ ۲۹۲

Marfat.com

مسواک کا مقصد منہ کی صفائی ہے

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله ﷺ: السواک مطهرة للفم، مرضاة للرب عزوجل۔(۴۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک کا مقصد منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی ہے۔

(۴۵) مسند امام احمد: ۴۰/ ۲۴۱/ حدیث، ۲۴۲۰۳

Marfat.com

خلوت میں ملنے کی ممانعت کا مقصد اندیشۂ بدکاری سے اجتناب

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أنه سمع النبي ﷺ يقول: لا يخلون رجل بامرأة ولا تسافرن امرأة إلا ومعها محرم، فقام رجل، فقال يا رسول الله ﷺ اكتتبت في غزوة كذا وكذا، وخرجت امرأتي حاجة، قال: اذهب فحج امرأتک۔ (۴۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی اجنبی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے اور کوئی عورت محرم کے بغیر بھی سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مَیں نے اپنا نام فلاں غزوے کی مہم میں درج کروا دیا ہے اور میری عورت حج کے لیے روانہ ہوئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

---

(۴۶) الف: صحیح بخاری: ۴/۱۸۶۱ / حدیث / ۴۶۲۲ ب: صحیح مسلم: ۴/۱۹۹۸ / حدیث / ۲۵۸۴

Marfat.com

سربراہ کے لیے کھڑے ہونے کا مقصد اس کی تعظیم ہے

عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه قال: لما نزلت بنو قريظة على حكم سعد هو بن معاذ، بعث رسول الله ﷺ وكان قريبا منه، فجاء على حمار، فلما دنا قال رسول الله ﷺ: قوموا إلى سيدكم، فجاء فجلس إلى رسول الله ﷺ، فقال له: إن هؤلاء نزلوا على حكمك، قال: فإني أحكم أن تقتل المقاتلة وأن تسبي الذرية، قال: لقد حكمت فيهم بحكم الملك۔ (۴۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنوقریظہ نے سعد بن معاذ کی سربراہی کو تسلیم کرلیا تو سعد جو قریب ہی کہیں موجود تھے، کو نبی اکرم ﷺ نے بلا بھیجا، وہ اپنی سواری پر سوار ہوکر جب بنوقریظہ کی محفل میں پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے سربراہ کے لیے کھڑے ہوجاؤ، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں نے تمہیں اپنا حکم مان لیا ہے، سعد نے کہا تو پھر میرا فیصلہ یہ ہے کہ یہ اپنے جنگجوؤں کو قتل کردیں اور قیدیوں کو قید کردیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہے۔

---

(۴۷) الف: صحیح بخاری: ۳/۱۱۰۷/ حدیث/ ۲۸۷۸ ب: صحیح مسلم: ۳/۱۳۸۸/ حدیث/ ۱۷۶۸

Marfat.com

جماعت میں تاخیر سے پہنچنے کا مقصد امام سے بیزاری کا اظہار تھا

عن أبي مسعود رضي الله تعالى عنه أن رجلا قال: والله يا رسول الله إني لأتخر عن صلاة الغداة من أجل فلان مما يطيل بنا، فما رأيت رسول الله ﷺ في موعظة أشد غضبا منه يومئذ، ثم قال: إن منكم منفرين فأيكم ما صلى بالناس فليتجوز فإن فيهم الضعيف والكبير وذالحاجة۔ (۴۸)

حضرت ابو مسعود کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ! خدا کی قسم، مَیں صبح کی نماز میں فلاں امام کی وجہ سے دیر سے پہنچتا ہوں، کیوں کہ وہ بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ ابو مسعود کا بیان ہے کہ مَیں نے اس سے پہلے کبھی بھی اتنی سخت ناراضگی کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کو وعظ کرتے ہوئے نہیں دیکھا، وعظ میں آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بعض ایسے ہیں جو لوگوں کو دور کرتے اور نفرت دلاتے ہیں، جو نماز پڑھائے وہ اس بات کا خاص خیال رکھے کہ اس کی نماز مختصر ہو، کیوں کہ نماز پڑھنے والوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

---

(۴۸) الف: صحیح بخاری: ۱/ ۲۴۸/ حدیث/ ۶۷۰   ب: صحیح مسلم: ۱/ ۳۴۰،۳۱/ حدیث/ ۴۶۶

Marfat.com

انگشت سے اشارے کا مقصد اختیار نبوت کا اظہار

عن أنس بن مالک رضي الله تعالى عنه قال: أصابت الناس سنة على عهد رسول الله ﷺ فبينا رسول الله ﷺ يخطب الناس على المنبر يوم الجمعة إذ قام أعرابي، فقال: يا رسول الله هلک المال وجاع العيال وساق، وفيه قال: أللهم حوالينا ولا علينا، قال: فما يشير بيده إلى ناحية إلا تفرجت حتى رأيت المدينة في مثل الجوبة، وسال وادي قناة شهرا، ولم يجئ أحد من ناحية إلا أخبر بجود۔ (۴۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ رسول ﷺ میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا، نبی اکرم ﷺ منبر پر جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! [ﷺ] خشکی کی وجہ سے مال و دولت اور اہل عیال سب برباد ہو رہے ہیں، اس نے لمبی بات کی۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی، اے اللہ ہمارے اوپر رحم فرما، ہم پر سختیاں نہ فرما اور آسمان کی طرف انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ انس کہتے ہیں کہ جس طرف بھی نبی اکرم ﷺ کی انگلی کا اشارہ ہوتا گیا، ابر چھاتا چلا گیا، یہاں تک کہ ہم نے دیکھا کہ مدینہ ایک گھڑے کی طرح بن گیا اور تمام وادی پانی سے بھر گئی۔ مدینے کے اردگرد سے آنے والے بارش کا خوب چرچا کرتے۔

---

(۴۹) الف: صحیح بخاری ۱/۱۲۶/۳/حدیث/۸۹۱ ب: صحیح مسلم: ۲/ ۶۱۴ / حدیث/ ۸۹۷

Marfat.com

چیخ وپکار سے براءت کا مقصد اعزہ کی وفات پر صبر کی تلقین

عن أبي برده بن أبي موسی رضي الله تعالی عنه وجع أبو موسی وجعا شدیدا فغشی علیه ورأسه في حجر امرأة من أهله، فلم یستطع أن یرد علیها شیئا، فلما أفاق قال:أنا بریء ممن بریء رسول الله ﷺ، إن رسول الله ﷺ بریء من الصالقة والحالقة والشاقة۔(۵۰)

حضرت ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ کے بیٹے ابو بردہ کہتے ہیں کہ ابوموسی سخت درد سے بے ہوش ہو گئے اوران کا سران کے گھر کی ایک عورت کی گود میں تھا، ابوموسی کے اندر کچھ بھی کرنے کی قدرت نہیں تھی، جب انھیں ہوش آیا تو کہا: مَیں ان لوگوں سے بری ہوں جن سے نبی اکرم ﷺ نے براءت کا اظہار کیا- نبی اکرم ﷺ نے (مصیبت کے وقت) چیخ کر رونے والیوں، بال نوچنے والیوں اور کپڑے پھاڑنے والیوں سے اپنی براءت کا اظہار کیا ہے-

---

(۵۰) صحیح بخاری:۱/۴۳۶/حدیث/۱۲۳۴ ب: صحیح مسلم ۱/۱۰۱/حدیث/۱۰۴

Marfat.com

احادیث اسباب

Marfat.com

غسالہ ناپاک جگہوں کو پاک کرنے کا سبب

عن طلق بن علي قال: خرجنا وفدا إلى النبي ﷺ فبايعناه وصلينا معه وأخبرناه أن بأرضنا بيعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره، فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبه في أداوة وأمرنا فقال: أخرجوا فإذا أتيتم أرضكم فاكسروا بيعتكم وانضحوا مكانها بهذا الماء، واتخذوها مسجدا، قلنا: إن البلد بعيد والحر شديد والماء ينشف، فقال مدوه من الماء فانه لا يزيده إلا طيبا، فخرجنا حتى قدمنا بلدنا فكسرنا بيعتنا ثم نضحنا مكانها واتخذناها مسجدا، فنادينا فيه بالأذان، قال والراهب رجل من طيئ فلما سمع الأذان، قال دعوة حق، ثم استقبل تلعة من تلاعنا فلم نره بعد۔ (۵۱)

حضرت طلق بن علی روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک وفد لے کر نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ کی دست حق پر بیعت کی اور ان کی صحبت میں نماز پڑھی، اس کے بعد ہم نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارے علاقے میں ہمارے گرجا گھر بھی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے نبی اکرم ﷺ

(۵۱) سنن نسائی: ۲/۳۸/حدیث/۷۰۱

Marfat.com

سے وضو کے بچے ہوئے پانی کی درخواست کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی منگایا، وضو کیا اور کلی کی پھر ہمارے برتن میں اسی پانی کو ڈال دیا، پھر فرمایا کہ جاؤ جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو گرجا گھر کو توڑ دینا اور اس کی جگہ اس غسالہ کو چھڑک دینا اور پھر اسی جگہ کو مسجد بنالینا۔طلق کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ دور دراز سے آئے ہوئے ہیں، گرمی کا زمانہ بھی ہے، گھر پہنچتے پہنچتے پانی خشک ہوجائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس میں اور پانی ملالینا، کیوں کہ جو پانی بھی اس میں ملایا جائے گا اس کی پاکیزگی میں ہی اضافہ ہوگا۔ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے اپنے علاقے میں پہنچ کر گرجا گھر کو مسمار کردیا، اس کی جگہ پانی چھڑک کر اسے مسجد بنالیا، اس کے بعد اذان دی، راہب قبیلہ طئے کا ایک شخص تھا، اس نے جب آواز سنی تو کہا یہ تو حق کی پکار ہے، اس کے بعد وہ ایک ٹیلے کی طرف چلا گیا پھر ہم نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔

Marfat.com

بندے کا رب سے عرض و معروض نبی اکرم ﷺ کی مسکراہٹ کا سبب

عن أنس بن مالک رضي الله تعالى عنه قال: كنا عند رسول الله ﷺ فضحک فقال: هل تدرون مم أضحک ؟قال: قلنا: الله ورسوله أعلم، قال: من مخاطبة العبد ربه يقول: يا رب ألم تجرني من الظلم؟ قال: يقول: بلى، قال: فيقول: فإني لا أجيز على نفسي إلا شاهدا مني، قال: فيقول: كفى بنفسک اليوم عليک شهيدا وبالكرام الكاتبين شهودا، قال: فيختم على فيه، فيقال لأركانه: انطقي، قال: فتنطق بأعماله، قال: ثم يخلي بينه وبين الكلام، قال: فيقول بعدا، لكن و سحقا فعنكن كنت أناضل۔(۵۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ دیکھا کہ آپ ﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا تم لوگوں کو پتہ ہے میں کیوں مسکرا رہا ہوں؟ لوگوں نے کہا، اللہ اور اس کے رسول کو اس کا بہتر علم ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میری مسکراہٹ کا سبب بندے کا اپنے رب سے عرض ومعروض اس طور پر ہے کہ بندہ کہتا ہے کہ اے رب کیا تم نے مجھے ظلم سے نجات نہیں دیا؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ہاں یقینا، پھر بندہ کہتا ہے، میری ذات پر میرے نفس کے علاوہ کوئی اور گواہ نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، آج تو ہی اپنے آپ پر کافی گواہ ہے

(۵۲) صحیح مسلم: ۴/۲۲۸۰/حدیث/۲۹۶۹

Marfat.com

اور کراماً کاتبین بھی تجھ پر گواہ ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کے اعضا سے کہا جائے گا بولو تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں باتیں کریں گے، اس کے بعد بندہ اور اس کی بات کے درمیان خلوت کر دی جائے گی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت بندہ کہے گا، دوری اور بربادی ہو تمہارے لیے مَیں تو تمہارے ہی سہارے گناہ کرتا تھا۔

Marfat.com

محتاجی کفارے کو ساقط کرنے کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: بينما نحن جلوس عند النبي ﷺ إذ جاءه رجل فقال يا رسول الله ﷺ هلكت، قال: مالك؟ قال: وقعت على امرأتي وأنا صائم، فقال رسول الله ﷺ: هل تجد رقبة تعتقها؟ قال: لا، قال: هل تستطيع أن تصوم شهرين متتابعين؟ قال: لا، فقال: فهل تجد إطعام ستين مسكينا؟ قال: لا، قال: فمكث النبي ﷺ فبينا نحن على ذلك أتي النبي ﷺ بعرق فيها تمر، والعرق المكتل، قال: أين السائل؟ فقال: أنا، قال: خذها فتصدق به، فقال الرجل: أعلى أفقر مني يا رسول الله؟ فوالله ما بين لابتيها يريد الحرتين أهل بيت أفقر من أهل بيتي، فضحك النبي ﷺ حتى بدت أنيابه ثم قال: أطعمه أهلك۔ (۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! مَیں برباد ہو گیا، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ مَیں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا مسلسل دو مہینوں تک روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا ساٹھ غریبوں

(۵۳) الف: صحیح بخاری: ۲/ ۶۸۴/ حدیث/ ۱۸۳۴ ب: صحیح مسلم: ۲/ ۷۸۱/ حدیث/ ۱۱۱۱

Marfat.com

کو کھانا کھلانے کی صلاحیت ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں، راوی کہتے ہیں کہ تھوڑی دیر کے بعد نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کسی نے کھجور سے بھرا ہوا ایک تھال پیش کیا، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا کہ سوال کرنے والا شخص کہاں گیا؟ اس نے کہا، حاضر ہوں یارسول اللہ، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہ کھجور لے جاؤ اور صدقہ کردو، اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں اپنے سے زیادہ کسی محتاج کو صدقے میں دے دوں، خدا کی قسم! شہر مدینہ میں میرے اہل خانہ سے زیادہ محتاج کوئی بھی گھر نہیں، نبی اکرم ﷺ بے ساختہ اس قدر مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک کی خوبصورتی ظاہر ہوگئی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔

Marfat.com

فرمانِ رسالت حکم شرعی کے وجوب کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: خطبنا رسول الله ﷺ فقال: أيها الناس قد فرض الله عليكم الحج فحجوا، فقال رجل: أكل عام يا رسول الله، فسكت حتى قالها ثلاثا، فقالها رسول الله ﷺ: لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم، ثم قال ذروني ما تركتكم فإنما هلك من كان قبلكم بكثرة سؤالهم واختلافهم على أنبيائهم، فإذا أمرتكم بشيء فأتوا منه ما استطعتم، وإذا نهيتكم عن شيء فدعوه (۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے خطبے میں یہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، لہٰذا حج کیا کرو، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ ہر سال ہم پر فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے، اس شخص نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر مَیں ہاں کر دیتا تو ہر سال ہی تم پر حج فرض ہو جاتا اور تم اسے ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھ سکتے، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس بات کا مَیں بیان نہیں کروں، اس کے بارے میں سوال بھی نہیں کیا کرو، کیوں کہ تم سے پہلے بہت سارے لوگ بہت زیادہ بے جا سوال کرنے اور اپنے نبیوں سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے ہیں، جب مَیں کسی چیز کا حکم دیتا ہوں تو اپنی طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ اور جب کسی بات سے منع کر دوں تو اس سے باز آجاؤ۔

(۵۴) صحیح مسلم: ۲/۹۷۵/حدیث/۱۳۳۷

Marfat.com

مدینہ منورہ میں رہنا رحمتوں کے حصول کا سبب

عن جابر بن عبد اللہ رضي اللہ تعالی عنهما أن أعرابیا بایع رسول اللہ ﷺ على الإسلام فأصابه وعک، فقال أقلني بيعتي، فأبى، ثم جاءه فقال: أقلني بيعتي، فأبى، فخرج، فقال رسول اللہ ﷺ: المدينة كالكير تنفى خبثها وتنصع طيبها۔ (۵۵)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کی، کچھ دنوں بعد وہ بخار میں مبتلا ہو گیا، وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا کہ میری بیعت فسخ کر دیجیے، نبی اکرم ﷺ نے انکار کر دیا، دوبارہ آیا پھر وہی کہنے لگا، نبی اکرم ﷺ نے پھر انکار کیا، اس کے بعد وہ مدینہ منورہ سے باہر چلا گیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ لوہار کی بھٹی کی طرح ایک بھٹی ہے جو برائیوں کو ختم کر دیتا ہے اور اچھی چیز کو اور خالص کر دیتا ہے۔

---

(۵۵) الف: صحیح بخاری: ۲۶۳۸/۶ / حدیث ۶۷۸۳ ب: صحیح مسلم: ۱۰۰۶/۲ / حدیث ۱۳۸۳

Marfat.com

نبی اکرم ﷺ کی دعا مدینہ منورہ میں برکتوں کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أنه قال: كان الناس إذا رؤا أول الثمر جاؤوا به إلى النبي ﷺ فإذا أخذه رسول الله ﷺ قال: اللهم بارك لنا في ثمرنا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صاعنا وبارك لنا في مدنا، أللهم إن ابراهيم عبدك وخليلك ونبيك وإني عبدك ونبيك وإنه دعا لمكة وإني أدعوك للمدينة بمثل ما دعاك لمكة ومثله معه، قال ثم يدعو أصغر وليد له فيعطيه ذلك الثمر۔ (٥٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے لوگ جب اپنے درختوں میں پہلا پھل دیکھتے تو اسے توڑ کر نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے، نبی اکرم ﷺ اسے لیتے اور پھر یہ دعا فرماتے کہ اے اللہ ہمارے پھل میں برکتیں عطا فرما، ہمارے مدینے میں برکتیں عطا فرما، ہمارے صاع میں برکتیں عطا فرما، ہمارے مد میں برکتیں عطا فرما، اے اللہ ابراہیم (علیہ السلام) تیرے بندے، تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور مَیں تیرا بندہ اور نبی ہوں، ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی، مَیں اسی طرح مدینے کے لیے دعا کرتا ہوں- ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد نبی اکرم ﷺ کسی چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل دے دیتے-

---

(٥٦) صحیح مسلم: ۲/۱۰۰۰/ حدیث/ ۱۳۷۳

Marfat.com

قرآن کریم

قرآن کریم کی مسلسل تلاوت یادداشت برقرار رکھنے کا سبب

عن عبد اللہ قال: قال النبي ﷺ: بئس ما لأحدهم أن يقول: نسيت آية كيت وكيت بل نسي واستذكروا القرآن فإنه أشد تفصيا من صدور الرجال من النعم۔(۵۷)

حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کتنی بری بات ہے کہ کوئی شخص کہے کہ مَیں فلاں آیت اور فلاں آیت بھول گیا، حقیقت یہ ہے کہ وہ آیتیں اس کے ذہن سے بھلادی گئیں، قرآن مستقل یاد کیا کرو، کیوں کہ قرآن لوگوں کے سینے سے وحشی جانوروں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ نکل جاتا ہے۔

---

(۵۷) الف: صحیح بخاری: ۴/۲۱۱۹/حدیث/۴۷۴۴ ب: صحیح مسلم: ۱/۵۴۴/حدیث/۷۹۰

Marfat.com

قرآن کریم دوسروں سے سننا نبی اکرم ﷺ کی رقت کا سبب

عن عمرو بن مرة قال: قال لي النبي ﷺ: اقرأ عليّ، قلت أقرأ عليک وعليک أنزل! قال: فإني أحب أن أسمعه من غيري فقرأت عليه سورة النساء حتی بلغت فکيف إذا جئنا من کل أمة بشهيد وجئنا بک علی هؤلاء شهيدا، قال: أمسک، فإذا عيناه تذرفان۔ (۵۸)

حضرت عمرو بن مرہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، مَیں نے عرض کیا کہ آپ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے تو پھر مَیں کیسے پڑھ کر سناؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے دوسروں کی قرآت سننا زیادہ پسند ہے، مَیں نے سورۂ نسا کی تلاوت شروع کر دی، جب اس آیت پر پہنچا کہ اس دن لوگوں کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر پیش کریں گے (مفہوم)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ٹھہر جاؤ، مَیں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں سے آنسو زار و قطار بہہ رہے تھے۔

---

(۵۸) الف: صحیح بخاری: ۴/ ۱۶۷۳/ حدیث/ ۴۳۰۶ ب: صحیح مسلم: ۱/ ۵۵۱/ حدیث/ ۸۰۰

Marfat.com

مسجد جا کر قرآن کی تلاوت کثرت نیکی کا سبب

عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه قال: خرج رسول الله ﷺ ونحن في الصفة، فقال أيكم يحب أن يغدو كل يوم إلى بطحان أو إلى العقيق فيأتي منه بناقتين كوماوين في غير إثم ولا قطع رحم؟ فقلنا يا رسول الله نحب ذلک، قال: أفلا يغدو أحدكم إلى المسجد فيعلم أو يقرأ آيتين من كتاب الله عز وجل خير له من ناقتين، وثلاث خير له من ثلاث، وأربع خير له من أربع، ومن أعدادهن من الإبل۔ (۵۹)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے اور ہم لوگ صفہ پر تھے، ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص یہ پسند کرے گا کہ روزانہ بطحان یا عقیق جائے اور وہاں سے بغیر گناہ کیے اور بغیر قطع رحمی کیے دو اونچی اونٹنیاں لے کر آئے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہر شخص اس بات کا طلب گار ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر جو اس بات کا طلب گار ہے وہ کیوں نہ صبح سویرے مسجد جائے اور اللہ کی کتاب سے دو آیتیں خود پڑھے یا پڑھائے، یہ اس کے لیے دو اونٹنیاں لانے سے بہتر ہے، تین آیتوں کا پڑھنا یا پڑھانا تین اونٹنیوں سے بہتر، چار آیتوں کا پڑھنا پڑھانا چار اونٹنیوں سے بہتر ہے، غرض کہ جس قدر زیادہ آیتیں پڑھے یا پڑھائے اسی قدر اونٹنیوں کی تعداد جمع کرنے سے بہتر ہے۔

---

(۵۹) صحیح مسلم: ۱/ ۵۵۲/ حدیث/ ۸۰۳

Marfat.com

قرآن کریم کی تلاوت فرشتوں کی آمد کا سبب

عن أسید بن حضیر قال بینما هو یقرأ من اللیل سورة البقرة وفرسه مربوط عنده، إذ جالت الفرس، فسكت فسكتت، فقرأ فجالت الفرس، فسكت وسكتت الفرس، ثم قرأ فجالت الفرس فانصرف وكان ابنه یحیی قریبا منها، فأشفق أن تصیبه، فلما اجتره رفع رأسه إلى السماء حتى ما یراها، فلما أصبح حدث النبي ﷺ فقال: اقرأ یا ابن حضیر، اقرأ یا ابن حضیر، قال فأشفقت یا رسول الله أن تطأ یحیی وكان منها قریبا فرفعت رأسي فانصرفت إلیه، فرفعت رأسي إلى السماء فإذا مثل الظلة، فیها أمثال المصابیح، فخرجت حتى لا أراها، قال وتدري ماذاک؟ قال: لا، قال: تلک الملائکة دنت لصوتک ولو قرأت لأصبحت ینظر الناس إلیها لا تتواری منهم۔(٦٠)

اسید بن حضیر سے روایت ہے کہ وہ رات میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے کہ ان کا گھوڑا جو وہیں قریب میں باندھا ہوا تھا، بدک گیا، تھوڑی دیر کے لیے انھوں نے قرآن پڑھنا چھوڑ دیا، گھوڑا بھی ٹھیک ہو گیا، پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدک گیا، خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھیک ہو گیا، تیسری بار پڑھنا شروع کیا تو پھر گھوڑے کی وہی کیفیت ہوئی تو اس خوف سے کہ ان کا بیٹا یحییٰ جو قریب ہی میں سو رہا تھا، کو گھوڑے کی چوٹ نہ لگ جائے، قرآن پڑھنا بند کر دیا، اپنے بیٹے کو وہاں

---

(٦٠) الف: صحیح بخاری: ۱۹۱۶/۴ / حدیث/ ۴۷۳۰ ب: صحیح مسلم: ۱/ ۵۴۸ / حدیث/ ۷۹۶

Marfat.com

سے ہٹا کر باہر آئے اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کا ٹکڑا نظر آیا جس میں چراغ کے مانند کوئی چیز تھی، صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آ کر سارا ماجرا کہہ سنایا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن حضیر پڑھتے رہو، ابن حضیر پڑھتے رہو، عرض کیا یا رسول اللہ! یحییٰ کو چوٹ لگ جانے کے ڈر سے مَیں نے پڑھنا موقوف کر دیا ہے، مَیں نے باہر آ کر آسمان کی طرف سر اٹھایا تو بادل کا ٹکڑا نظر آیا، جس میں چراغ کے مانند روشنی تھی، جب مَیں نکلا تو پھر وہ ٹکڑا مجھے نظر نہیں آیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہو سکا کہ وہ ٹکڑا کیا تھا؟ عرض کیا نہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ فرشتے تھے جو تمہاری قرآءت سن کر قریب آ گئے تھے، اگر تم اسی طرح صبح تک پڑھتے رہتے تو عام لوگ بھی اسے دیکھ لیتے اور وہ کسی کی بھی نگاہ سے اوجھل نہیں رہتے۔

Marfat.com

دعا

سونے کے وقت دعا پڑھنا خاتمہ بالخیر کا سبب

عن البراء بن عازب رضي اللہ تعالی عنہ قال: کان رسول اللہ ﷺ إذا أوی إلی فراشہ نام علی شقہ الأیمن ثم قال: أللھم أسلمت نفسي إلیک ووجھت وجھي إلیک وفوضت أمري إلیک وألجأت ظھري إلیک رغبة ورھبة إلیک لا ملجأ ولا منجا منک إلا إلیک، أمنت بکتابک الذي أنزلت ونبیک الذي أرسلت، وقال رسول اللہ ﷺ: من قالھن ثم مات تحت لیلتہ، مات علی الفطرة۔ استرھبوھم من الرھبة ملکوت ملک، مثل رھبوت خیر من رحموت تقول ترھب خیر من أن ترحم. (۶۱)

حضرت برا ابن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب اپنے بستر پر لیٹتے تو دائیں کروٹ سوتے پھر یہ دعا پڑھتے: اے اللہ میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کردیا، تیری طرف پوری طرح متوجہ ہوگیا، اپنے تمام معاملات تیرے حوالے کردیے، تیرا ہی سہارا پکڑ لیا، تیری ہی طرف راغب ہیں اور تیرا ہی خوف بھی ہے، تیرے علاوہ کوئی چارہ ساز نہیں، تیری نازل کی ہوئی کتاب پر میں نے ایمان لایا، تیرے بھیجے ہوئے نبی کو تسلیم کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ پڑھ کر سوئے اور اسی رات اس کی وفات ہوجائے تو وہ فطرت پر یعنی اسلام پر ہی مرے گا۔

---

(۶۱) صحیح بخاری: ۵/ ۲۳۲۷ /حدیث/ ۵۹۵۶

Marfat.com

شرح: اس میں استرھبو ھم جیسا کہ قرآن کریم سورۂ اعراف آیت ۱۱۶ میں موسی علیہ السلام اور فرعون کے جادوگروں کے واقعہ میں آیا ہے، کا لفظ ''رھبة'' سے ماخوذ ہے، یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ملک اور ملکوت ہوتا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ خوف کی حالت میں رہنا رحمت الٰہی کی آس لگائے رکھنے سے بہتر ہے اور کہا جاتا ہے کہ خوف الٰہی کی کیفیت رحمت خداوندی کی کیفیت سے بہتر ہے۔

Marfat.com

دعائے سید الاستغفار جنت میں جانے کا سبب

عن شداد بن أوس عن النبي ﷺ قال: سید الاستغفار أن یقول العبد أللھم أنت ربي لا إله إلا أنت خلقتني و أنا عبدک، و أنا علی عهدک و وعدک ماستطعت، أعوذ بک من شر ما صنعت، أبوء لک بنعمتک عليّ، و أبوء بذنبي فاغفر لي، فإنه لا یغفر الذنوب إلا أنت، من قالها من النهار موقنا بها، فمات من یومه قبل أن یمسي فهو من أهل الجنة، و من قالها من اللیل و هو موقن بها فمات قبل أن یصبح، فهو من أهل الجنة۔ (٦٢)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ اس طرح دعا کرے: اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، جس قدر ممکن ہو سکے گا میں تیرے عہد کا پابند رہوں گا، میں اپنی کی ہوئی برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اعتراف بھی کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، لہٰذا میری مغفرت فرما، کیوں کہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔ فرمایا: جس نے بھی اس دعا کو یقین کے ساتھ صبح میں پڑھ لیا، اگر شام سے پہلے پہلے اس کی موت ہوگئی تو جنتی ہے، اسی طرح اگر کسی نے رات میں پڑھا اور صبح سے پہلے اس کی موت ہوگئی تو وہ جنتی ہے۔

(٦٢) صحیح بخاری: ۵/ ۲۳۲۴/حدیث/ ۵۹۴۷

Marfat.com

دعامیں کسی گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ کرنا دعا کی قبولیت کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ أنه قال: لا يزال يستجاب للعبد ما لم يدع بإثم أو قطيعة رحم ما لم يستعجل، قيل يا رسول الله ما الاستعجال؟ قال: يقول قد دعوت وقد دعوت فلم أر يستجيب لي فيستحسر عند ذلك ويدع الدعاء۔ (۶۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بندہ جب تک کسی گناہ یا قطع رحمی کا سوال نہ کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، اگر جلد بازی سے کام نہ لے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ یہ کہے کہ میں نے دعا کی، میں نے دعا کی، مگر میری دعا قبول ہی نہیں ہوئی، اس پر وہ افسوس کا اظہار کرے اور پھر دعا ہی کرنا چھوڑ دے۔

(۶۳) صحیح مسلم: ۴/۲۰۹۶/حدیث/۲۷۳۵

Marfat.com

غائبانے میں دعا کرنا قبولیت کا سبب

عن صفوان وهو بن عبد الله بن صفوان وكانت تحته أم الدرداء قال: قدمت الشام فأتيت أبا الدرداء في منزله فلم أجده، ووجدت أم الدرداء فقالت أتريد الحج العام؟ فقلت: نعم، قالت فادع الله لنا بخير فإن النبي ﷺ كان يقول: دعوة المرء المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة، عند رأسه ملك موكل كلما دعا لأخيه بخير قال الملك الموكل به أمين ولك بمثل، قال فخرجت إلى السوق فلقيت أبا الدرداء فقال لي مثل ذلك يرويه عن النبي ﷺ۔ (٦٤)

حضرت صفوان بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ میں ملک شام آیا تو میں ابودردا کے گھر آیا تو میں نے انھیں گھر میں نہیں پایا، مگر ام دردا گھر میں موجود تھیں، انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اس سال حج کے لیے جا رہے ہو؟ میں نے کہا، ہاں، انھوں نے کہا میرے لیے اللہ تعالی کی بارگاہ میں خیر کی دعا کرنا، کیوں کہ نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے حق میں اس کی پیٹھ کے پیچھے قبول ہوتی ہے، اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ رہتا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کے لیے خیر کی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالی تمھیں بھی اسی طرح نوازے، کہتے ہیں کہ میں جب بازار کی طرف نکلا تو ابودردا سے میری ملاقات ہوئی تو انھوں نے بھی یہی بات مجھ سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا۔

---

(٦٤) صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۹۴/ حدیث/ ۲۷۳۳

Marfat.com

اخلاقیات

برائیوں کی کثرت تباہی کا سبب

عن زينب ابنة جحش رضي الله تعالى عنهما أن النبي ﷺ دخل عليها فزعا يقول: لا إله إلا الله ويل للعرب من شر قد اقترب، فتح اليوم من ردم يأجوج وماجوج مثل هذه، وحلق باصبعه الإبهام والتي تليها، قالت زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله أنهلك وفينا الصالحون؟ قال: نعم إذا كثر الخبث۔ (٦٥)

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ایک روز ان کے پاس آئے اور نہایت گھبرائی ہوئی صورت میں کہہ رہے تھے **لا إله إلا الله** ایک فتنے کی وجہ سے عربوں کی تباہی مقدر ہو چکی، آج ہی یاجوج وماجوج کی بندھ کھول دی گئی، اس کی مثال دیتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور اس سے ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنایا۔ حضرت زینب بنت جحش نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہمارے درمیان نیک لوگ ہوں گے، اس کے باوجود ہم تباہ کر دیے جائیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ہاں! جب تمہارے درمیان برائی کی کثرت ہو جائے گی تو وہ تمہاری تباہی کا سبب بن جائے گی۔

---

(٦٥) الف: صحیح بخاری: ۳/۱۲۲۱/حدیث/۳۱۶۸ ب: صحیح مسلم: ۴/۲۲۰۷/حدیث/۲۸۸۰

Marfat.com

جہالت، زنا اور عورتوں کی کثرت قرب قیامت کا سبب

عن أنس رضي الله تعالى عنه قال: لأحدثنكم حديثا لا يحدثكم أحد بعدي سمعت رسول الله ﷺ يقول: من أشراط الساعة أن يقل العلم ويظهر الجهل ويظهر الزنا وتكثر النساء ويقل الرجال حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد۔(٦٦)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں آج تم سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں کہ تم سے میرے بعد کوئی بھی ایسی حدیث بیان نہیں کرے گا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم کی کمی ہو جائے گی، جہالت کی کثرت ہو جائے گی، زنا عام ہو جائے گا، عورتوں کی تعداد مردوں سے کہیں زیادہ ہو جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں پر صرف ایک مرد نگراں ہوگا۔

(٦٦) الف: صحیح بخاری: ۱/ ۸۱ / حدیث/ ۸۱ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۵۶ / حدیث/ ۲۶۷۱

Marfat.com

دوسرے کے والدین کو گالی دینا اپنے والدین کو گالی دینے کا سبب

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما أن رسول الله ﷺ قال: من الكبائر شتم الرجل والديه، قالوا يا رسول الله وهل يشتم الرجل والديه؟ قال: نعم يسب أبا الرجل فيسب أباه ويسب أمه فيسب أمه۔ (٦٧)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کا اپنے والدین کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا کوئی انسان اپنے والدین کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب کوئی انسان دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ دوسرا شخص بھی اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور جب وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ بھی اس کی ماں کو اس کے جواب میں گالی دیتا ہے۔

---

(٦٧) صحیح مسلم: ۱/ ۹۲/ حدیث/ ۹۰

Marfat.com

زبان تمام برائیوں کا سبب

عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه قال: كنت مع النبي ﷺ في سفر فأصبحت يوما قريبا منه ونحن نسير، فقلت يا رسول الله أخبرني بعمل يدخلني الجنة ويباعدني من النار، قال:لقد سألتني عن عظيم وإنه ليسير على من يسره الله عليه، تعبد الله ولا تشرك به شيئا وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت، ثم قال: ألا أدلك على أبواب الخير؟ الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار وصلاة الرجل من جوف الليل، قال ثم تلا: "تتجافى جنوبهم عن المضاجع" حتى بلغ يعملون، ثم قال ألا أخبرك برأس الأمر كله وعموده وذروة سنامه؟ بلى يا رسول الله، قال: رأس الأمر الإسلام، وعموده الصلاة، وذروة سنامه الجهاد، ثم قال: ألا أخبرك بملاك ذلك كله؟ قلت بلى يا نبي الله، فأخذ بلسانه قال: كف عليك هذا، فقلت يا نبي الله وإنا لمؤاخذون بما نتكلم به؟ فقال، ثكلتك أمك يا معاذ، وهل يكب الناس في النار على وجوههم أو على مناخرهم إلا حصائد ألسنتهم. (٦٨)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اور بہت قریب سے ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا، مَیں

---

(٦٨) سنن ترمذی: ١١/٥ / حدیث ٢٦١٦

☆ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

Marfat.com

نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے ایسا کام بتائیں جو جنت میں جانے کا سبب اور جہنم سے دوری کا سبب بن سکے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم نے بہت اہم سوال کیا ہے اور جس کے لیے اللہ تعالی اس میں آسانیاں فرمائے اس کے لیے تو بہت آسان ہے، اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز پڑھو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور حج ادا کرو۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا مَیں تمہیں اچھائیوں کے دروازوں کا پتہ نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کرتا ہے جیسے پانی آگ کو سرد کر دیتا ہے اور رات کی تنہائی میں انسان کی نماز بھی گناہوں کو ختم کرنے میں مدد کرتی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت فرمائی، جس کا مفہوم یہ تھا کہ ان کے پہلوان کی خواب گاہوں سے الگ رہتے ہیں، جب **"یعملون"** پر پہنچے تو فرمایا کیا مَیں تمہیں تمام معاملات کی اصل، اس کا ستون اور اس کی بلندی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ مَیں نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام تمام چیزوں کی اصل ہے، نماز اس کا ستون ہے اور جہاد اس کی بلندی ہے۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں ایسی چیز نہ بتاؤں جو ان سب چیزوں کی اصل ہے؟ مَیں نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اپنی زبان پر کنٹرول کر لو، مَیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ جو باتیں کرتے ہیں اس پر ہماری پکڑ کی جائے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاذ تمہاری ماں تم پر روئے، لوگ اپنی زبان ہی سے نکلی ہوئی بات کے سبب میں اپنے چہرے یا اپنے نتھنوں کے بل گھسیٹ کر پھینک دیے جائیں گے☆۔

Marfat.com

سلام میں پہل کرنا انسان کی اچھائی کا سبب

عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال: لا يحل لرجل أن يهجر أخاه فوق ثلاث ليال، يلتقيان فيعرض هذا ويعرض هذا، وخيرهما الذي يبدأ بالسلام۔ (٦٩)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی انسان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن اور تین رات سے زیادہ بات چیت کرنا چھوڑ دے اور جب ایک دوسرے سے ملیں تو منہ ٹیڑھا کر کے ملیں، ان میں سب سے اچھا ہے وہ جو سلام کر کے بات چیت شروع کر دے۔

---

(٦٩) الف: صحیح بخاری: ۵/ ۲۲۵/ حدیث/ ۵۷۲۷ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۱۹۸۴/ حدیث/ ۲۵۶۰

Marfat.com

متکبرانہ لباس پہننا رحمت الٰہی سے دوری کا سبب

عن عبد اللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنهما عن النبي ﷺ قال: من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله إليه يوم القيامة، فقال أبو بكر: إن أحد شقي ثوبي يسترخي إلا أن أتعاهد ذلک منه، فقال رسول الله ﷺ: إنک لست ممن يصنعه ذلک خيلاء۔ (۷۰)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو ٹخنوں سے نیچے کپڑے کو بطور تکبر لٹکا کر پہنتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، میرے کپڑوں کا ایک کنارہ زیادہ نیچے تک لٹک جاتا ہے تاہم میں آئندہ خیال رکھوں گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (ابوبکر) آپ کے کپڑے لٹکنے کا سبب تکبر نہیں ہے۔

(۷۰) الف: صحیح بخاری: ۵/۲۱۸۱/حدیث/۵۴۴۷ ب: صحیح مسلم: ۳/۱۶۵۱/حدیث/۲۰۸۵

Marfat.com

بروں سے پرہیز کا سبب برائی سے بچنا ہے

عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: استأذن رجل على رسول الله ﷺ فقال: ائذنوا له، بئس أخو العشيرة أو بن العشيرة، فلما دخل ألان له الكلام، قلت: يا رسول الله ﷺ قلت الذي قلت ثم ألنت له الكلام؟! قال. أي عائشة إن شر الناس من تركه الناس أو ودعه الناس اتقاء فحشه۔ (۷۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے اجازت دے دو، یہ نہایت ہی برا شخص ہے، جب وہ اندر داخل ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے بڑے نرم لہجے میں گفتگو کی، جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے تو اس کے بارے میں کچھ اور کہا تھا اور جب وہ اندر آیا تو نہایت نرم لہجے میں آپ نے اس سے بات چیت کی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا برا انسان وہ ہے کہ لوگ اس کی برائی سے بچنے کے لیے اس کے ملنے جلنے سے پرہیز کریں۔

---

(۷۱) صحیح بخاری: ۵/۲۲۵۰/ حدیث/۵۷۰۷

Marfat.com

غسل خانے میں پیشاب کرنا بیماری کا سبب

عن عبد اللہ بن مغفل قال: قال رسول اللہ ﷺ: لا یبولن أحدکم في مستحمه ثم یغتسل فیه، قال أحمد ثم یتوضأ فیه فإن عامة الوسواس منه۔
(۷۲)

حضرت عبداللہ بن مغفل روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب نہ کرے اور پھر اسی میں غسل بھی کرے، امام احمد کی روایت کے مطابق غسل کے بدلے وضو کا ذکر ہے اور پھر یہ ہے کہ عام طور پر یہ (غسل خانے میں پیشاب کرنا) بیماریوں کا سبب ہوتا ہے۔

(۷۲) سنن ابوداؤد: ۱/۷/حدیث/۲۷

Marfat.com

مال و دولت

دنیا کی تابنا کی نبی اکرم ﷺ کے اندیشے کا سبب

عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه أن النبي ﷺ جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا حوله فقال إني مما أخاف عليكم من بعدي ما يفتح عليكم من زهرة الدنيا وزينتها، فقال رجل يا رسول الله ﷺ أو يأتي الخير بالشر؟ فسكت النبي ﷺ، فقيل له ما شأنک تكلم النبي ﷺ ولا يكلمک؟ فرأينا أنه ينزل عليه، قال فمسح عنه الرحضاء فقال أين السائل، وكأنه حمده، فقال إنه لا يأتي الخير بالشر وإن مما ينبت الربيع يقتل أو يلم إلا آكلة الخضراء اختلفا حتى إذا امتدت خاصرتاها استقبلت عين الشمس فثلطت وبالت ورتعت، وإن هذا المال خضرة حلوة فنعم صاحب المسلم ما أعطى منه المسكين واليتيم وابن السبيل، أو كما قال النبي ﷺ، وإنه من يأخذ بغير حقه ليث يأكل ولا يشبع ويكون كلاهما عليه يوم القيامة۔ (۷۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنے بعد تم پر دنیا کی زیب و زینت اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اندیشہ کرتا ہوں۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا اچھائی کے ساتھ

(۷۳) الف: صحیح بخاری: ۲/ ۵۳۲/ حدیث/ ۱۳۹۶ ب: صحیح مسلم: ۲/ ۷۲۸/ حدیث/ ۱۰۵۲

Marfat.com

ساتھ برائی بھی آتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے تو اس شخص سے لوگ کہنے لگے تم نے کیسی بات کردی کہ نبی اکرم ﷺ تم سے بات ہی نہیں کر رہے ہیں۔ اسی درمیان ہم نے دیکھا کہ وحی نازل ہو رہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے چہرے سے پسینہ پوچھا اور فرمایا سوال کرنے والا کہاں ہے؟ راوی کہتے ہیں ایسا لگا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی تعریف کی، پھر فرمایا: اچھائی برائی لے کر نہیں آتی، جن چیزوں کو موسم بہار اگاتا ہے ان میں کچھ ایسی ہیں جو جانوروں کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے یا کم از کم جانور ہلاکت کے قریب پہنچ جاتے ہیں، تاہم ایسا جانور جو سبزہ کھاتا ہے تو اس کی کوکھیں بھر جاتی ہیں اور دھوپ میں آکر لوٹ پوٹ کرتا اور پیشاب کرتا ہے پھر واپس جا کر چرنے لگ جاتا ہے۔ بلاشبہ یہ مال تروتازہ اور میٹھا ہے، خوش نصیب ہے وہ مسلمان جو اس سے غریبوں، یتیموں اور مسافر کو بھی دیتا ہے، اور جو مال کو اس کے حق کے علاوہ لیتا ہے وہ اس جانور کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف ہوں گے۔

Marfat.com

مال ودولت انسان کی آزمائش کا سبب

عن کعب بن عیاض رضي اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبي ﷺ یقول: إن لكل أمة فتنة وفتنة أمتي المال۔ (۷۴)

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کی کچھ نہ کچھ آزمائش تھی، میری امت کی آزمائش کا سبب مال ہے☆۔

---

(۷۴) سنن ترمذی: ۴/۵۶۹/حدیث/۲۳۳۶

☆امام ترمذی نے سنن میں اس حدیث کی تخریج کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن، صحیح اور غریب ہے، اس حدیث کو ہم معاویہ بن صالح کے حوالے سے جانتے ہیں۔

Marfat.com

انفاق فی سبیل اللہ برائی سے بچنے کا سبب

عن أبي أمامة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ: يا ابن آدم إنک أن تبذل الفضل خير لک و أن تمسکه شر لک، ولا تلام علی کفاف، وابدأ بمن تعول، واليد العليا خير من اليد السفلی۔ (۷۵)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے: اے ابن آدم جو مال و دولت تمہاری ضرورت سے فاضل ہو اگر اسے اللہ کے راستے میں خرچ کر دو تو تمہارے لیے بہتری ہے اور اگر تم اسے اپنے پاس جمع رکھو تو تمہارے لیے برائی ہے اور ضرورت کے مطابق رکھنے پر کوئی ملامت بھی نہیں، خرچ کا عمل اپنے اہل وعیال سے شروع کرو، دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

---

(۷۵) صحیح مسلم: ۲/۷۱۸/حدیث/۱۰۳۶

Marfat.com

محتاجی دست سوال دراز کرنے کا سبب

عن قبیصة بن مخارق الهلالي قال: تحملت حمالة فأتيت رسول الله ﷺ أسأله فيها، فقال أقم حتى تأتينا الصدقة فنأمر لک بها، قال، ثم قال: یا قبیصة إن المسألة لا تحل إلا لأحد ثلاثة

[۱] رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسک

[۲] ورجل أصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قوما من عيش أو قال سدادا من عيش

[۳] ورجل أصابته فاقة حتى يقوم ثلاثة من ذوي الحجا من قومه لقد أصابت فلانا فاقة فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو قال سدادا من عيش، فما سواهن من المسألة يا قبیصة سحتا يأكلها صاحبها سحتا۔(۷٦)

حضرت قبیصہ بن مخارق روایت کرتے ہیں کہ مَیں ایک قرض کا ضمانت دار بن گیا تھا، مَیں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر آیا کہ اس کے لیے کچھ مانگ لوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انتظار کرو حتی کہ صدقے کا کوئی مال آجائے تو اس سے تمہیں دے دوں، اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے قبیصہ! تین لوگوں کے علاوہ کسی کے لیے مانگنا جائز نہیں۔

[۱] ایسا شخص جو کسی کے قرض کا ضمانت دار بن گیا ہو تو اس کے لیے مانگنا جائز ہے

(۷٦) صحیح مسلم: ۲/ ۷۲۲/ حدیث/ ۱۰۴۴

Marfat.com

اور جب ضرورت کے مطابق اسے مل جائے تو مانگنا چھوڑ دے۔

[۲] ایسا شخص جس پر کوئی ایسی آفت آن پڑی جس کی وجہ سے اس کے سارے مال برباد ہو جائیں تو اس کے لیے بھی مانگنا اس وقت تک جائز ہے جب تک کہ اسے زندگی گزارنے کے مطابق سامان نہ مل جائے۔

[۳] ایسا شخص جو فاقہ کشی میں مبتلا ہو جائے اور اس کی قوم کے تین دانش مند لوگ اس کی فاقہ کشی کی گواہی بھی دیں کہ فلاں فاقہ کش ہو گیا ہے تو اس کے لیے بھی مانگنا اس وقت تک جائز ہے جب تک کہ اپنی ضرورت زندگی کے مطابق اسے سامان مل نہ جائے۔

اے قبیصہ! ان تین صورتوں کے علاوہ مانگنا حرام ہے اور اس کے علاوہ مانگنے والا حرام کھاتا ہے۔

Marfat.com

اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا زیادہ اجر کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: دينار أنفقته في سبيل الله، و دينار أنفقته في رقبة، و دينار تصدقت به على مسكين، و دينار أنفقته على أهلك، أعظمها أجرا الذي أنفقته على أهلك۔ (۷۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دینار تم نے اللہ تعالی کے راستے میں خرچ کیا، ایک دینار تم نے غلام آزاد کرنے میں خرچ کیا، ایک دینار مسکین کو صدقہ کر دیا اور ایک دینار تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا، تو جو دینار تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا وہ سب سے زیادہ اجر کا سبب بنتا ہے۔

---

(۷۷) صحیح مسلم: ۲/ ۶۹۲/ حدیث/ ۹۹۵

Marfat.com

صلہ رحمی، درازی عمر اور رزق میں وسعت کا سبب

عن أنس بن مالک رضي الله تعالی عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول:
من سره أن يبسط له في رزقه أو ينسأ له في رجاء فليصل رحمه. (۷۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ سن کر خوش ہونا چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو جائے یا اس کی موت مؤخر کر دی جائے اسے صلہ رحمی کرنا چاہیے۔

(۷۸) الف: صحیح بخاری: ۲/ ۲۸/ حدیث/ ۱۹۶۱ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۱۹۸۲/ حدیث/ ۲۵۵۷

Marfat.com

کمزور و ناتواں لوگ رزق کا سبب

عن مصعب بن سعد رضي اللہ تعالی عنهما قال: رأى سعد رضي اللہ تعالی عنه أن له فضلا على من دونه، فقال النبي ﷺ هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم۔ (۷۹)

مصعب بن سعد اپنے والد سعد کے بارے میں کہتے ہیں کہ انھیں یہ خیال ہوا کہ وہ ایسے لوگوں سے بہتر ہیں جو کسی بھی اعتبار سے ان سے کمتر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو کہ کمزور و ناتواں لوگ ہی تمہارے رزق کا سبب ہیں۔

---

(۷۹) صحیح بخاری: ۱۰۵۹/۳/ حدیث ۲۷۳۹

Marfat.com

ظاہری فقر وفاقہ حقیقی برتری کا سبب

عن سهل بن سعد الساعدي رضي الله تعالى عنه أنه قال: مر رجل على رسول الله ﷺ فقال لرجل عنده جالس ما رأيک في هذا؟ فقال: رجل من أشراف الناس، هذا والله حري إن خطب أن ينكح، وإن شفع أن يشفع، قال، فسكت رسول الله ﷺ، ثم مر رجل فقال له رسول الله ﷺ ما رأيک في هذا؟ فقال يا رسول الله ﷺ هذا رجل من فقراء المسلمين، هذا حري إن خطب أن لا ينكح، وإن شفع أن لا يشفع، وإن قال أن لا يسمع لقوله، فقال رسول الله ﷺ: هذا خير من ملأ الأرض مثل هذا۔(٨٠)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک دوسرے شخص سے پوچھا، یہ جو شخص ابھی گیا ہے اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ اس شخص نے جواب دیا یہ تو بڑا معزز انسان ہے اور خدا کی قسم! اس کا مقام و مرتبہ تو اس قدر ہے کہ اگر کسی کے ہاں شادی کا پیغام دے تو اسے فوراً قبول کر لینا چاہیے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی بات فوراً مان لینی چاہیے۔ سہل کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے کہ ایک دوسرا شخص گزرا، دوبارہ نبی اکرم ﷺ نے اسی شخص سے پوچھا اس دوسرے شخص کے بارے میں تمہارا خیال ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو مسلمانوں میں ایک محتاج شخص ہے،

(٨٠) الف: صحیح بخاری: ٥/٢٣٦٩ / حدیث/ ٦٠٨٢

Marfat.com

اگر کسی کے ہاں نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام رد کر دینا چاہیے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی بات نہیں ماننی چاہیے اور اگر کوئی بات کہے تو اس پر کان بھی نہیں دھرنا چاہیے۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دوسرا شخص روئے زمین کے تمام لوگوں سے بہتر ہے۔

Marfat.com

زیادہ حیثیت والوں کو دیکھنا نعمت خداوندی کی ناقدری کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: أنظروا إلى من أسفل منكم ولا تنظروا إلى من هو فوقكم فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة الله۔ (۸۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے سے نیچے والوں کو دیکھو، جو تم سے اوپر ہیں انھیں مت دیکھو، کیوں کہ اس سے اللہ کی نعمت کی ناقدری کا خیال تمہارے دل میں آئے گا۔

(۸۱) صحیح مسلم: ۴/۲۲۷۵/حدیث/۲۹۶۳

Marfat.com

اللہ تعالی پر کامل اعتماد نجات کا سبب

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: خرج علينا النبيﷺ يوما فقال: عرضت على الأمم فجعل يمر النبي معه الرجل، والنبي معه الرجلان، والنبي معه رهط، والنبي ليس معه أحد، قيل انظر فرأيت سوادا كثيرا سد الأفق، فقيل لي انظر هكذا وهكذا، فرأيت سوادا كثيرا سد الأفق، فقيل هؤلاء أمتك ومع هؤلاء سبعون ألفا يدخلون الجنة بغير حساب، فتفرق الناس ولم يبين لهم، فتذاكر أصحاب النبيﷺ فقالوا أما نحن فولدنا في الشرك ولكنا آمنا بالله ورسوله ولكن هؤلاء هم أبناؤنا، فبلغ النبيﷺ فقال: هم الذين لا يتطيرون ولا يسترقون ولا يكتوون وعلى ربهم يتوكلون، فقام عكاشة بن محصن فقال أمنهم أنا يا رسول اللهﷺ؟ قال: نعم، فقام أخر فقال أمنهم أنا؟ فقال: سبقك بها عكاشة۔(۸۲)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرمﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے اگلی امتیں دکھائی گئیں ہیں، مَیں نے دیکھا کہ ایک نبی کے ساتھ صرف ایک ہی ماننے والا گزرا، ایک دوسرے نبی کے ساتھ صرف دو لوگ تھے، ایک اور نبی کے ساتھ ایک جماعت دیکھا اور ایک ایسا نبی بھی دیکھا جس کے ساتھ کوئی شخص نہیں تھا، یعنی اس کا کوئی ماننے والا نہیں تھا۔ پھر

---

(۸۲)الف: صحیح بخاری:۵/۲۱۷۰/حدیث/۵۴۲۰ ب: صحیح مسلم:۱/۱۹۹/حدیث/۲۲۰

Marfat.com

مَیں نے ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے آسمان کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا، مجھ سے کہا گیا کہ اس طرف اور اس طرف دیکھئے، مَیں نے دیکھا کہ ایک بڑی جماعت ہے جس سے پورا آسمان بھرا ہوا ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ بغیر کسی حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، پھر صحابہ کرام منتشر ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے اس کی کوئی وجہ ذکر نہیں کی۔ صحابہ کرام آپس میں باتیں کرنے لگے کہ ہم نے اپنی آنکھیں شرک کے ماحول میں کھولی تھیں، مگر ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے، یہ لوگ ہماری اولاد ہوں گے۔ نبی اکرم ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو پرندے اڑاتے ہیں، نہ تنتر منتر کرتے ہیں اور نہ ہی داغ لگاتے ہیں، وہ صرف اپنے رب پر اعتماد کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مَیں ان میں سے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں تم ان ہی میں سے ہو، پھر ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا مَیں بھی اس جماعت میں سے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عکاشہ تم پر سبقت لے گئے۔

Marfat.com

کفر دنیا بٹورنے کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالی عنه أن رسول الله ﷺ ضافه ضيف وهو كافر، فأمر له رسول الله ﷺ بشاة فحلبت فشرب حلابها، ثم أخرى فشربه، ثم أخرى فشربه حتى شرب حلاب سبع شياه، إنه أصبح الراوى، فأمر له رسول الله ﷺ بشاة فشرب حلابها، ثم أمر بأخرى فلم يستتمها، فقال رسول الله ﷺ: المؤمن يشرب في معي واحد والكافر في سبعة أمعاء۔ (۸۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک کافر کی مہمان نوازی کی، نبی اکرم ﷺ نے بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا، اس کافر نے پورا دودھ پی لیا، دوسری بکری دوہی گئی، اس نے اس کا بھی دودھ پی لیا، تیسری دوھ کر لائی گئی اس کا بھی پورا دودھ اس نے پی لیا، یہاں تک کہ سات بکریاں دوھ کر لائی گئیں اس نے ساتوں بکریوں کا دودھ پی لیا۔ صبح جب وہ بیدار ہوتو نبی اکرم ﷺ نے پھر اس کے لیے دودھ دوہنے کا حکم دیا، اس نے دودھ پی لیا، دوسری بکری دوھ کر لائی گئی تو اس کا پورا دودھ وہ نہیں پی سکا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنے ایک آنت کو بھرتا ہے اور کافر اپنی سات آنتوں کو بھرتا ہے۔

(۸۳) صحیح مسلم: ۳/ ۱۶۳۲/ حدیث/ ۲۰۶۳

Marfat.com

جامع اعمال

ذکر خداوندی تمام نیکیوں کا سبب

عن عبد اللہ بن بسر رضي اللہ تعالی عنه قال: جاء أعرابیان إلی رسول اللہ ﷺ فقال أحدهما: یا رسول اللہ أی الناس خیر؟قال: من طال عمره وحسن عمله وقال الأخر: یا رسول اللہ إن شرائع الإسلام قد کثرت عليّ فمرني بأمر أتشبث به، قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ عز وجل. (۸۴)

حضرت عبداللہ بن بسر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو دیہاتی آئے، ایک نے سوال کیا یا رسول اللہ! سب سے اچھا انسان کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور جس کا کام اچھا ہو، دوسرے نے عرض کیا اسلامی قوانین بہت زیادہ ہیں، صرف ایک ایسی بات کی رہنمائی فرمائیں جو تمام قوانین پر آسانی سے عمل کرنے کا سبب بن جائے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے ذکر سے ہر وقت اپنی زبان کو سرشار رکھو☆-

---

(۸۴) الف: مسند امام احمد: ۲۹/۰ ۲۴۰/حدیث/۱۷۶۹۸ ب: سنن ترمذی: ۵/۴۲۸/حدیث/۳۳۷۵

☆ امام ترمذی نے اس حدیث کو معناً ذکر کیا ہے اور فرمایا یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے-

Marfat.com

دو کلمے ہدایت اور نجات کا سبب

عن عمران بن حصين رضي الله تعالى عنهما قال: قال النبي ﷺ لأبي: يا حصين كم تعبد اليوم إلها؟ قال أبي سبعة، ستة في الأرض وواحد في السماء، قال فأيهم تعد لرغبتک ورهبتک؟ قال الذي في السماء، قال: يا حصين أما أنک لو أسلمت علمتک كلمتين تنفعانک، قال فلما أسلم حصين قال يا رسول الله علمني الكلمتين اللتين وعدتني، فقال: قل أللهم ألهمني رشدي وأعذني من شر نفسي۔ (٨٥)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے والد سے پوچھا اے حصین! دن بھر میں کتنے معبود کی پرستش کرتے ہو؟ میرے والد نے جواب دیا سات معبودوں کی، چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں، پھر پوچھا جب تم پریشان ہوتے ہو تو کسے پکارتے ہو؟ جواب دیا جو آسمان میں ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے حصین! اگر تم اسلام لے آؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمے بتاؤں گا جس سے تمہیں بڑا فائدہ ہوگا، عمران کہتے ہیں کہ جب حصین مسلمان ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دو کلمے آپ مجھے بتائیے جس کا کہ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہو: ''اے اللہ میری رہنمائی فرما اور مجھے اپنے نفس کے شر سے محفوظ فرما☆''۔

---

(٨٥) سنن ترمذی: ٥/٥١٩/ حدیث ر ٣٤٨٣

☆ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

Marfat.com

دو کلمے میزان عمل کو باوزن بنانے کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي ﷺ قال: كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان، حبيبتان إلى الرحمن سبحان الله العظيم، سبحان الله وبحمده۔ (٨٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے زبان پر بڑے ہی ہلکے پھلکے ہیں، میزان عمل پر بڑے بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بڑے پیارے ہیں، وہ یہ ہیں: **سبحان الله العظيم، سبحان الله وبحمده**۔

(٨٦) الف: صحیح بخاری: ۵/ ۲۳۵۲/ حدیث/ ۶۰۴۳ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۷۲/ حدیث/ ۲۶۹۴

Marfat.com

متفرقات

نبی اکرم ﷺ کی جدائی کی خبر حضرت معاذ کے رونے کا سبب

عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه قال: لما بعثه رسول الله ﷺ إلى اليمن، خرج معه رسول الله ﷺ يوصيه ومعاذ راكب ورسول الله ﷺ يمشي تحت راحلته، فلما فرغ قال يا معاذ إنک عسى أن لا تلقاني بعد عامي هذا أو لعلک أن تمر بمسجدي هذا أو قبري فبكى معاذ جشعا لفراق رسول الله ﷺ، ثم التفت فأقبل بوجهه نحو المدينة فقال: إن أولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا۔ (۸۷)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے انھیں یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو انھیں رخصت کرنے کے لیے کچھ دور تک چلے، اس دوران نبی اکرم ﷺ حضرت معاذ کو وصیت کرتے جا رہے تھے، معاذ اپنی سواری پر سوار تھے اور نبی اکرم ﷺ پیدل چل رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ جب وصیت کر چکے تو فرمایا: معاذ شاید تم اگلے سال مجھ سے ملاقات نہیں کر سکو گے، یا یہ فرمایا کہ اگلے سال تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو گے یا میری قبر کے

---

(۸۷) الف: مسند امام احمد: ۳۶/۶ ۷۶/۳ /حدیث/ ۲۲۰۵۲ ب: مجمع الزوائد: ۸/ ۵۹۰ /حدیث/ ۱۴۲۳۸

☆ امام ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کو امام احمد نے دو سندوں سے ذکر کیا ہے ---- راشد بن سعد اور عاصم بن حمید کے علاوہ تمام رجال صحیح کے رجال ہیں اور یہ دونوں ثقہ ہیں۔

Marfat.com

پاس سے، حضرت معاذ نبی اکرم ﷺ کی جدائی کا ذکر خود ان کی زبان مبارک سے سن کر گھبرا گئے اور رو پڑے۔ نبی اکرم ﷺ نے مدینے کی طرف رخ کر کے فرمایا: سب سے قریب ترین لوگ مجھ سے وہ ہوں گے جو متقی ہیں، خواہ ان کا تعلق کہیں سے ہو اور وہ کوئی بھی ہو☆۔

Marfat.com

ہر حال میں صبر مومنوں پر انعام خداوندی کا سبب

عن صهيب رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ: عجبا لأمر المؤمن إن أمره كله خير وليس ذاك لأحد إلا للمؤمن، إن أصابته سراء شكر فكان خيرا له وإن أصابته ضراء صبر فكان خيرا له۔ (۸۸)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کے معاملات بڑے تعجب خیز ہیں، کیوں کہ ان کا ہر کام خوش آئند ہے اور یہ شرف صرف مومنوں کو ہی حاصل ہے، اگر اسے خوشیاں ملتی ہیں اور اس پر وہ صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے اچھی چیز ہے اور اگر کسی مشکلات سے دو چار ہوتا ہے پھر اس پر وہ صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے خوشیوں کی نوید ہے۔

(۸۸) صحیح مسلم: ۴/ ۲۲۹۵/ حدیث/ ۲۹۹۹

Marfat.com

اچھے کام پر تعریف کرنا پیشگی بشارت کا سبب

عن أبي ذر رضي الله تعالى عنه قال: قيل لرسول الله ﷺ أرأيت الرجل يعمل العمل من الخير ويحمده الناس عليه؟ قال: تلک عاجل بشری المؤمن۔(۸۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے کسی نے کہا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر وہ کوئی اچھا کام کرتا ہے تو لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے لیے پیشگی بشارت ہے۔

(۸۹) صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۳۴/حدیث/ ۲۶۴۲

Marfat.com

جانور پر ظلم کرنا جہنم کا سبب

عن عبد اللہ بن عمر رضي اللہ تعالی عنهما أن رسول اللہ ﷺ قال: عذبت امرأة في هرة حبستها حتى ماتت جوعا، فدخلت فيها النار، قال فقال (واللہ أعلم): لا أنت أطعمتها ولا سقيتها حين حبستها، ولا أنت أرسلتها فأكلت من خشاش الأرض۔ (۹۰)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ایک عورت کو اللہ تعالیٰ نے صرف اس لیے جہنم کے عذاب میں ڈالا کہ اس نے ایک بلی کو بھوکا باندھے رکھا یہاں تک کہ وہ مرگئی- اللہ تعالیٰ نے اس عورت سے فرمایا تم نے نہ تو اسے کھانا کھلایا اور نہ ہی پانی دیا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ زمین سے کیڑے مکوڑے کھالے-

---

(۹۰) الف: صحیح بخاری: ۲/ ۸۳۴/ حدیث/ ۲۲۳۶ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۲۰۲۲/ حدیث/ ۲۲۴۲

Marfat.com

نااہل کو منصب دینا قیامت کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: بينما النبي ﷺ في مجلس يحدث القوم جاءه أعرابي فقال: متى الساعة؟ فمضى رسول الله ﷺ يحدث، فقال بعض القوم: سمع ما قال فكره ما قال، وقال بعضهم: بل لم يسمع حتى إذا قضى حديثه قال: أين أراه السائل عن الساعة؟ قال: ها أنا يا رسول الله ﷺ، قال: فإذا ضيعت الأمانة فانتظر الساعة، قال: كيف إضاعتها؟ قال: إذا وسد الأمر إلى غير أهله فانتظر الساعة۔ (۹۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک مجلس میں لوگوں سے خطاب فرمارہے تھے کہ ایک دیہاتی آکر پوچھنے لگا قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ اپنے خطاب میں مصروف رہے اور اس کی بات کی طرف توجہ نہیں دی، لوگوں نے آپس میں بات چیت شروع کر دی، کوئی کہنے لگا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات سن تو لی ہے مگر سوال ناپسند فرمایا، کسی نے کہا نہیں آپ ﷺ نے اس کا سوال ہی نہیں سنا، نبی اکرم ﷺ جب خطاب سے فارغ ہو گئے تو پوچھا قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا آدمی کہاں گیا؟ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ! حاضر ہوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب امانتوں میں خیانت ہونے لگے تو قیامت کا انتظار کرو، اس آدمی نے پھر پوچھا

(۹۱) صحیح بخاری: ۱/۳۳/حدیث/۵۹

Marfat.com

یا رسول اللہ! امانتوں میں خیانت کا کیا مطلب ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا
جب نااہل کو کسی کام کا ذمہ دار بنا دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

Marfat.com

قانون خداوندی کی پامالی انتقام کا سبب

عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنها قالت: ما خيرت رسول الله ﷺ بين أمرين إلا أخذ أيسرهما ما لم يكن إثما، فإن كان إثما كان أبعد الناس منه، وما انتقم رسول الله ﷺ لنفسه إلا أن تنتهک حرمة الله تعالى فينتقم لله تعالى بها۔ (۹۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جب بھی دو معاملوں میں انتخاب کرنے کا اختیار دیا گیا تو اگر اس میں گناہ کا شائبہ نہیں ہوتا تو آپ ﷺ آسانیاں ہی اختیار کرتے اور اگر اس آسانی میں گناہ کا شبہ ہوتا تو اس سے سب سے زیادہ دور ہوجاتے تھے، نبی اکرم ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی بھی انتقام نہیں لیا، ہاں اگر قانون خداوندی کی پامالی کی جاتی تو اس کا انتقام لیتے تھے۔

(۹۲) الف: صحیح بخاری: ۳/۱۳۰۶/ حدیث/ ۳۳٦۷ ب: صحیح مسلم: ۴/ ۱۸۱۳/ حدیث/ ۲۳۲۷

Marfat.com

احتیاط شیطان کے شر سے بچنے کا سبب

عن جابر بن عبد اللہ رضي اللہ تعالی عنهما رفعه قال: خمروا الأنية وأوكوا الأسقية وأجيفوا الأبواب واكفتوا صبيانكم عند العشاء، فان للجن انتشارا وخطفة، وأطفؤو المصابيح عند الرقاد فإن الفويسقة ربما اجترت الفتيلة فأحرقت أهل البيت۔ (۹۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا برتنوں کو ڈھک دیا کرو، پانی کے برتن کا منہ بند رکھا کرو، دروازہ بند کرلیا کرو اور رات میں بچوں کو گھروں میں حفاظت سے رکھا کرو، کیوں کہ اس وقت جنات زمین پر پھیل جاتے ہیں اور حملے کرتے ہیں، سونے کے وقت چراغ بجھا دیا کرو، کیوں کہ ممکن ہے کہ چوہیا کی حرکت کی وجہ سے چراغ کا فتیلہ پورے گھر میں آگ لگ جانے کا سبب بن جائے۔

---

(۹۳) الف: صحیح بخاری: ۳/ ۱۲۰۵/ حدیث/ ۳۱۳۸ ب: صحیح مسلم: ۳/ ۱۵۹۴/ حدیث/ ۲۰۱۲

Marfat.com

قبلے کی طرف تھوکنا اللہ اور رسول ﷺ کو ایذا دینے کا سبب

عن أبي سهلة السائب بن خلاد قال أحد من أصحاب النبي ﷺ إن رجلا أم قوما فبصق في القبلة ورسول الله ﷺ ينظر، فقال رسول الله ﷺ حين فرغ: لا يصلي لكم، فأراد بعد ذلك أن يصلي لهم، فمنعوه وأخبروه بقول رسول الله ﷺ، فذكر ذلك لرسول الله ﷺ فقال: نعم، وحسبت أنه قال: إنك أذيت الله ورسوله۔ (۹۴)

ابوسہلہ سائب بن خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے لوگوں کی امامت کی اور اس کے بعد قبلے کی طرف تھوک دیا، نبی اکرم ﷺ اس کی اس حرکت کو دیکھ رہے تھے، جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اب یہ تمہاری امامت نہیں کرے گا، اس نے اس کے بعد نماز پڑھانے کا ارادہ کیا مگر لوگوں نے اسے منع کر دیا اور نبی اکرم ﷺ کے حکم کی اس کو اطلاع دی، اس نے نبی اکرم ﷺ سے ملاقات پر اس واقعے کا ذکر کیا، راوی کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا، ہاں مَیں نے ان لوگوں سے ایسا ہی کہا تھا، کیوں کہ تم نے قبلے کی طرف تھوک پھینک کر اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی۔

---

(۹۴) سنن ابوداؤد: ۱/۱۳۰/ حدیث/۴۸۱

Marfat.com

مسجد میں پابندی سے نماز پڑھنا مومن ہونے کا سبب

عن أبي سعيد قال: قال رسول الله ﷺ إذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فأشهدوا له بالإيمان، فإن الله تعالى يقول: "إنما يعمر مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر وأقام الصلاة وآتى الزكاة" الأية۔ (٩٥)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم کسی شخص کو پابندی کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھتا دیکھو تو اس کے مومن ہونے کی گواہی دے دو، کیوں کہ اللہ تعالی نے اس کا سبب ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مسجد وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالی اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں ☆۔

(٩٥) سنن ترمذی: ۵/ ۱۲/ حدیث/ ۲۶۱۷

☆ امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب اور حسن ہے۔

Marfat.com

قبروں کو مسجد بنانا لعنت کا سبب

عن عائشة رضي الله تعالی عنها عن النبي ﷺ قال في مرضه الذي مات فيه: لعن الله اليهود والنصاری اتخذوا قبور أنبيائهم مسجدا، قالت: ولولا ذلک لأبرزوا قبره أني أخشی أن يتخذ مسجدا۔ (۹۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا: اللہ تعالی یہودیوں اور نصرانیوں پر لعنت فرمائے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنالیا، کہتی ہیں کہ اگر یہ فرمان نہ ہوتا تو لوگ نبی اکرم ﷺ کی قبر کو بھی کھول دیتے، مجھے یہ خدشہ بھی تھا کہ لوگ آپ کی قبر کو مسجد بنالیتے۔

---

(۹۶) الف: صحیح بخاری: ۱/۴۴۶/۴/حدیث/۱۲۶۵ ب: صحیح مسلم: ۱/۶/۷/۳/حدیث/۵۲۹

Marfat.com

نابالغ بچوں کی نیکیاں والدین کے اجر کا سبب

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما عن النبي ﷺ لقي ركبا بالروحاء، فقال من القوم؟ قالوا المسلمون، فقالوا: من أنت؟ قال: رسول الله، فرفعت إليه امرأة صبيا فقالت: ألهذا حج؟ قال: نعم ولک أجر۔ (۹۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے ایک قافلے کی ملاقات مقام روحا میں ہوئی، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا تم لوگ کون ہو؟ لوگوں نے جواب دیا ہم لوگ مسلمان ہیں، قافلے والوں نے پوچھا اور آپ کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، قافلے میں سے ایک عورت نے ایک بچہ دکھا کر نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، مگر اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔

---

(۹۷) صحیح مسلم: ۲/ ۹۷۴/ حدیث/ ۱۳۳۶

Marfat.com

سات صفتیں رحمت الٰہی کے رضی اللہ عنہن سایے میں رہنے کا سبب

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله:

[۱] الإمام العادل

[۲] وشاب نشأ في عبادة ربه

[۳] ورجل قلبه معلق في المساجد

[۴] ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه

[۵] ورجل طلبته امرأة ذات منصب وجمال فقال: إني أخاف الله

[۶] ورجل تصدق أخفى حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه

[۷] ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه۔ (۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: سات لوگ ایسے ہیں جن کو اللہ تعالی اپنی رحمت کے سائے میں اس دن رکھے گا جس دن کہ کسی طرح کا کوئی سایہ نہیں ہوگا:

[۱] انصاف پسند بادشاہ۔

[۲] ایسا نوجوان جو اللہ کی عبادت میں ہی مصروف رہتا ہو۔

[۳] ایسا شخص جس کا دل مسجد میں ہی اٹکا ہو۔

[۴] دو ایسے شخص جو صرف اللہ تعالی کے لیے ہی دوستی اور علیحدگی رکھتے ہوں۔

[۵] ایسا شخص جسے کوئی نہایت ہی خوبصورت اور جاہ ومنصب والی عورت بدفعلی کی طرف راغب کرنا چاہتی ہو تو یہ کہہ کر انکار کردے کہ میں اللہ تعالی سے ڈرتا ہوں۔

[۶] ایسا شخص جو نہایت رازداری کے ساتھ صدقہ کرے یہاں تک کہ جب وہ دائیں ہاتھ سے خرچ کرے تو اس کے بائیں ہاتھ تک کو اس کا پتہ نہ ہو۔

[۷] اور ایسا شخص کہ جب تنہائی میں وہ اللہ تعالی کا ذکر کرے تو اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

---

(۹۸) الف: صحیح بخاری: ۱/ ۲۳۴/ حدیث/ ۶۲۹ ب: صحیح مسلم: ۲/ ۷۱۵/ حدیث/ ۱۰۳۱

Marfat.com

اذان کے بعد درود پڑھنا رحمت الٰہی کا سبب

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضي اللہ تعالی عنہما أنہ سمع النبي ﷺ یقول: إذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول، ثم صلوا علي، فإنہ من صلی علي صلاۃ صلی اللہ علیہ بھا عشرا، ثم سلوا اللہ لي الوسیلۃ فإنھا منزلۃ في الجنۃ لا تنبغي إلا لعبد من عباد اللہ وأرجو أن أکون أنا ھو، فمن سأل لي الوسیلۃ حلت لہ الشفاعۃ۔ (۹۹)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اس کا جواب ان ہی الفاظ کے ساتھ دو، پھر میرے اوپر درود بھیجو، اس کا سبب یہ ہے کہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتوں کا نزول فرماتا ہے، اس کے بعد میرے لیے مقام وسیلہ طلب کرو، یہ جنت میں ایسا درجہ ہے جو صرف اللہ کے مخلص بندے کے لیے ہی مقرر کیا گیا، مجھے امید ہے کہ مَیں ہی اس کا حق دار ہوں اور جو بھی میرے لیے وسیلہ طلب کرے گا میری شفاعت اس کے لیے واجب ہو جائے گی۔

---

(۹۹) صحیح مسلم: ۱/ ۲۸۸/ حدیث/ ۳۸۴

Marfat.com

دل کی پاکیزگی نیک اعمال کا سبب

عن النعمان بن بشير رضي الله تعالى عنهما يقول: سمعت رسول الله ﷺ يقول: الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات، لا يعلمها كثير من الناس، فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه، ومن وقع في الشبهات كراع يرعى حول الحمى يوشك أن يواقعه، ألا وإن لكل ملك حمى، ألا أن حمى الله في أرضه محارمه، ألا وإن في الجسد مضغة إذا صلحت صلح الجسد كله وإذا فسدت فسد الجسد كله، ألا وهي القلب۔ (۱۰۰)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، ان دونوں کے درمیان کچھ مشکوک چیزیں ہیں جو اکثر لوگ نہیں جانتے، جو ان شبہ والی چیزوں سے بچ گیا، وہ اپنا دین اور اپنی عزت بچا لے گیا اور جو ان شبہ والی چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا، اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ کوئی چرواہا کسی چراگاہ کے قریب بکری چراتا ہو، قریب ہے کہ اس کی بکری اس چراگاہ میں پڑ جائے، سن لو کہ ہر بادشاہ کا ایک چراگاہ ہوتا ہے اور اللہ کا چراگاہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں، سن لو کہ جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے، اگر وہ ٹھیک رہتا ہے تو پورا جسم ٹھیک رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو جسم کا پورا نظام خراب ہو جاتا ہے، سنو وہ لوتھڑا دل ہے۔

---

(۱۰۰) الف: صحیح بخاری: ۱/۲۸/حدیث/۵۲ ب: صحیح مسلم: ۳/۱۲۱۹/حدیث/۱۵۹۹

Marfat.com

مصادر اور مراجع

صحیح بخاری: دارابن کثیر، دمشق، تحقیق: ڈاکٹر مصطفیٰ دیب، ۱۹۹۳ء
صحیح مسلم: داراحیاء کتب العربیہ، قاہرہ، تحقیق: محمد فواد عبدالباقی
سنن ترمذی: تحقیق: احمد زهوة واحمد عنایۃ، دارالکتاب العربی، بیروت، ۲۰۰۵ء
سنن ابی داؤد: تحقیق: جمال احمد حسن ومحمد بربر، مکتبہ عصریہ، بیروت، ۲۰۱۱ء
سنن نسائی: مکتبہ مطبوعات اسلامیہ، ۱۹۹۴ء
مسند امام احمد: تحقیق: شعیب ارنوط، مؤسسہ الرسالہ، ۲۰۰۱ء
مجمع الزوائد: مکتبہ القدسی، ۱۹۹۴ء

Marfat.com

افضلیت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے اس کو
متنازعہ بنانے والے لوگوں کے لیے امام عشق و محبت کی عربی زباں میں ایک ایسی
تحریر جس پر جناب ڈاکٹر اشفاق جلالی صاحب نے پنجاب یونیورسٹی سے
PHD کیا اس کی عربی متن کے او پر تحقیق تخریج اکٹر اشفاق جلالی ادا اس کا اول
ترجمہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت جناب مفتی اختر رضا خاں صاحب نے کیا ہے اور اس
ترجمہ کی تسہیل حنیف رضوی صاحب بریلی شریف نے کی ہے او صفحات 400

Marfat.com
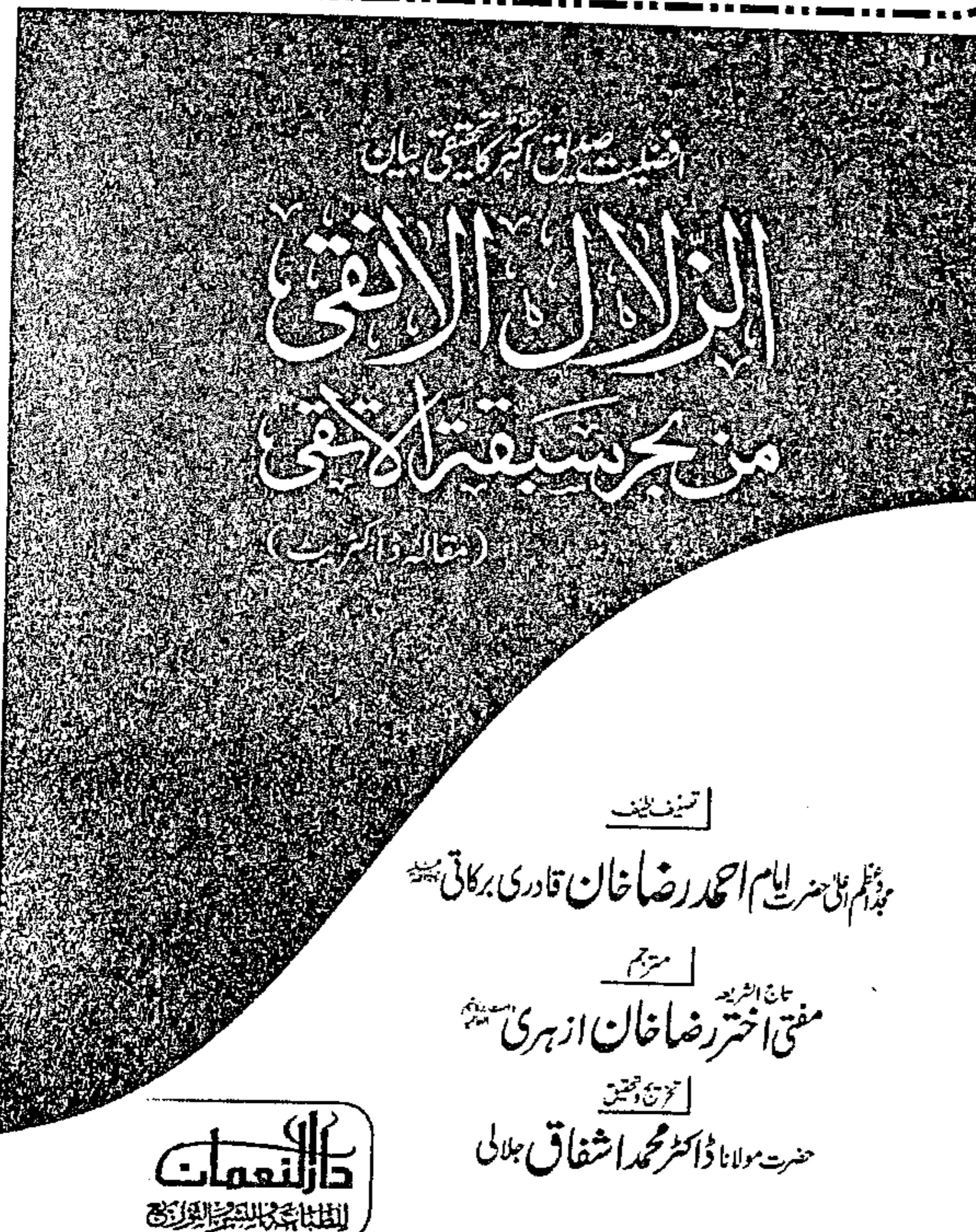
جامعہ اشرفیہ مبارکپور انڈیا کی مجلس شرعی کے تحت پچھلے 20 سالوں میں جن جدید مسائل پر تحقیقی فیصلے ہوئے ان تمام فیصلوں کو اس ایک جلد میں جمع کر دیا گیا ہے

صفحات 550

Marfat.com
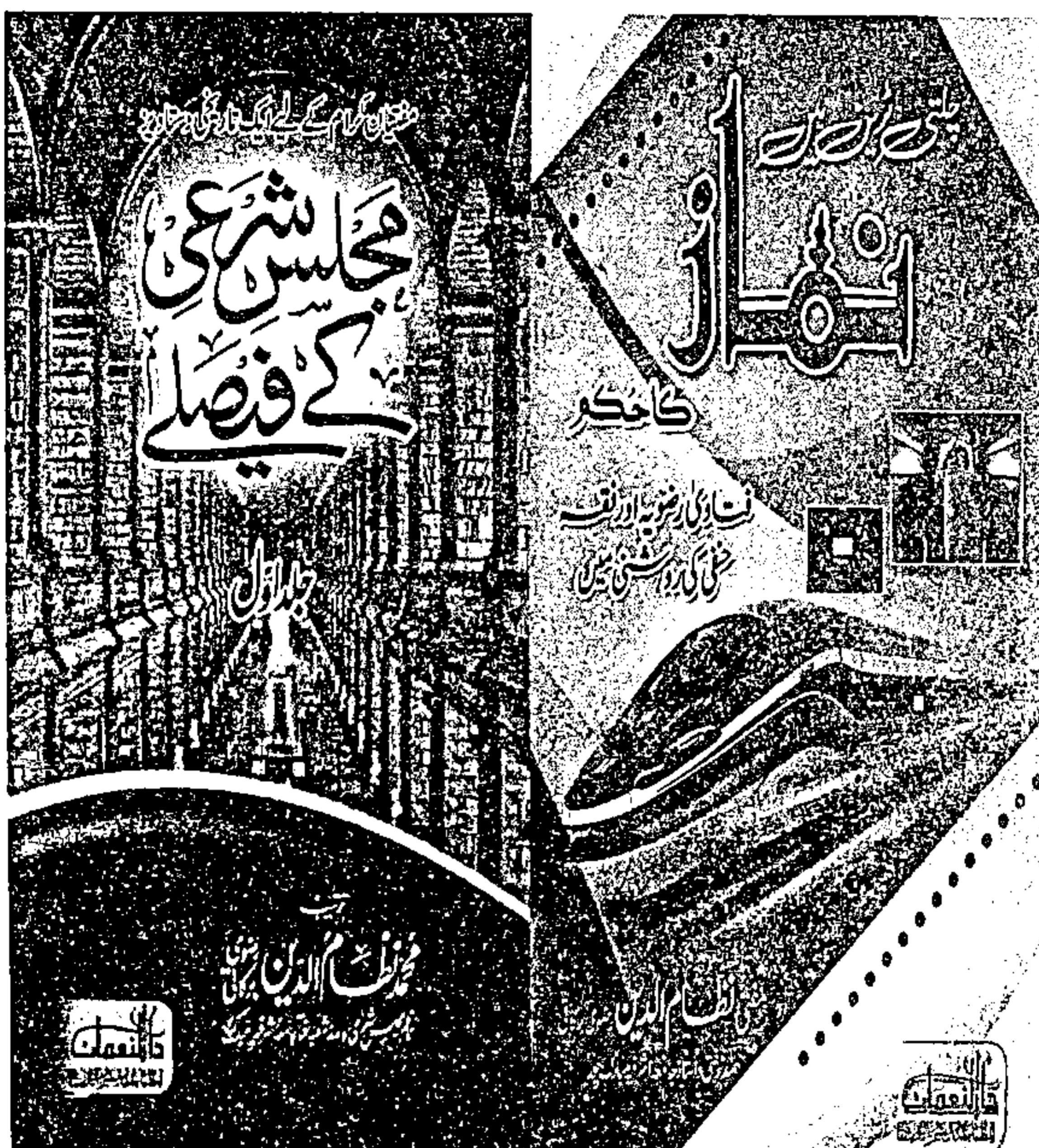
تحریک جہاد بالاکوٹ پر پچھلے ڈیڑھ سو سالوں سے لکھے جانے والے جانبدارانہ لٹریچر پر ایک غیر جانبدارانہ تحریر جو آپ کو اصل حقائق سے آگاہ کرے۔ محقق جناب خوشتر نورانی انڈیا صفحات 250

Marfat.com

محققِ عصر حضرتِ علامہ مفتی نظام الدین صاحب کے قلم سے نکلنے والی ایک شاہکار تحریر جو آپ کو بتائے گی کہ فتوی کیسے بدلتا ہے اور اسلام ایک متحرک دین کیسے ہے صفحات 450

Marfat.com

ذخیرہ احادیث سے مقاصد شریعت پر مشتمل احادیث کا نایاب مجموعہ

مقاصدِ احادیث

منظر الاسلام ازہری

Marfat.com